احمد متن است و شرح عبدالقادر

معجزاتِ نبی ﷺ کی برسات
غوثِ جلی کی ذات

۱۴۰۰ سال پہلے مسجد نبوی ﷺ کا دلکش منظر

تالیف:
ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

احمد متن است و شرح عبد القادر

معجزاتِ نبی ﷺ کی برسات
غوثِ جلی کی ذات

تالیف:

ابو الاحمد محمد نعیم قادری رضوی

ناشر

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

Ph: 37352022

نام کتاب .... معجزاتِ نبی ﷺ کی برسات
اور غوثِ جلی رضی اللہ عنہ کی ذات

مصنف .... ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

تعداد 1100

صفحات 208

کمپوزنگ .... فیصل رشید

کاپی پیسٹنگ .... تنویر احمد

تاریخ اشاعت .... اگست 2016ء

قیمت .... -/250 روپے

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور

"اِنّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیّاتِ"

ہدیہ عقیدت

نبی الکل، محبوب رب العالمین، سیدنا وسید الانبیاء والمرسلین ومرشدنا ومرشد اہل السماء والارضین، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور

نبی اکرم ﷺ کے علم کے وارث، شیخ الکل، ولی کامل واکمل، محبوبِ حبیبِ رب العالمین، سیدی وسندی ومرشدی

الشیخ السید حضرت عبدالقادر الجیلانی البغدادی رحمۃ اللہ علیہ

کی بارگاہِ بلندو بالا میں جن کے توسل سے مجھ گناہ گار کا سلسلہ رسول اکرم ﷺ تک پہنچتا ہے۔

"ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی"

(فاضل ومدرس جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات)

بفیضانِ نظر

قطب الاولیاء، شیخ المشائخ، نور نظر غوث الاعظم، سیدی وسندی ومرشدی

حضور پیر طاہر علاؤالدین گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(سجادہ نشین بغداد شریف)

بفیضانِ کرم

قطب الاولیاء، شیخ المشائخ، نائب غوث الوریٰ، سیدی ومرشدی،

حضور خواجہ پیر محمد اسلم قادری فاضلی رحمۃ اللہ علیہ

(نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات)

و

نباضِ قوم، نائب محدثِ اعظم پاکستان، سیدی وسندی ومرشدی، الشیخ المشائخ،

پیر ابوداؤد محمد صادق قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

(جامع مسجد زینت المساجد گوجرانوالہ شریف)

انتساب

اپنے جملہ مربیانِ روحانی وجسمانی کے نام جن کی نظرِ التفات سے مجھے دین حق کی خدمت کا موقع ملا بالخصوص اپنے

والد محترم حضرت علامہ ومولانا ,,اب من المصاھرۃ،، حضرت علامہ

پیر محمد لطیف قادری اسلمی فاضلی ومولانا **پیر عبد الغفور قادری مراڑوی**

(خلیفہ مجاز نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات) (خلیفہ مجاز پیر طاہر علاؤالدین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ)

دامت برکاتہما العالیہ کے نام جن کے ارشاد وفرمائش سے میں نے اس کتاب کے لیے قلم اُٹھایا۔

,,گر قبول اُفتد زہے عز وشرف،،

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی
(فاضل ومدرس جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات)

ہدیہ تشکر

اللہ رب العزت کی حمد و ثناء اور نبی اکرم ﷺ پر صلوٰۃ و سلام کے بعد میں انتہائی مشکور ہوں اپنے تمام معاونین کا جنہوں نے مجھے اس کام کے لیے ترغیب دی اور مجھے قیمتی وقت دے کر مشوروں سے نوازا۔ بالخصوص اپنے اور اپنی مادر علمی "جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات" کے تمام اساتذہ کا جن کی دعاؤں سے میں اس قابل ہوا کہ، قلم کے ساتھ دین اسلام کی خدمت کرسکوں، بالخصوص اپنے ہم مکتب ساتھی جناب حضرت علامہ، مولانا شعیب احمد قادری مدظلہ کا مشکور ہوں جنہوں نے اپنے قیمتی وقت سے وقت نکال کر اس کتاب پر نظر ثانی (پروف ریڈنگ) فرمائی، اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم عطا فرمائے اور مجھے اپنے نیک مشن میں کامیابی و کامرانی عطاء فرمائے، آمین بجاہ النبی الکریم الامین۔

"ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی غفرلہ"

فہرست

منقبت

(حضرت سیدنا الشیخ السید عبدالقادر الجیلانی البغدادی رحمۃ اللہ علیہ)

محبوبِ خدا، اور ابن نبی ہیں عبدالقادر
ابن زہراء وحسنین وعلی ہیں عبدالقادر

شرحِ خیر الانام، متقیں کے امام
دستگیرِ جہاں، غوثِ جلی ہیں عبدالقادر

رہبرِ علماء بھی ہیں قایدِ اولیاء بھی
ہر جہت سے رہنما وولی ہیں عبدلقادر

قدم وہ جب اُٹھائیں، اولیاء سر جھکائیں
ولی خدا جو بنائیں، وہ ولی ہیں عبدالقادر

جہاں کے سبھی سلاسل، کہتے ہیں از تہہ دل
کہ سب ولیوں سے افضل وعلی ہیں عبدالقادر

اُن کا مرتبہ کہاں، نا تعم سے ہو بیاں
پستِ فکرِ انساں، اور علی ہیں عبدالقادر

(ہدیہ عقیدت: محمد نعیم قادری رضوی)

تقریظ جلیل

از: حضرت، علامہ و مولانا محمد منور حسین قادری رضوی

(فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و ناظم تعلیمات جامعہ الصادق الامین رفیع روڈ نزد شاہین چوک گجرات)

نحمدہ و نصلی ونسلم علی حبیبہ الکریم

اما بعد:

اس گزرتے ہوئے پُرفتن دور میں کہ جس میں ہر کوئی پیر بنا بیٹھا ہے اور ولایت کے رتبے تک پہنچنے کی کوشش کر رہا ہے اور لوگوں کو گمراہی کے رستے پر لے جارہا ہے اصل اللہ والوں تک پہنچنا بہت مشکل ہو چکا ہے۔ ایسے نام نہاد جھوٹے پیروں میں سے ہی بعض نبوت کا دعوی بھی کر بیٹھتے ہیں اور ازلی بدبختی کا طوق اپنے اور اپنے ماننے والوں کے گلے میں ڈال لیتے ہیں۔

تو ایسے لوگوں کی پہچان اور شناخت کے لیے عزیزم ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی صاحب نے اس کتاب ''احمد متن است وشرح عبدالقادر'' میں بہت ہی اچھے انداز اور مع دلائل لوگوں کو سیدالاولیاء حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل کے ساتھ ساتھ حقیقی ولی کی پہچان اور اوصاف سے متعارف کروایا، کہ حقیقی ولی کون ہوتا ہے اور کن خوبیوں کا مالک ہوتا ہے اور ساتھ ساتھ جھوٹے پیروں اور مرشدوں کی نشانیاں بھی بتائی ہیں، تاکہ لوگ ان کے ہاتھ پر بیعت کر کے اپنا دین و دنیا کو خسارے میں نہ ڈالیں۔

اور عرس مبارک کی پرنور تقریبات پر غیر شرعی امور مثلاً ناچ، گانا، سرکس، دھمال وغیرہ کو بھی دلائل کے ساتھ باطل کیا ہے، اور بتایا کہ اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی علماء

کے نزدیک یہ امور جائز نہیں اور جو کوئی ان امور کو سر انجام دیتے ہیں ان کا اہل سنت و جماعت سے کوئی تعلق نہیں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ علامہ موصوف کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور اس کتاب سے عوام و خواص خصوصاً ان لوگوں کے استفادہ کرنے کی توفیق دے جو اس چیز سے بے خبری میں جھوٹے پیروں پر اپنا دین و دنیا لٹا رہے ہیں۔

آمین بجاہ النبی الکریم الامین

علامہ محمد منور حسین قادری رضوی

(ناظم تعلیمات جامعہ الصادق الامین رفیع روڈ نزد شاھین چوک گجرات)

مقدمہ

الحمد للّٰہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نؤمن بہ و نتوکل علیہ و نعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا و من سیأت اعمالنا من یھدہ اللّٰہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ و نشھد ان لا الہ الا اللّٰہ شھادۃ تکون للنجاۃ وسیلۃ، و لرفع الدرجات کفیلۃ، نشھد ان سیدنا و سندنا ونبیّنا و شفیعنا ورسولنا و مولاناوطبیبنا وحبیبنا وحبیب ربنامحمداً عبدہ و رسولہ، اما بعد:

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کو کثیر معجزات عطاء فرمائے جو ان کی نبوت پر دلالت کرتے ہیں خصوصاً اپنے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو سراپائے معجزہ بنا کر بھیجا، نبی اکرم ﷺ کے معجزات قیامت تک ظہور پذیر ہوتے رہیں گے اور یہ اس طرح کے آپ کے امت کے اولیاء کرام کی کرامات بھی آپ کے ہی معجزات ہیں۔ مرتب اس مقام پر نبی اکرم ﷺ کے وہ معجزات ذکر کریں گے، جو بطور کرامت آپ کی امت کے جلیل القدر ولی الشیخ السید ابو الجبار عبد القادر جیلانی الحسنی والحسینی رحمۃ اللہ علیہ سے صادر ہوئے۔ اور ایسی کرامات بیان کریں گے جو حضور ﷺ کے معجزات کی شارح ہیں۔ علاوہ ازیں اس میں حقیقی مرشد کے اوصاف، نشانیاں اور مزارات پر غیر شرعی رسومات کی تردید کی گئی ہے جن کی وجہ سے موجودہ دور میں اہل سنت وجماعت پر طرح طرح کے اعتراضات کی بوچھاڑ کی جاتی ہے، مرتب نے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ مزارات پر غیر شرعی رسومات ہمارے نزدیک سرے سے ہی باطل ہیں اور اس

کا اہل سنت وجماعت سے کوئی تعلق نہیں۔ انہی ضروریات کے پیش نظر کتاب ہذا کو مرتب کیا گیا ہے۔ اس میں مرتب نے تین ابواب باندھے ہیں۔

پہلا باب: ''نبی وولی اور معجزہ وکرامت میں فرق کے بیان'' میں ہے اس میں نبی، ولی، معجزہ اور کرامت کی تعریفات وتفریقات کو بیان کیا گیا ہے۔ اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ کرامت ظاہری طور پر معجزے کی جنس سے ہوسکتی ہے۔

دوسرا باب: ''احمد متن است وشرح عبد القادر'' ہے اس میں مرتب نے نبی اکرم ﷺ کے وہ معجزات اور شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی وہ کرامات ذکر کی ہیں جو ایک دوسرے سے ظاہری مناسبت رکھتی ہیں۔

تیسرا باب: ''شریعت، طریقت، بیعت اور مرشد ومرید کے بارے میں''

اس باب میں مرتب نے پہلے شریعت وطریقت اور پھر بیعت پر کچھ تبصرہ کیا ہے پھر اس کے بعد مرشدِ صادق اور مرید صادق کے اوصاف کو بیان کیا ہے، تاکہ لوگوں کو بیعت اور حقیقی مرشد ومرید کی شناخت ہو جائے اور اسی کے ساتھ جھوٹے پیروں کی کچھ نشانیاں بھی بیان کی ہیں۔ تاکہ لوگ ان کو دیکھتے ہی پہچان جائیں اور ان کے دھوکے میں نہ آئیں۔ اور پھر مزاراتِ اولیاء پر ناچ، گانا، ڈھول ڈھمکا، میلہ و سرکس، اور دیگر غیر شرعی امور پر کچھ تبصرہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرتب کے علم وعمل میں برکت نازل فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم الامین۔

ایچ۔ ایم۔ نوید علوی

(ایم اے عربی واسلامیات، ایم فل اسلامک سٹڈیز ''کینڈیڈیٹ'')

باب اوّل

نبی وولی اور معجزہ وکرامت میں فرق کا بیان

اس جگہ پر ہم علمائے متکلمین کی چند عبارات ذکر کر رہے ہیں جن سے نبی اور ولی کی تعریف اور معجزہ وکرامت کا فرق واضح ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

نبی کی تعریف:

علامہ میر سید شریف علی جرجانی علیہ الرحمۃ ,,نبی،، کی تعریف یوں فرماتے ہیں۔

,,النبی :من اوحی الیہ بملک، او اُلھم فی قلبہ، او نبہ بالرویا الصالحۃ، فالرسول افضل بالوحی الخاص الذی فوق وحی النبوۃ، لان الرسول ھو من اوحی الیہ جبرائیل خاصۃ بتنزیل الکتاب من اللہ،، (1)

ترجمہ: نبی وہ شخص ہے جس کی طرف فرشتے کے ذریعے وحی کی جائے۔ یا اُس کو الہام (دل میں بات ڈال دینا) کیا جائے یا اُس کو اچھی خواب کے ساتھ آگاہ کیا جائے۔ پس رسول اُس وحی کی وجہ سے خاص ہوتا ہے جو وحی نبوت کی وحی سے بلند

(1) حوالہ: (کتاب التعریفات للشریف جرجانی مکتبہ رحمانیہ لاہور، ص ۱۶۶ تحت حرف النون)

ہوتی ہے، کیونکہ رسول وہ ہوتا ہے، جس کی طرف حضرت جبرئیل علیہ السلام خاص طور پر کتابی شکل میں وحی لائیں۔

علامہ شمس الدین ابوالعون محمد بن احمد بن سالم السفارینی الحنبلی فرماتے ہیں۔

,,وَالرَّسُولُ إِنسَانٌ أُوحِيَ إِلَيهِ بِشَرعٍ وَأُمِرَ بِتَبلِيغِهِ فَإِن لَم يُؤمَر بِتَبلِيغِهِ فَنَبِيٌّ فَقَط،،(2)

ترجمہ: رسول وہ انسان ہے جس کی طرف شرع کے ساتھ وحی کی جائے اور اُس کو اس شرع کی تبلیغ کا حکم دیا جائے اور اگر اُس کو اس کی تبلیغ کا حکم نہ دیا جائے تو وہ نبی ہوتا ہے۔

نوٹ: نبی اور رسول دونوں کی طرف اللہ تعالیٰ کی وحی آتی ہے لیکن رسول پر وحی کتابی شکل میں نازل ہوتی ہے۔

فائدہ: لفظِ نبی کا لغوی وحقیقی معنیٰ کرتے ہوئے صاحب المنجد لکھتے ہیں

النبی المخبر عن الغیب او المستقبل بالالهام من الله (3)

نبی اُس کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام (وحی) کے ذریعے غیب اور مستقبل کی خبریں دینے والا ہو۔

---

(2) حوالہ: (لوامع الأنوار البهية وسواطع الأسرار الأثرية لشرح الدرة المضية فی عقد الفرقة المرضية)

(3) (المنجد عربی ص ۷۸٤ تحت مادہ،ن،ب،أ)

سرِ عرش پر ہے تیری گزر دلِ فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت وملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

حضور ﷺ کی نبوت کا عالم:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی علیہ الرحمۃ کے ایک شعر سے مجھے ایک نکتہ سمجھ میں آیا کہ حضور ﷺ کی نبوت کا درجہ کہاں سے شروع ہوتا ہے نکتہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے جمادات ہیں اس کے اوپر نباتات اور پھر حیوانات اور ان سے اُوپر فرشتوں کا درجہ ہے پھر ان سے اوپر کامل انسان (عام اولیاء کرام) کا درجہ ہے (انسان فرشتوں سے افضل ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں اور علامہ ڈاکٹر محمد اقبال علیہ الرحمہ کیا خوب کہتے ہیں کہ

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ

پھر انسان سے اوپر درجہ ہے رسل ملائکہ کا پھر اس سے اوپر درجہ ہے انبیاء کرام کا پھر اس سے اوپر درجہ ہے رسلِ بشریت کا پھر اس سے اوپر درجہ آتا ہے عظمت والے رسولوں کا اور یہ وہ مقام ہے جہاں سے ہمارے آقا ومولا ﷺ کی رسالت نہیں نبوت شروع ہوتی ہے یاد رہے کہ رسول نبی سے افضل ہوتا ہے تو جب ہمارے نبی ﷺ کی نبوت کا یہ عالم ہے کہ آپ ﷺ کی نبوت عظیم تر رسولوں کی رسالت کی انتہا سے شروع ہوتی ہے تو آپ ﷺ کی رسالت کا عالم کیا ہوگا۔؟ اعلیٰ حضرت کا شعر یہ

ہے کہ

خلق سے اولیاء، اولیاء سے رسل

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

ولی کی تعریف:

علامہ سعد الدین تفتازانی اور علامہ میر سید شریف علی جرجانی علیہما الرحمۃ ,,ولی،، کی تعریف یوں کرتے ہیں۔

,,والولی،هو العارف بالله و صفاته بحسب ما يكمن المواظب على الطاعات،المجتنب عن المعاصى،المعرض عن الانهماک فى اللذات والشهوات،،(4)

ترجمہ: ولی وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کی معرفت رکھتا ہو اس لحاظ سے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر ہمیشگی کرے اور اُن گناہوں سے گریز کرے جو لذات اور شہوات میں منہمک ہونے سے عارض ہوتے ہیں۔

معجزے کی تعریف:

علامہ میر سید شریف علی جرجانی علیہ الرحمۃ ,,معجزے،، کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

,,المعجزة: امر خارق للعادة،داع الى الخير والسعادة،مقرون

---

(4)-حوالہ:(کتاب التعریفات للشریف جرجانی،مکتبہ رحمانیہ لاهور،ص١٦٦،تحت حرف النون،☆شرح عقائد نسفی،مکتبہ رحمانیہ لاهور،ص١٧٧)

بدعوی النبوة،قصد به اظهار صدق من ادعی انه رسول من الله،،(5)

ترجمہ: ایسا کام جو عادت کے خلاف ہو اور خیر وسعادت کی طرف بلائے اور اس کے ساتھ دعویٰ نبوت بھی ملا ہوا ہو اور اس کام سے اُس آدمی کے صدق کا ارادہ کیا جائے جس نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ اللہ کا رسول ہے، ایسے کام کو ,,معجزہ،، کہتے ہیں۔

علامہ سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمۃ معجزے کی تعریف یوں فرماتے ہیں۔

,,المعجزة: امر خارق للعادة،قصد به اظهار صدق من ادعی انه رسول من الله تعالیٰ،،(6)

ترجمہ: ایسا کام جو عادت کے خلاف ہو اور اس کام سے اُس آدمی کے صدق کا ارادہ کیا جائے جس نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے،، ایسے کام کو ,,معجزہ،، کہتے ہیں۔

کرامت کی تعریف:

علامہ میر سید شریف علی جرجانی علیہ الرحمۃ ,,کرامت،، کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

,,الکرامة: هی ظهور امر خارق للعادة من قبل شخص غیر مقارن لدعویٰ النبوة فما لا یکون مقرونا بالایمان والعمل الصالح یکون

---

(5)حوالہ:(کتاب التعریفات،للشریف جرجانی،مکتبہ رحانیہ لاهور،ص۱۵۳،تحت حرف المیم)

(6)حوالہ:(شرح عقائد نسفی،مکتبہ رحمانیہ لاهور،ص۲۳،۲۴)

استدراجا وما یکون مقرونا بدعوی النبوة یکون معجزة،،(7)

ترجمہ: ایسا شخص جس نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا جب اُس کی طرف سے کوئی خلافِ عادت کام ظاہر ہو تو اس کو ,,کرامت،، کہتے ہیں۔ اور اگر وہ شخص ایسا ہے جو غیر مؤمن و غیر صالح ہے تو یہ خلافِ عادت کام ,,استدراج،، کہلائے گا۔ اور جس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو تو اُس کے لیے یہ خلافِ عادت کام ,,معجزہ،، ہوگا۔

علامہ سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمۃ ,,کرامت،، کی تعریف یوں فرماتے ہیں۔

,,وکرامته: ظهور امر خارق للعادة من قبله غير مقارن لدعوىٰ النبوة فما لا يكون مقرونا بالايمان والعمل الصالح يكون استدراجا وما يكون مقرونا بدعوى النبوة يكون معجزة،،(8)

ترجمہ: ولی کی ,,کرامت،، یہ ہے کہ ایسا خلافِ عادت کام کا اس سے ظاہر ہونا جو دعویٰ نبوت سے ملا ہوا نہ ہو۔ اور جو کام ایمان اور عمل صالح کے ساتھ نہ ہو اس کو ,,استدراج،، کہتے ہیں۔ اور جو کام دعویٰ نبوت سے ملا ہوا ہو تو وہ ,,معجزہ،، ہوگا۔

معجزے اور کرامت میں فرق:

امام محمد بن محمد الغزالی علیہ الرحمۃ ,,کرامت،، کی تعریف یوں فرماتے ہیں۔

,, الكرامة عبارة عما يظهر من غير اقتران التحدى به فإن كان مع

---

(7) حوالہ: (کتاب التعریفات، للشریف جرجانی، مکتبہ رحانیہ لاہور، ص۱۲۹، تحت حرف الکاف،)

(8) حوالہ: (شرح عقائد نسفی، مکتبہ رحمانیہ لاہور، ص۱۱۷)

التحدی فإنا نسمیه معجزة،،(9)

کرامت وہ چیز ہے جو دعویٰ نبوت کے ساتھ ملی ہوئی نہ ہو اور اگر دعویٰ نبوت کے ساتھ ملی ہوئی ہو تو ہم اُس کا نام معجزہ رکھتے ہیں۔

علامہ عبد الرحمٰن بن احمد ,,معجزہ،، اور ,,کرامت،، پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

,, وَمن جوزها فَقَالَ بَعضهم مِنهُم الأُستَاذ أَبُو إِسحَق لَا تبلغ الكَرَامَة الظَّاهِرَة على يَد الأَولِيَاء دَرَجَة المعجزة،،(10)

اور جو علماء کرامت کے جواز کے قائل ہیں ان میں سے ایک استاد ابو اسحاق ہیں جو فرماتے ہیں کہ اولیاء کرام کے ہاتھ پر ظاہر ہونے والی کرامت معجزے کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتی۔

,,وَقيل لَا تقع الكَرَامَة على القَصد وَالِاختِيَار حَتَّى إِذا أَرَادَ الوَلِيّ إيقاعها لم تقع بل وُقُوعهَا اتفاقي فَقَط،،(10)

اور بعض لوگوں کا کہنا یہ ہے کہ کرامت قصد اور اختیار سے واقع نہیں ہوتی کہ ولی جب اُس کے واقع کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو بھی واقع نہیں ہوتی بلکہ کرامت کا وقوع ایک اتفاقی بات ہے۔ (لیکن صحیح مذہب یہ ہے کہ کرامت ولی کے ارادے اور قصد سے ہوتی ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے کہ حضرت آصف بن برخیا علیہ الرحمۃ نے قصداً تخت بلقیس کو حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا۔ علاوہ ازیں اس پر

---

(9)(ابو حامد محمد بن محمد الغزالی متوفی ۵۰۵ھ، الاقتصاد فی الاعتقاد، دار الکتب العلمیه بیروت، ص ۱۰۷)

چند دلائل آگے آئیں گے، ابوالاحمد غفرلہ،)

،،وَقَالَ القَاضِی تجوز الکَرَامَۃ إذا لم تقع علی طَرِیق التَّعظِیم والجلال لِأَن ذَلِک لَیسَ من شعار الصَّالِحین،،(10)

اور قاضی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ کرامت کا وقوع جائز ہے جب تعظیم اور جلال کے طریقہ سے خالی ہو کیونکہ یہ صالحین کی نشانی نہیں ہے۔ (یعنی جب ولی سے کرامت کا ظہور ہوتا ہے تو اس کے ظہور سے اُس ولی کا مقصد اپنی تعظیم اور جلال دیکھانا نہیں ہوتا اور نہ ہی یہ صالحین کا شعار ہے کہ اپنی تعظیم ظاہر کرنے کے لیے کرامت ظاہر کریں)

،،وَمَعَ ذَلِک تمتاز الکَرَامَۃ عَن المعجزۃ بِأَنَّھَا مَعَ دَعوَی الوَلَایَۃ دون النُّبُوَّۃ فَالفرق بَینھَا وَبَین المعجزۃ ظَاھر فَلَا تشتبہ إِحدَاھمَا بِالأُخرَی،،(10)

اس تمام بحث سے کرامت، معجزے سے علیحدہ ہوگئی کیونکہ معجزہ دعویٰ نبوت کے ساتھ ہوتا ہے، پس کرامت اور معجزے کے درمیان فرق ظاہر ہے ان میں سے کسی ایک کو دوسرے کے ساتھ تشبیہ نہیں دی جاسکتی۔

علامہ سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمۃ معجزے اور کرامت کے فرق کو یوں بیان فرماتے ہیں۔

،،وکرامتہ: ظھور امر خارق للعادۃ من قبلہ غیر مقارن لدعویٰ النبوۃ فما لا یکون مقرونا بالایمان والعمل الصالح یکون استدراجا

---

(10)(کتاب المواقف،عبد الرحمن احمد بن الایجی متوفی ۷۵٦ھ،دار الجیل لبنان بیروت، ۱۹۹۷ء، ج۳، ص ۳۷۱)

وما یکون مقرونا بدعوی النبوة یکون معجزة،،(11)

ترجمہ: ولی کی کرامت یہ ہے کہ ایسا خلافِ عادت کام اس سے ظاہر ہو جو دعویٰ نبوت سے ملا ہوا نہ ہو۔ اور جو کام ایمان اور عمل صالح کے ساتھ نہ ہو اس کو استدراج کہتے ہیں۔ اور جو کام دعویٰ نبوت سے ملا ہوا ہو تو وہ معجزہ ہوگا۔

مَا ذکرہ الإِمَام النَّسَفِیّ حِین سُئِلَ عَمَّا یحکی أن الکَعبَة کَانَت تزور وَاحِدًا من الأَولِیَاء هَل یجوز القَول بِهِ فَقَالَ نقض العَادة علی سَبِیل الکَرَامَة لأهل الوِلَایَة جَائِز عِند أهل السّنة،،(12)

جو امام نسفی علیہ الرحمۃ نے ذکر کیا کہ جب آپ سے پوچھا کہ جو آدمی یہ کہتا ہے کہ کعبہ اولیاء میں سے کسی ایک کی زیارت کرتا ہے کیا اس کی یہ بات سچ ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ اولیاء کے لیے عادت کا کرامت کے طور پر ختم اور جانا اہل سنت کے نزدیک جائز ہے۔

اور یہ حضرت سیدنا و مرشدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی البغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی کرامت ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت اس کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے بارگاہِ غوثیت میں عرض کرتے ہیں۔

سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبہ کا طواف

---

(11) حوالہ: (شرح عقائد نسفی، مکتبہ رحمانیہ لاہور، ص ۱۱۷)

(12) (شرح المقاصد فی علم الکلام، سعد الدین مسعود بن عمر التفتازانی، متوفی ۷۹۳ھ، دار المعارف النعمانیہ، پاکستان، ۱۹۸۱ء، ج ۲، ص ۲۰۴)

کعبہ کرتا ہے طوافِ درِ والا تیرا

اور پروانے ہیں جو ہوتے ہیں کعبہ پر نثار

شمع اک تو ہے کہ پروانہ ہے کعبہ تیرا

اور لوامع الانوار میں ہے۔

وَقَد قَالَ عُلَمَاؤُنَا: إِنَّ كَرَامَةَ الوَلِيِّ وَظُهُورَ الخَارِقِ عَلَى يَدِهِ مِن حَيثُ كَونُهُ مِن آحَادِ الأُمَّةِ مُعجِزَةٌ لِلرَّسُولِ الَّذِى ظَهَرَت هَذِهِ الكَرَامَةُ لِوَاحِدٍ مِن أُمَّتِهِ لِأَنَّهُ يَظهَرُ بِتِلكَ الكَرَامَةِ أَنَّهُ وَلِيٌّ وَلَن يَكُونَ وَلِيًّا إِلَّا بِكَونِهِ مُحِقًّا فِى دِيَانَتِهِ وَدِيَانَتُهُ هِيَ الإِقرَارُ بِالقَلبِ وَاللِّسَانِ.............. حَتَّى لَوِ ادَّعَى هَذَا الَّذِى ظَهَرَت عَلَى يَدِهِ الكَرَامَةُ الاِستِقلَالَ بِنَفسِهِ وَعَدَمَ المُتَابَعَةِ لَم يَكُن وَلِيًّا وَلَم يَظهَرِ الخَارِقُ عَلَى يَدِهِ وَلَو فُرِضَ ظُهُورُهُ فَهُوَ حِينَئِذٍ مِن قَبِيلِ الاِستِدرَاجِ. وَالحَاصِلُ أَنَّ الأَمرَ الخَارِقَ لِلعَادَةِ فَهُوَ بِالنِّسبَةِ إِلَى النَّبِيِّ مُعجِزَةٌ سَوَاءٌ ظَهَرَ مِن قِبَلِهِ أَو مِن قِبَلِ آحَادِ أُمَّتِهِ وَهُوَ بِالنِّسبَةِ لِلوَلِيِّ كَرَامَةٌ لِخُلُوِّهِ عَن دَعوَى نُبُوَّةٍ(13)

ترجمہ: اور تحقیق ہمارے علماء نے فرمایا۔ کہ کسی نبی کا امتی ہونے کی حیثیت سے کسی ولی کی کرامت اور اس کے ہاتھ پر خارق عادت کسی شئی کا ظاہر ہونا۔ یہ جس کی

---

(13)(لوامع الانوار البهية و سواطع الاسرار الاثرية لشرح الدرة المضية فى عقد الفرقة المرضية،شمس الدين ابو العون محمد بن احمد الحنبلى متوفى١١٨٨ موسسة الخافقين و مكتبها دمشق،ج٢،ص٣٩٦)

امت کے فرد کے ہاتھ پر کرامت ظاہر ہو رہی اُس رسول علیہ السلام کا معجزہ ہے۔اس کرامت سے یہ ثابت ہوا کہ وہ آدمی اللہ تعالیٰ کا ولی ہے اور بندہ اس وقت تک ولی نہیں ہو سکتا جب تک اُس کی دیانت ثابت نہ ہو جائے۔اور اُس کی دیانت یہ ہے کہ وہ زبان اور دل سے اقرار کرے............اور اگر جس کے ہاتھ پر کرامت ظاہر وہ بنفسہ مستقل ہونے کا دعویٰ کرے۔اور یہ کہے کہ میں کسی کا تابع نہیں تو وہ آدمی ولی نہیں ہے۔اور نہ ہی اس کے ہاتھ پر خارق عادت امر کا ظہور ہو سکتا ہے اور اگر بالفرض خارق عادت کام کا ظہور مان بھی لیا جائے تو وہ استدراج ہوگا۔کرامت نہیں ہوگی۔

حاصل کلام یہ ہے کہ خارق عادت کام کی جب کسی نبی کی طرف نسبت ہو تو وہ معجزہ ہوتا ہے چاہے وہ نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہو یا اُس کی امت کے کسی فرد کے ہاتھ پر (کیونکہ امت کے ولی کی کرامت اس نبی کا معجزہ ہوتا ہے جس نبی کا یہ امتی ہے)۔اور اگر خارق عادت کام کی نسبت کسی ولی کی طرف ہو تو وہ کرامت ہے کیونکہ اُس نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔

علامہ سید شریف جرجانی علیہ الرحمۃ معجزے اور کرامت میں فرق واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

,,الکرامۃ: ھی ظھور امر خارق للعادۃ من قبل شخص غیر مقارن لدعوی النبوۃ فما لا یکون مقرونا بالایمان والعمل الصالح یکون استدراجا وما یکون مقرونا بدعوی النبوۃ یکون

معجزة،،(14)

ترجمہ: ایسا شخص جس نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا جب اُس کی طرف سے کوئی خلافِ عادت کام ظاہر ہو تو اس کو کرامت کہتے ہیں۔اور اگر وہ شخص ایسا ہے جو غیر مؤمن و غیر صالح ہے تو یہ خلافِ عادت کام استدراج کہلائے گا اور جس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو تو اُس کے لیے یہ خلافِ عادت کام معجزہ ہوگا۔

علامہ ابن ابی العز الحنفی علیہ الرحمۃ شرح عقیدہ طحاویہ میں معجزہ اور کرامت میں فرق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

،،فالمعجزة فی اللغه تعم کل خارق للعادة،و کذلک کرامة فی عرف ائمة اهل العلم المتقدمین،ولکن کثیر من لامتاخرین یفرقون فی اللفظ بینهما،فیجعلون المعجزة للنبی،و الکرامة للولی،،(15)

ترجمہ: معجزہ لغت میں ہر خلافِ عادت کام کو کہتے ہیں اور اسی طرح کرامت بھی اہل علم ائمہ متقدمین کے عرف میں ہر خلافِ عادت کام کو کہتے ہیں۔لیکن ائمہ متاخرین میں سے اکثر معجزہ اور کرامت میں لفظی فرق کرتے ہیں پس وہ کہتے ہیں کہ معجزہ نبی کا ہوتا ہے اور کرامت ولی کی ہوتی ہے۔

امام،محدث عظیم ملا علی قاری الحنفی علیہ الرحمۃ فرق کو واضح کرتے ہیں۔

---

(14)حوالہ:(کتاب التعریفات،للشریف جرجانی،مکتبہ رحانیہ لاہور،ص۱۲۹،تحت حرف الکاف،)

(15)حوالہ:(شرح عقیدہ طحاویہ،لابن ابی العز الحنفی،دار الکتب العربی بغداد،ص٤٩٤،)

,,والفرق بينهما ان المعجزة امر خارق للعادة كاحياء ميت و اعدام جبل على وفق التحدى وهو دعوىٰ الرسالة، ....والكرامة خارق للعادة،الا انها غير مقرونة بالتحدى،وهى كرامة للولى و علامة لصدق النبى،فان كرامة التابع كرامة المتبوع، ....ثم ظهر كلام الامام الاعظم رحمة الله فى هذا المقام موافق لما عليه جمهور العلماء الاعلام من ان كل ما جاز ان يكون معجزة لنبى جاز ان يكون كرامة لولى لا فارق بينها الا التحدى ....والحاصل ان الامر الخارق للعادة هو بالنسبة الى النبى معجزة سواء ظهر من قبله او من قبل امته لدلالته على صدق نبوته ق حقيقة رسالته فبهذا الاعتبار جعل معجزة له و الا فحقيقة المعجزة ان تكون مقارنة للتحدى على يد المدعى و بالنسبة الى الولى كرامة،،(16)

ترجمہ: معجزہ اور کرامت میں فرق یہ ہے کہ معجزہ ایسے خلافِ عادت کام کو کہتے ہیں جو تحدی یعنی دعویٰ رسالت کے موافق ہو۔ جیسے میت کو زندہ کرنا اور پہاڑ کو اس کی جگہ سے ہٹا دینا۔........اور کرامت بھی خلافِ عادت کام کو کہتے ہیں لیکن وہ دعویٰ نبوت سے ملی ہوئی نہیں ہوتی۔ اور ایسا خلافِ عادت کام جو دعویٰ نبوت سے خالی ہو وہ ولی کی کرامت اور اس کے نبی کے سچے ہونے کی علامت ہوتا ہے کیونکہ

---

(16) حوالہ:(شرح ملا علی قاری علی فقه الاكبر،قديمى كتب خانه كراچى،بحث فى ان خوارق .....الى آخرص ۱۳۰،۱۳۱)

تابع کی کرامت دراصل متبوع کی کرامت ہوتی ہے۔......... ظاہر ہوا کہ امام اعظم علیہ الرحمۃ کا کلام اس جگہ جمہور علماء العلام کے موافق ہے کہ ہر وہ کام جو نبی کے لیے معجزہ ہوسکتا ہے اُسی کام کا ولی کی کرامت ہونا بھی جائز ہے کہ ان دونوں میں سوائے دعویٰ نبوت کے اور کوئی فرق نہ ہو۔......... حاصل کلام یہ ہے کہ اگر خلافِ عادت کام کی نسبت نبی کی طرف کی جائے تو وہ معجزہ ہوگا چاہے وہ نبی کی طرف سے ظاہر ہو یا اس کی امت کے ولی کی طرف سے کیونکہ یہ کام اُس کے نبی کی نبوت اور رسالت کے سچے ہونے پر دلالت کرتا ہے لہذا اس لحاظ سے وہ معجزہ ہے لیکن معجزہ کی حقیقت یہ ہے کہ وہ دعویٰ نبوت کے ساتھ ہوتا ہے اور اگر خلافِ عادت کام کی نسبت ولی کی طرف ہو تو اس کو کرامت کہتے ہیں۔

خلافِ عادت کام کی اقسام:

خلاف عادت کام کی چھ اقسام ہیں۔

(1) ارہاص، (2) معجزہ، (3) کرامت، (4) معونت، (5) استدراج، (6) اور اہانت۔

ارہاص:

اعلانِ نبوت سے پہلے نبی سے جو خلاف عادت کام صادر ہوں اس کو ارہاص کہتے ہیں جیسے۔

,,عَن جَابِرِ بنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: إِنِّی لَأَعرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَیَّ قَبلَ أَن أُبعَثَ إِنِّی لَأَعرِفُهُ

الآنَ،،(17)

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں مکہ میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو علانِ نبوت سے پہلے مجھ پر سلام عرض کرتا تھا اور میں اس کو اب بھی پہچانتا ہوں۔

معجزہ:

جو خلاف عادت کام علانِ نبوت کے بعد نبی سے صادر ہوں اُس کو معجزہ (معجزات کہتے ہیں۔ اس کی مثالیں دوسرے باب میں قارئین کو کثرت سے ملے گئیں۔

کرامت:

کامل مسلمان جو کہ کسی نبی کی شریعت کا متبع اور مبلغ ہو اور جو کہ خود نبوت کا مدعی بھی نہ ایسے شخص سے کوئی خلافِ عادت فعل واقع ہو تو اس کو کرامت کہتے ہیں۔ اس کی بھی مثالیں آپ کو باب دوم میں ملے گئیں۔

معونت:

کسی عام مسلمان سے خلافِ عادت کام کا ظاہر ہونا معونت کہلاتا ہے۔

استدراج:

---

(17) حوالہ: (مسلم شریف، کتاب الفضائل، باب فضل نسب النبی ﷺ ج٤، ص١٧٨٤)

کسی کافر سے خلافِ عادت کام کا ظہور استدراج کہلاتا ہے۔

اہانت:

جھوٹے نبی سے ایسا خلاف عادت کام جو کہ اس کی نبوت کی نفی کرتا ہو اہانت کہلاتا ہے جیسے مسیلمہ کذاب سے کسی کانے نے کہا کہ آپ نبی ہیں تو دعا کریں میری کانی آنکھ ٹھیک ہو جائے۔ جب اس نے دعا کی تو دوسری آنکھ کی بینائی بھی جاتی رہی۔ اسی طرح اس نے ایک کنوئیں میں تھوکا اور دعویٰ کیا کہ اس کا پانی میٹھا ہو جائے گا لیکن اس کا پانی پہلے سے بھی کڑوا ہو گیا۔

فائدہ: یاد رہے کہ جھوٹے نبی سے جو کام خلاف عادت صادر ہوتا ہے وہ اس کی مرضی کے بالکل خلاف ہوتا ہے جیسا کہ مذکورہ دو مثالوں سے معلوم ہوا لیکن جھوٹے نبی سے اس کی مرضی کے مطابق کام کبھی بھی صادر نہیں ہوتا، اور نہ ہی قیامت تک ہوگا۔

انتہائی ضروری بات:

اکثر لوگ کرامت اور استدراج میں فرق نہیں کر پاتے جس کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے ولیوں سے دور ہو کر اُن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا ولی مان لیتے ہیں جن کا ولایت سے دور کا تعلق بھی نہیں ہوتا۔ کرامت اور استدراج میں بظاہر فرق محسوس نہیں ہوتا۔ کیونکہ دونوں ہی خلاف عادت ہوتے ہیں۔ تو اس لیے انتہائی ضروری بات یہ ہے کہ جب کسی خلافِ عادت کام کا ظہور کسی شخص سے دیکھے تو اس خلافِ عادت کام کی وجہ سے اُس کو اللہ تعالیٰ کا ولی نہ مان لیں بلکہ یہ جاننا چاہیے کہ وہ شخص جس سے

خلافِ عادت کام صادر ہوا ہے وہ صاحب ایمان، متقی، پرہیزگار، اپنے نبی کے دین پر استقامت رکھنے والا ہے، تو وہ اللہ تعالیٰ کا ولی ہے۔ اور اگر وہ شخص کافر و مشرک، فاسق و فاجر، یا گمراہ ہو تو اس کو اللہ تعالیٰ کا ولی نہ کہا جائے اور نہ ہی اس کو اللہ تعالیٰ کا ولی تسلیم کیا جائے۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ لوگ جادو ٹونے، جنات اور موکلات سے لوگوں کو کوئی خلافِ عادت کام دیکھاتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے ولی ہیں اور بیچاری سادہ عوام بھی ان کو اللہ تعالیٰ کا ولی مان لیتی ہے۔ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے صحیح ولیوں سے دور ہو جاتی ہے۔ تو ولایت کی نشانی کرامت نہیں بلکہ اپنے نبی کے دین پر استقامت ہے کیونکہ عام لوگوں کو کرامت اور استدراج میں فرق معلوم نہیں ہوتا تو وہ استدراج کو بھی کرامت سمجھ لیتے ہیں۔

شرعی لحاظ سے ولی وہ شخص ہوتا ہے جو کامل مسلمان، خلوت و جلوت میں اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار، خوف الٰہی اور سنت نبوی ﷺ کا پیکر اور ہر قسم کے گندے عقیدے اور گناہ سے اجتناب کرے۔ ولی کے لیے یہ شرط بالکل نہیں کہ اس سے کرامت کا ظہور ہو۔

,,ولذلک قالت الصوفیۃ الاستقامۃ فوق الکرامۃ،،(18)

اسی لیے صوفیہ کرام فرماتے ہیں (دین اسلام پر) ثابت قدم رہنا کرامت سے بھی بڑھ کر ہے۔

---

(18)حوالہ: (تفسیر مظہری، تحت سورۃ ھود آیت ۱۱۲، ج۵، ص۱۲۲)

ایک اور جگہ یوں بیان ہوا کہ۔

,,الاستقامة خیر من الف کرامة،،(19)

دین پر مظبوطی سے کاربند رہنا ہزار کرامت سے بہتر ہے۔

لہذا جس شخص میں یہ صفت یعنی دین پر ثابت قدمی پائی جائے وہ اللہ تعالیٰ کا ولی ہے چاہے کوئی کرامت دیکھائے یا نہ دیکھائے آپ اس کی بیعت کر سکتے ہیں۔ مرشد کی مزید شرائط کو ہم باب سوئم میں ذکر کریں گے۔ ,انشاء اللہ تعالیٰ،

یاد رکھیے کہ کرامت کبھی ولی کے ارادہ اور اختیار کے ساتھ بھی ہوتی ہے۔ جیسا کہ امام بدرالدین عینی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

,,ان کرامة الولی قد تقع باختیاره و طلبه هو الصحیح عند جماعة المتکلمین،،(20)

ترجمہ: ولی کی کرامت بعض اوقات اس کی طلب اور خواہش سے واقع ہوتی ہے۔ جیسے حضرت آصف بن برخیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تختِ بلقیس کو حضرت سلیمان علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر کرنا۔

اور کبھی کرامت ولی کے کسب اور ارادہ کے بغیر بھی واقع ہوتی ہے جیسے حضرت مریم علیہا السلام کے لیے بند کمرے میں پھلوں کا آجانا۔

---

(19) حوالہ: (مرقاۃ فی شرح مشکوۃ المصابیح، کتاب الایمان، ج۱، ص۸٤،)

(20) حوالہ: (الکتاب: عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، ابو محمد محمود بن احمد بن موسی بن احمد بن حسین الغیتابی الحنفی بدر الدین العینی، باب اذا دعت الام ولدها .... ج ۷، ص۲۸۳)

سوال: کیا ایک طرح کا خلافِ عادت کام جو کہ معجزہ ہو وہی کرامت بھی ہو سکتا ہے؟؟ جیسے حضور ﷺ نے کئی بار قلیل کھانے کو کثیر کر دیا پھر ایسی ہی کرامت حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ سے بھی صادر ہوئی کہ آپ نے بھی ایک مرید کے کھانے کو کثیر کر دیا کیا ایسا ہو سکتا ہے؟؟ اگر ایسا ہو سکتا ہے تو معجزہ اور کرامت میں فرق کیا ہوگا۔؟؟؟

جواب:

اسی طرح کا سوال امام ابن حجر الہیتمی علیہ الرحمۃ سے کیا گیا تو آپ نے جواب میں فرمایا۔

,,كـرامـات الأوليَـاء حق عِـنـد أهـل السّنة وَالجَمـاعَة خلافًا للمخاذيل المُعتَزلَة والزيدية وَقَول الفَخر الرَّازِيّ إن أبَا إسحق الإسفرايني أنكرها أيضا مَردُود بِأَنَّهُ إِنَّمَا أنكر مِنهَا مَا كَانَ معجزَة لنَبِيّ كإحياء المَوتَى لِئَلّا تختلط الكَرَامَة بالمعجزة وغلطه النَّوَوِيّ كَابن الصّلاح بِأَنَّهُ لَيسَ فِي كراماتهم مُعَارضَة للنبوة لِأَن الوَلِيّ إِنَّمَا أعطى ذَلِك ببركة إتباعه للنَّبِي صلى الله عَلَيهِ وَسلم وَشرف وكرم فَلَا تظهر حَقِيقَة الكَرَامَة عَلَيهِ إِلَّا إِذا كَانَ دَاعيا لاتباع النَّبِي صلى الله عَلَيهِ وَسلم بريئاً من كل بِدعَة وانحراف عَن شَرِيعَة النَّبِي صلى الله عَلَيهِ وَسلم فببركة اتِّبَاعه صلىالله عَلَيهِ وَسلم يُؤَيّدهُ الله تعال بملائكته وروح مِنهُ ويقذف فِي قلبه من أنواره. وَالحَاصِل أَن كَرَامَة الوَلِيّ من

بعض معجزات النَّبِی صلی اللّٰہ عَلَیہِ وَسلم.،،(21)

ترجمہ: اولیاء کرام کی کرامات اہل سنت و جماعت کے نزدیک حق ہیں اس میں معتزلہ اور زیدیہ کا اختلاف ہے اور امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں کہ ابو اسحاق الاسفرائنی نے بھی اُن کرامات کا انکار کیا ہے جو کسی نبی کا معجزہ بن چکی ہیں جیسے مردے کو زندہ کرنا تا کہ کرامت کا معجزہ کے ساتھ اختلاط (مل جانا) نہ ہو۔لیکن امام نووی نے ابو اسحاق الاسفرائنی کی اس بات کو غلط فرمایا ہے اس لیے کہ اولیاء کی کرامات نبوۃ کے مقابلے میں نہیں ہوتیں۔ کیونکہ ولی کو یہ کرامات اس کے نبی کی برکت سے دی جاتی ہیں اس لحاظ سے کہ وہ ولی ہر بدعت اور نبی سے انحراف سے بری ہوتا ہے (یعنی نہ وہ بُرے کام کرتا ہے اور نہ ہی اپنے نبی سی کوئی بغض و دشمنی رکھتا ہے) پس ولی کے اپنے نبی ﷺ کی اتباع کی برکت سے اللہ تعالیٰ فرشتوں اور روح الامین کے ساتھ اُس کی مدد فرماتا ہے اور اس کا دل اپنے انوار سے بھر دیتا ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ نبی کے بعض معجزات ولی کی کرامت ہو سکتی ہیں، اور ایک جگہ پر فرماتے ہیں۔

،،وَاِنَّمَا یفترقان فِی أَن المعجزة تقترن بِدَعوَی النُّبُوَّة أی بِاعتِبَار الجِنس أَو مَا من شَانه ....والکرامة تقترن بِدَعوَی الولَایَة أَو تظهر علی یَد الوَلِیّ من غیر دَعوَی شَیء وَهُوَ الأَکثَر فَمن أُولَئِک

(21) حوالہ: (فتاوٰی حدیثیہ، لابن حجر ہیتمی، مطلب فی کرامات الاولیاء رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہم، ص ۱٤۸، دار الاحیاء تراث العربی، ط الاوّل، ۱۹۹۸ء)

الأَئِـمَّة الإِمَـام أَبُـو بـكـر بـن فـورك وَعِـبارَتـه المعجزات دلالات الـصـدق ثـمَّ أَن ادّعـى صَـاحبهَا النُّبُوَّة فالمعجزة تدل على صدقه فِي مـقـالَتـه فَـإِن أَشَـارَ صَاحبهَا إِلَى الوِلَايَة دلّت المعجزة على صدقه فِي مـقَـالَتـه فتسـمـى كَـرَامَة وَلَا تسمى معجزة وَإِن كَانَت من جنس المعجزات،،(22)

ترجمہ: کہ کرامت اور معجزہ میں فرق یہ ہے کہ معجزے کے ساتھ دعویٰ نبوت ہوتا ہے یعنی باعتبارِ جنس یا جیسے اُس کی شان ہے ...... (پھر آگے فرماتے ہیں) اور کرامت ولایت کے دعویٰ کے ساتھ ملی ہوتی ہے یا پھر ولی کے ہاتھ سے کسی چیز کے دعویٰ کے بغیر ظاہر ہوتی ہے (یعنی جب ولی کرامت ظاہر کرتا ہے تو کبھی بوقت ظہور کرامت ولایت کا دعویٰ کرتا ہے اور کبھی نہیں کرتا) اور اکثر ایسا ہی ہوتا کہ ولی بوقت ظہورِ کرامت اپنی ولایت کو چھپاتا ہے اور وہ ائمہ جو کہتے ہیں کہ معجزہ اور کرامت میں سوائے دعویٰ نبوت کے فرق نہیں ہوتا ان میں سے ابن فورک ہیں آپ فرماتے ہیں کہ معجزات صدق پر دلالت کرتے ہیں پھر اگر ان کا صاحب نبوۃ کا دعویٰ کرے تو وہ معجزہ ہے اُس کے قول کے صدق پر دلالت کرنے کی وجہ سے اور اگر اس کا صاحب ولایت کا دعویٰ کرے تو اس کا نام کرامت رکھا جاتا ہے معجزہ نہیں رکھا جاتا اگرچہ وہ معجزات کی قسم سے ہی کیوں نہ ہو۔

---

(22)حوالہ:(فتاوٰی حدیثیہ،لابن حجر ھیتمی،مطلب فی الکلام علی کرامات الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنھم علی اکمل وجہ،ص۳۹۶، دار الاحیاء تراث العربی،مط الاوّل،۱۹۹۸ء)

پھر ایک جگہ فرماتے ہیں۔

والمرضی عندنا تجویز جملة خوارق العادات فِی معارض الکرامات ثمّ ذکر بعد أن الکرَامَة والمعجزة لَیسَ بَینهمَا فرق إلّا وُقُوع المعجزة علی حسب دَعوَی النُّبُوَّة والکرامة دون ادعائه النُّبُوَّة وَالإمَام أَبُو حَامِد الغزالِیّ فَإنَّهُ شَرط فِی تَسمِیَة الخارق معجزَة اقترانه بِدَعوَی النُّبُوَّة فَاقتضی أَنه لَا فرق بَینهَا وَبَین الکرَامَة إلَّا ذَلِک وَمن ثمَّ قَالَ فِی کِتَابه الاقتصاد فِی الإعتقاد لما ذکر خوارق العَادَات فِی الکرامات وَذَلِک أی خرق العَادة مِمَّا لَا یَستَحِیل فِی نفسه لِأَنَّهُ مُمکن لَا یُؤَدِّی إِلَی بطلَان المعجزة لِأَن الکرَامَة عبارَة عَمَّا یظهر من غیر اقتران التحدی فَإن کَانَ مَعَ التحدِّی فَإنَّا نُسَمِّیه معجزَة وَالفَخر الرَّازِیّ البیضاوِیّ فَإنَّهُمَا لم یفرقا بَینهمَا إلَّا بتحدی النُّبُوَّة وَکَذَلِک حَافظ الدّین النَّسَفِیّ فَإنَّهُ قَالَ لَا یُقَال لَو جَازَت الکرَامَة ولانسد طَرِیق الوُصُول إِلَی معرفَة النَّبِی صلی الله علیه وسلم لِأَن المعجزة تقارن دَعوَی النُّبُوَّة وَلَو ادَّعَاهَا الوَلِیّ کفر من سَاعَته وسبقهم لذَلِک الإِمَام أَبُو القَاسِم القشیرِی حَیثُ قَالَ شَرَائِط المعجزات کلهَا أَو أَکثَرهَا تُوجد فِی الکرَامَة إلَّا دَعوَی النُّبُوَّة۔ (23)

---

(23) حواله: (فتاوی حدیثیه، لابن حجر هیتمی، مطلب فی الکلام علی کرامات الاولیاء رضی الله تعالیٰ عنهم علی اکمل وجه، ص۳۹۶، دار الاحیاء تراث العربی، ط الاوّل، ۱۹۹۸ء)

ترجمہ: اور ہمارے نزدیک یہ بات قابل قبول ہے کہ تمام خلافِ عادت کام کرامات ہوتی ہیں پھر فرمایا کہ بیشک کرامت اور معجزہ میں کوئی فرق نہیں صرف اتنا فرق ہے کہ معجزہ کا وقوع دعویٰ نبوت پر ہوتا ہے اور کرامت دعویٰ نبوت کے بغیر ہوتی ہے۔

امام ابو حامد الغزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ خلافِ عادت کام کا نام معجزہ رکھنے کے لیے شرط یہ ہے کہ اُس کے ساتھ دعویٰ نبوت بھی ہو۔

پس امام غزالی نے فیصلہ کر دیا کہ معجزے اور کرامت میں سوائے دعویٰ نبوت کے کوئی فرق نہیں۔ اسی لیے آپ نے اپنی کتاب ,,الاقتصاد فی الاعتقاد،، میں خوارق عادات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ خلاف عادت کام فی نفسہ محال نہیں کیونکہ یہ ممکن ہے لھذا اس کے ساتھ معجزے کا بطلان نہیں ہوتا اس لیے کہ کرامت اُس کو کہتے ہیں جس کے ساتھ دعویٰ نبوت نہ ہو اور اگر اُس کے ساتھ دعویٰ نبوت ہو تو ہم اس کو معجزہ کہتے ہیں۔

امام فخر الدین رازی اور علامہ بیضاوی علیہما الرحمۃ بھی معجزے اور کرامت میں صرف دعویٰ نبوت کا ہی فرق کرتے ہیں۔

اسی طرح حافظ الدین النسفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں یہ نہ کہا جائے کہ اگر کرامت جائز ہوگی تو نبی کی معرفت کا راستہ بند ہو جائے گا اس لیے کہ معجزہ دعویٰ نبوت کے ساتھ ہوتا ہے اور اگر ولی نبوت کا دعویٰ کرے تو وہ اسی وقت کافر ہو جائے گا۔

اس مسئلے میں امام ابو القاسم القشیری کا قول سب سے بہتر ہے آپ فرماتے ہیں کہ معجزہ کی تمام یا اکثر شرائط کرامت میں پائی جاتی ہیں مگر دعویٰ نبوت نہیں پایا

جاتا۔

اور امام ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ نے بھی اسی بات کی تصریح فرمائی ہے آپ فرماتے ہیں۔

,,ان کل ما جاز ان یکون معجزة لنبی جاز ان یکون کرامة لولی لا فارق بینھا الا التحدی،،(24)

ترجمہ: کہ ہروہ کام جو نبی کے لیے معجزہ ہوسکتا ہے اُسی کام کا ولی کی کرامت ہونا بھی جائز ہے کہ ان دونوں میں سوائے دعویٰ نبوت کے اور کوئی فرق نہ ہو۔

میں کہتا ہوں معجزہ اور کرامت ایک جیسے ہو سکتے ہیں۔اور اس کے دلائل کتب ,,علم الکلام،، میں تو ہیں ہی حدیث مبارک سے بھی اس کی مثالیں ملتی ہیں جیسے حضرت عمر بن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں۔

,, قَالَ أحرق المُشرِكُونَ عمار بن يَاسر بالنَّار فَكَانَ رَسُول الله صلى الله عَلَيهِ وَسلم يمر بِهِ ويمر يَده على رَأسه لأسد فَيَقُول يَا نَار كوني بردا وَسَلَامًا على عمار كَمَا كنت على إِبرَاهِيم تقتلك الفئة الباغية،،(25)

حضرت عمر بن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ جب مشرکین مکہ نے

---

(24)حوالہ:(شرح ملا علی قاری علی فقہ الاکبر،قدیمی کتب خانہ کراچی،بحث فی ان خوارق .....الی آخرص،۱۳۱)

(25)حوالہ: (خصائص الکبریٰ،فائدہ فی علم اختراق المندیل،ج۲،ص۱۳۴،مکتبہ رحمانیہ لاہور)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگ میں ڈال دینا چاہا تو تیار تھے کہ آگ میں پھینک دیتے کہ حضور ﷺ تشریف لے آئے اور اپنا دست کرم حضرت عمار کے سر پر رکھا دیا۔ اور فرمایا اے آگ عمار پر ٹھنڈی ہو جا جیسے تو ابراھم (علیہ السلام) پر ہوئی تھی، اے عمار تیری وفات کا یہ وقت نہیں بلکہ باغیوں کا ایک گروہ تجھے قتل کرے گا۔

(تو وہ آگ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ٹھنڈی ہوگئی تو آگ کا ٹھنڈا ہونا ایک طرف تو حضرت ابراھیم علیہ السلام کا معجزہ ہے اور دوسری طرف حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت ہے، ابوالاحمد غفرلہ،)

اسی طرح ایک اور حدیث میں آتا ہے۔ کہ حضرت ذویب بن کلیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بھی آگ ٹھنڈی ہوگئی تھی اور یہ اُس وقت ہوا جب اسود عنسی جھوٹے نبی نے حضرت ذویب بن کلیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آگ میں ڈالا، مزید تفصیل کے لیے درج ذیل حوالہ سے مطالعہ فرمائیں۔(26)

اور معجزہ اور کرامت کے ایک جنس سے ہونے میں ایک حدیث یہ بھی آتی ہے کہ۔

,,ان اسید بن خضیر و عبادۃ بن بشیر تحدثا عند النبی ﷺ فی حاجۃ لھما حتیٰ ذھب من اللیل ساعۃ فی لیلۃ شدید الظلمۃ ثم خرجا من عند رسول اللہ ﷺ نیقلبان و بید کل واحد منھما عصیۃ فاضأت عصا احدھما لھما حتیٰ مشیا فی ضوئھا حتیٰ اذا افترقت

---

(26) حوالہ: (اسد الغابہ، باب ذال، ذویب بن کلیب، ج۲، ص۳۱، ☆ کرامات صحابہ، ص۱۶۹،)

بهـما الطريق اضائت للآخر عصاه فمشى كل واحد منهما فى ضوء عصاه حتٰى بلغ اهله،،(27)

ترجمہ: حضرت اُسید بن حضیر اور حضرت عبادۃ بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی اکرم ﷺ کے پاس اپنی کسی حاجت میں باتیں کر رہے تھے، یہاں تک کہ رات کا کافی حصہ گزر گیا اور یہ شدید اندھیری رات تھی، پھر وہ دونوں صاحب نبی اکرم ﷺ کے پاس سے اُٹھے تا کہ واپس گھروں کو جائیں۔ ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک ایک لاٹھی تھی، تو ایک صاحب کی لاٹھی روشن ہوگئی، تو وہ اس کی روشنی میں چلنے لگے جب راستے نے ان دونوں کو جدا کیا (یعنی جب راستے جدا جدا ہو گے) تو دوسرے صاحب کی لاٹھی بھی چمکنے لگی اور وہ دونوں اس کی روشنی میں اپنے گھروں تک پہنچ گے۔

اس کی شرح میں مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ کرامت معجزہ کی جنس سے ہوسکتی ہے دیکھو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ید بیضا عطا ہوا، وہ تھا نبی کا معجزہ اور صحابیوں کو عصاء بیضا عطا ہوا، یہ تھی کرامت۔(28)

قارئین کرام یہ بات تو روزِ روشن کی طرح ثابت ہوگئی کہ جو خلافِ عادت کام نبی کا معجزہ ہوسکتے ہیں وہ ولی کی کرامت بھی ہوسکتے ہیں اب ہم اپنے اصل مقصد کی

---

(27) حوالہ: (مشکوۃ المصابیح، کتاب الفتن، باب الکرامات، الفصل الاوّل، ص ۵۰۳، مکتبہ رحمانیہ لاہور،)

(28) حوالہ: (مرأۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، باب الکرامات، ج۸، ص۲۱۸، مکتبہ اسلامیہ، لاہور،)

طرف آتے ہیں کہ ,,احمد متن است وشرح عبدالقادر،، (یعنی نبی اکرم ﷺ متن ,,اصل عبارت،، ہے اور اس کی شرح حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات ہے) اس میں ہم ایک طرف حضور ﷺ کی حیاتِ ظاہری کے کچھ معجزات رکھیں گے اور دوسری طرف حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ کرامات ذکر کریں گے جو نبی اکرم ﷺ کے معجزات کی جنس سے ہیں۔ اور اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ حضور ﷺ کی فضلیت ظاہر ہو جائے کہ آپ کی امت کے ولیوں کا یہ مقام ہے کہ وہ کیسے کیسے کمالات دیکھا رہے ہیں۔ تو آپ ﷺ کا عالم کیا ہوگا؟؟؟

اور دوسری طرف یہ بھی کہ حضرت سید عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت نبی اکرم ﷺ کی سیرت کی کس قدر مظہر کامل تھی۔ اسی لیے ہم نے اس کا نام ,,احمد متن است وشرح عبدالقادر،، رکھا جو کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی کے ایک شعر کا حصہ ہے اور چونکہ متن شرح کا محتاج نہیں ہوتا اس لیے نبی اکرم ﷺ کی ذات بلند و بالا اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کی محتاج نہیں اور شرح متن کی محتاج ہوتی ہے اس لیے حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ کی ذات حضور ﷺ کی محتاج ہے۔ جیسا کہ خود حضور غوث پاک فرماتے ہیں کہ میں اپنے نانا نبی اکرم ﷺ کے قدم بقدم ہوں جہاں سے آپ نے قدم اُٹھایا میں نے وہاں پر اپنا قدم رکھا سوائے نبوت کی جگہ کے یعنی میں نبی نہیں لیکن میں اپنے نانا نبی اکرم ﷺ کی زندگی کی شرح ضرور ہوں۔ اب ہم باب دوم کو اللہ تعالیٰ کی مدد و توفیق سے شروع کرتے ہیں۔

,,ابو الاحمد محمد نعیم قادری رضوی غفرلہ،،

باب دوم

احمد متن است

و

شرح عبدالقادر

مرتب

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

(فاضل ومدرس جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆: ولادت مبارکہ اور انبیاء کی بشارتیں ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ)

نبی اکرم ﷺ کی آمد پر انبیاء کرام علیہم السلام بشارتیں دیتے رہے جن میں سے چند بشارتیں یہ ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں دعا کی۔

،، رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنهم ،،(1)

ترجمہ: اے ہمارے رب ان میں انہی میں سے ایک رسول معبوث فرما۔

اور نبی کریم نے بھی اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

،،اَنَا دَعْوَةُ اَبِی اِبْرَاهِیْمَ وَ بَشَارَةُ عِيسىٰ،،(2)

میں اپنے باپ (حضرت) ابراہیم کی دعا اور (حضرت) عیسیٰ کی بشارت ہوں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اسی کی ترجمانی کرتے ہوئے کیا خوب کہا۔

---

(1)(البقرة:۱۲۹)

(2)حوالہ:(☆امام جلال الدین السیوطی،متوفی۹۱۱ھ،الخصائص الکبریٰ،مکتبہ رحمانیہ لاهور،جلد اوّل،باب دعاء ابراهیم علیہ السلام۔۔۔ص۱۶،☆امام محمد بن یوسف الصالحی،سبل الهدیٰ والرشاد،مکتبہ نعمانیہ،محلہ جنگی پشاور،جماع ابواب بعض الفضائل و الآیات الواقعة قبل مولدہ ﷺ،باب السابع فی دعا ابراهیم علیہ السلام بہ ﷺ،ج۱،۹٤،☆مستدرك حاکم،،۲،ص٤٥۳،رقم۳٥٦٦)

وَدَعْوَةُ اِبْرَاهِيْمَ عِنْدَ بِنَاءِهٖ
بِمَكَّةَ بَيْتًا فِيْهِ نَيْلُ الرَّغَائِبِ(3)

اور آپ ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کعبہ کے وقت کی دعا ہیں اور اس بیت اللہ شریف میں بندگانِ خدا کو بڑی بڑی نعمتیں عطاء کی جاتی ہیں۔

اور اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضور ﷺ کی آمد کی بشارت بھی دی امام جلال الدین سیوطی نے خصائص کبریٰ میں اس کی تخریج فرمائی۔ نقل کرتے ہیں۔

,,اخرج ابن سعد عن شعبی قال،،فی مجلة ابراهیم علیه السلام انه كائن من ولدک شعوب و شعوب حتٰی یأتی النبی الامی الذی یکون خاتم الانبیاء،،(4)

کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کتاب میں ہے (جب آپ علیہ السلام نے حضرت ہاجرہ کو مکہ میں چھوڑا تو) فرمایا تیرے اس بیٹے سے یہاں خاندان آباد ہوگا اور اس سے آگے خاندان بسیں گے یہاں تک کہ وہ نبی امی تشریف لائیں گے جو آخری نبی ہوں گے۔

یہی حدیث الفاظ مختلفہ کے ساتھ سبل الہدیٰ میں بھی موجود ہے۔ حوالہ درج ذیل

---

(3)(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النغم، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء، ص ۴۸)

(4) حوالہ: (امام جلال الدین السیوطی، متوفی ۹۱۱ھ، الخصائص الکبریٰ، مکتبہ رحمانیہ لاہور، جلد اوّل، باب اعلام اللہ به ابراهیم علیه السلام۔۔۔ ص ۱۷)

ہے۔(5)

اسی طرح حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

:1

,,وأتانی آتٍ وَأنا بین النَّائِم وَالیقظان فقَالَ هَل شَعرت أنَّک حملت فَأَقُول مَا ادری فقَالَ انک حملت بِسَیِّد هَذِه الأمة ونبیها،،(6)

ترجمہ: ایک روز میرے پاس نیم خواب اور بیداری میں ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا۔

,,اے آمنہ! تمہیں معلوم ہے، کہ تم حاملہ ہو؟ میں نے جواب دیا کہ میں تو نہیں جانتی۔،، پھر اس نے کہا کہ تم اس امت کے سردار اور اس امت کے نبی کے ساتھ حاملہ ہو،،

:2

,,عَن أبی جَعفَر مُحَمَّد بن عَلیّ قَالَ أمرت آمِنَة وَهِی حَامِل برَسُول الله صلی الله عَلَیهِ وَسلم ان تسمیه أحمد،،(7)

---

(5)(امام محمد بن یوسف الصالحی، سبل الهدی والرشاد، مکتبه نعمانیه، محله جنگی پشاور، جماع ابواب بعض الفضائل و الآیات الواقعة قبل مولده ﷺ، باب السابع فی دعا ابراهیم علیه السلام به ﷺ، ج۱، ۹۵)

(6)حواله:(خصائص الکبریٰ، باب ما وقع فی حمله ﷺ من الآیات، ج۱، ص۷۲، مکتبه رحمانیه لاهور)(7)حواله:(خصائص الکبریٰ، باب ما وقع فی حمله ﷺ من الآیات، ج۱، ص۷۲، مکتبه رحمانیه لاهور)

ترجمہ: ابو جعفر محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ (جناب آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو ایام حمل میں حکم دیا گیا کہ وہ حضور ﷺ کا نام احمد رکھیں۔

3:

,,وَأخرج أَبُو نعيم عَن بُرَيدَة وَابن عَبَّاس قَالَا رَأَت آمِنَة فِي منامها فَقيل لَهَا انک قد حملت بِخَير البَرِيَّة وَسيد العَالمين،، (8)

ترجمہ: ابو نعیم بریدہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خواب میں دیکھا کہ ان سے کہا گیا ہے کہ تم خیر البریہ (تمام مخلوق سے بہتر) اور سید المرسلین (اور تمام رسولوں کے سردار) کے ساتھ حاملہ ہو۔

فائدہ:

ان احادیث میں ایک تو یہ بات معلوم ہوئی کہ حضور ﷺ کی ولادت سے قبل آپ ﷺ کی آمد کی بشارتیں دی گئیں اور دوسری یہ بات کہ حضور ﷺ کے ساتھ حاملہ ہونے کی وجہ سے حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کوئی تکلیف اور بوجھ محسوس نہ ہوا اسی لیے تو آپ نے حضور ﷺ کے ساتھ حاملہ ہونے سے لاعلمی کا اظہار کیا۔ (حضور ﷺ کی آمد پر بشارات کی تفصیل ہماری کتاب مقالات رضویہ کے چوتھے مقالہ میں دیکھیے، ابو الاحمد غفرلہ)

---

(8) حوالہ: (خصائص الکبریٰ، باب ما وقع فی حملہ ﷺ من الآیات، ج۱، ص۷۲، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضہ اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد حضرت ابوصالح سید موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شب ولادت مشاہدہ فرمایا کہ سرور کائنات، فخرِ موجودات منبع کمالات، باعث تخلیق کائنات، احمد مجتبیٰ، جنابِ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات بمعہ صحابہ کرام وآئمۃ الھدیٰ اور اولیاعظام علیہم الرضوان ان کے گھر جلوہ افروز ہیں اوران الفاظ مبارکہ سے ان کو خطاب فرمایا اور بشارت سے نوازا کہ

اے ابوصالح! اللہ تعالیٰ نے تم کو ایسا فرزند عطاء فرمایا ہے جو ولی ہے وہ میرا بیٹا ہے وہ میرا اور اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے اور عنقریب اس کی اولیا اللہ اور اقطاب میں وہ شان ہوگی جو انبیاء اور مرسلین میں میری شان ہے۔(10)

غوث اعظم درمیان اولیاء

ل محمد ﷺ درمیان انبیاء

اور ایک روایت میں یوں آیا کہ۔

حضرت ابوصالح موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں شہنشاہ عرب وعجم سرکار دو عالم محمد مصطفیٰ ﷺ کے علاوہ جملہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے یہ بشارت دی کہ تمام اولیا اللہ تمہارے فرزندار جمند کے مطیع ہوں گے اوران کی

---

(10) حوالہ: (سیرتِ غوثِ الثقلین، مولانا محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی، قادری کتب خانہ، سیالکوٹ، ص ۵۵،)

گردنوں پراس کا قدم مبارک ہوگا۔(11)

اور تفریح الخاطر میں یوں بیان کیا گیا کہ۔

آپ کے والد سید ابوصالح جنگی دوست رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سرکار دوعالم نور مجسم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور اولیا کرامؒ اور آئمہ دین ومتین کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے میرے بیٹے ابوصالح تجھے مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے جو تجھے بیٹا دیا ہے وہ میرا بیٹا اور محبوب ہے اور اللہ تعالیٰ کا بھی محبوب ہے اور اس کا مقام ومرتبہ اولیا کرام میں وہ ہوگا جس طرح میرا مرتبہ ومقام انبیا اور رسل میں ہے۔

رسول کریم ﷺ کے بعد تمام انبیاء کرام اور رسل نے آپ کے والد ماجد کو خواب میں بشارت دی کہ سوائے آئمہ معصومین کے تمام اولیاء کرام آپ کے فرزند کے مطیع ہوں گے اور اس کے پاؤں اپنی گردنوں پر رکھیں گے اور اس کی اطاعت ان کے درجات کا باعث ہوگی اور جو اس کی اطاعت سے منہ پھیرے گا وہ قرب الٰہی کی بلندی سے بُعد (دُوری) اور محرومی کے گڑھے میں گرایا جائے گا۔(12)

جب نبی اکرم ﷺ خود تشریف لاکر حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولایت

---

(11)حوالہ:(سیرتِ غوثِ الثقلین،مولانا محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی،قادری کتب خانہ، سیالکوٹ،ص ۵۵،)

(12)حوالہ:(تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبد القادر،سید عبد القادر اربلی،ترجمہ علامہ عبد الاحد قادری،قادری رضوی کتب خانہ،لاہور،ص ۵۷،۵۸،)

کی خبر دے رہے ہیں تو پھر آپ کا مرتبہ اولیاء میں بلند و بالا کیوں نہ ہو اور آپ کے قدم مبارک کو یہ شرف کیوں نہ حاصل ہو کہ وہ تمام اولیاء کے سروں کا تاج بنے اعلیٰ حضرت سے پوچھیے تو وہ فرماتے ہیں اگر مجھ سے سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتبہ پوچھنا ہو تو میں تو کہتا ہوں کہ۔

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں میرے آقا تیرا

سبحان اللہ کیا بات ہے میرے شیخ کی کہ نبی اکرم ﷺ کی آمد ہوئی تو انبیاء کرام حضرت آمنہ رضہ اللہ تعالیٰ عنہ کو بشارتیں دیتے رہے اور جب میرے شیخ کی ولادت کا وقت آیا تو میرے نبی ﷺ نے خود آکر اپنے لاڈلے بیٹے کی بشارت دی تو پھر ہم کیوں نہ کہیں کہ۔

،،احمد متن است و شرح عبدالقادر،،

☆اولادِ نرینہ کا ہونا☆

متن: (نبی اکرم ﷺ)

جس سال نبی اکرم ﷺ کی ولادت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اس سال جس کو بھی

اولاد سے نوازا تو اولادِ نرینہ سے ہی نوازا۔ السیر ۃ النبویہ میں اس حدیث کو نقل کیا گیا ہے کہ۔

,,فاخضرت الارض و حملت الاشجار و اتاهم الرعد و المطر من كل جانب فى تلك السنة و اذن الله تلك السنة لنساء الدنيا ان يحملن ذكوراً كرامة لرسول الله ﷺ،،(13)

ترجمہ: (جس سال حضور ﷺ کی ولادت ہوئی اس سال) زمین ہری بھری ہوگئی اور درختوں پر پھل آگئے اور اہل زمین پر ہر جانب سے (رحمتوں) کے بادل برسنے لگے اور اللہ تعالیٰ نے اس سال دنیا کی تمام عورتوں کو حکم دیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی عزت وعظمت کی وجہ سے مذکر (اولادِ نرینہ) کے ساتھ حاملہ ہو جائیں۔

یہ حدیث مبارکہ باالفاظِ مختلفہ درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے۔(14)

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ) جس رات حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

---

(13) حوالہ:(السيرة النبوية،باب فى ذكر شئ من الخوارق التى ظهرت فى زمان رضاعه ﷺ،ج ١،ص ٤٥،موسسة الثقافية،)

(14) ☆امتاع الاسماع،و اما استبشار الملائكة و تطاول،ج ٤،ص ٥٩،)

(14) ☆الخصائص الكبرى،باب ما ظهر فى ليلة مولده ﷺ من المعجزات،تحت فائده،ج ١،ص ٨٠،)

(14) ☆المواهب اللدنية،باب آيات و لادته ﷺ،ج ١،ص ٧٦،)

(14) ☆تاريخ الخميس فى احوال انفس،باب ذكر حمل آمنة برسول الله ﷺ ج ١،ص ١٨٥،)

(14) ☆السيرة الحلبية،باب ذكر حمل امه به ﷺ،ج ١،ص ٧٢،)

ولادت ہوئی اس رات جیلان شریف کی جن عورتوں کے ہاں بچہ پیدا ہوا ان سب کو اللہ کریم نے لڑکا ہی عطاء فرمایا اور وہ ہر نو مولود لڑکا اللہ کا ولی بنا۔(15)

قارئین کرام دیکھیے کہ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت نبی اکرم ﷺ کی سیرت کی شرح ہے کہ نہیں، یقیناً ہے۔ کہ جب نبی اکرم ﷺ کی ولادت ہوئی تو بھی اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا میں اولادِ نرینہ دی اور جب حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ کی پیدائش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے گیلان (جیلان) شریف میں بھی اولادِ نرینہ ہی دی تو پھر ہم کیوں نہ کہیں کہ۔

،،احمد متن است وشرح عبد القادر،،

☆: بچپن ہی سے عابد: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ)

،،وروی ابن الجوزی فی الوفا عن أبی الحسین بن البراء مرسلاً رحمه الله تعالی قال: قالت آمنة وجدته جاثیاً علی رکبتیه ینظر إلی السماء ثم قبض قبضةً من الأرض وأهوی ساجداً.(16)

ترجمہ: امام ابن جوزی نے ،،وفا شریف،، میں ابی الحسین بن براء سے مرسلا

---

(15) حوالہ: (تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبد القادر، سید عبد القادر اربلی، ترجمہ علامہ عبد الاحد قادری، قادری رضوی کتب خانہ، لاہور، ص ۵۸،)

(16) حوالہ: (سبل الهدیٰ والرشاد فی سیرة خیر العباد، جماع ابواب مولده الشریف ﷺ، باب السادس، ج ۱، ص ۳۴۳، مکتبہ نعمانیہ محلہ جنگی پشاور،)

روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں (جب نبی اکرم ﷺ کی ولادت ہوئی)، میں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنے گھٹنوں کے بل ہیں اور آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں، پھر آپ ﷺ نے زمین سے ایک مٹھی بھری اور پھر سجدہ کے لیے جھکے۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کو سجدہ کیا جو کہ عبادت ہے،)

نوٹ: یہ حدیث باالفاظِ مختلفہ درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے۔(17)

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام رمضان المبارک کی صبح سحری سے لے کر شام تک اپنی والدہ ماجدہ کا دودھ نہیں پیتے تھے۔ اسی بات کی طرف آپ اپنے اشعار میں یوں فرماتے ہیں۔

بِدَایَۃُ اَمْرِیْ ذِکْرُہٗ مَلَا لُفْضَا

وَ صُوْمِیْ فِیْ مَھْدِیْ بِہٖ کَانَ شُھْرَتِیْ(18)

یعنی میرے ابتدائی حالات سے دنیا پُر ہے۔ اور بچپن ہی میں میرا روزہ دار ہونا

---

(17)☆(السیرۃ الحلبیہ،باب ذکر مولد ﷺ،ج۱،ص۸۱)

☆(شرف مصطفی ﷺ فصل فی قصۃ ازواج عبد اللہ،ج۱،ص۳۵۸)

☆(امتاع الاسماع،الثانیۃ والخمسون:ولد ﷺ مختوناً مسروراً،ج۱۰،ص۳۱۸،)

(18)حوالہ:(تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبد القادر،سید عبد القادر اربلی،ترجمہ علامہ عبد الاحد قادری،قادری رضوی کتب خانہ،لاہور،ص ۵۸،)

میری شہرت کا باعث ہے۔

اور بہجۃ الاسرار میں یوں بیان کیا گیا کہ

خبر دی ہم کو ان سے فقیہ ابوعلی اسحاق بن علی بن عبداللہ ہمدانی صوفی نے کہا خبر دی کو شیخ اصیل ابوعبداللہ محمد بن عبداللطیف بن شیخ پیشواء اور ابو لنجیب عبدالقادر سہروردی نے کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوخلیل احمد بن سعد بن وہب بن علی مقری بغدادی پھر ہروی نے کہا خبر دی ہم کو وہ نیک بختوں کے امام پرہیز گار ابوسعد عبداللہ بن سلیمان بن جعران ہاشمی جیلی اور والدہ احمد جیلیہ نے جیل میں ان دونوں نے کہا کہ والدہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اس (سلوک) میں بڑا قدم تھا ہم نے ان سے کئی مرتبہ سنا کہ وہ فرماتی ہیں جب میں نے اپنے بیٹے عبدالقادر کو جنا تو وہ رمضان شریف کو دن میں دودھ نہ پیتا تھا۔ رمضان شریف کا چاند لوگوں کو غبار کی وجہ سے نظر نہ آیا تو میرے پاس پوچھنے آئے میں نے کہا کہ (میرے بیٹے) نے آج دودھ نہیں پیا پھر معلوم ہوا کہ یہ دن رمضان کا تھا اور ہمارے شہر میں اس وقت یہ بات مشہور ہوگئی کہ شریفوں (سادات) میں ایک ایسا بچہ پیدا ہوا ہے کہ رمضان شریف میں دن کو دودھ نہیں پیتا۔ (19)

سجدہ اور روزہ دونوں ہی اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت ہیں نبی اکرم ﷺ نے سجدے کے ساتھ بچپن میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور حضور غوث

---

(19) حوالہ: (بہجۃ الاسرار و معدن الانوار، ابو الحسن علی بن یوسف الشطنوفی علیہ الرحمۃ، موسسۃ الشرف، لاہور پاکستان، ص ۱۷۲)

پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روزے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی۔

،،احمد متن است وشرح عبدالقادر،،

☆: بچپن میں کھیل کود سے اجتناب: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدثِ دہلوی تفسیر عزیزی میں حضور ﷺ کے پہلی بار شقِ صدر ہونے کی وجہ بیان فرماتے ہیں کہ۔

،،اس وقت کے شرح صدر سے حق تعالیٰ کو یہ منظور تھا کہ لڑکوں کے دلوں میں جو رغبت کھیل کود کی اور دوسرے نالائق کاموں کی ہوتی ہے وہ آپ کے دل میں نہ آئے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آنحضرت ﷺ کو بچپن اور طفولیت کی حالت میں بھی کھیل کود کی طرف رغبت اور خواہش نہ تھی، جس طرح اس عمر میں دوسرے لڑکوں کو ہوتی ہے اور آپ کا اُٹھنا، بیٹھنا ایک اندازے سے تمکین اور وقار کے ساتھ تھا،،۔(20)

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

آپ (شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا کہ جب میں اپنے گھر پر صغیر سن تھا اور کبھی بچوں کے ساتھ کھیلنے کا قصد کرتا تو مجھے کوئی پکار کر کہتا:

---

(20) حوالہ: (تفسیر عزیزی، ج۴، ص۳۸۵، تحت سورۃ الم نشرح، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی،)

،،کہ آؤ تم میرے پاس آجاؤ تو میں گھبرا کر بھاگ جاتا اور والدہ ماجدہ کی آغوش میں چھپا رہتا اور اب میں یہ آواز خلوت میں بھی نہیں سنتا،،۔(21)

نبی اکرم ﷺ کے لاڈلے اور پیارے بیٹے سیدنا عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی حضور ﷺ کی زندگی کا عکس نظر آتی ہے کہ نہ نبی اکرم ﷺ بچپن میں کھیل کود کی طرف مائل ہوئے اور نہ ہی آپ کے بیٹے حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچوں کے ساتھ کھیل کود کرتے تھے کیونکہ۔

،،احمد متن است وشرح عبدالقادر،،

☆: آگ اثر نہ کرسکی: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ)

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب پر جان و دل قربان جنہوں نے اپنی جان، مال، اولاد، الغرض سب کچھ نبی اکرم ﷺ پر قربان کردیا، اور نبی اکرم ﷺ نے بھی ان کو ہدایت ورشد کے ستارے فرمایا، انہی اصحاب میں سے حضرت عمار بن یاسر بھی ہیں جن پر آگ نے اثر نہ کیا چنانچہ۔

1: ،،عَن عَمرو ابن مَیمُون قَالَ أحرق المُشرکُونَ عمار بن یَاسر بالنَّار فکَانَ رَسُول اللہ صلی اللہ عَلَیهِ وَسلم یمر بِهِ ویمر یَده علی

---

(21) حوالہ: (قلائد الجواهر فی مناقب الشیخ عبد القادر، ترجمہ علامہ محمد عبد الستّار قادری، اکبر بک سیلرز، لاہور، ص ۳۷)

رَأسه لأسد فَيَقُول يَا نَار كُونِي بردا وَسلامًا على عمار كَمَا كنت على إبرَاهِيم تقتلك الفئة الباغية،،(22)

حضرت عمر بن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ جب مشرکین مکہ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگ میں ڈالنا چاہا تو قریب تھا کہ آگ میں پھینک دیتے کہ حضور ﷺ تشریف لے آئے اور اپنا دست کرم حضرت عمار کے سر پر رکھ دیا۔ اور فرمایا اے آگ عمار پر ٹھنڈی ہو جا جیسے تو ابراہیم (علیہ السلام) پر ٹھنڈی ہوئی تھی، اے عمار تیری وفات کا یہ وقت نہیں بلکہ باغیوں کا ایک گروہ تجھے قتل کرے گا۔

2: اسود عنسی نے جب یمن کے شہر صنعا میں نبوت کا دعویٰ کیا اور لوگوں کو اپنا کلمہ پڑھنے پر مجبور کرنے لگا تو حضرت ذویب بن کلیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑی سختی کے ساتھ اس کی جھوٹی نبوت کا انکار کر دیا اور لوگوں کو اس کی اطاعت سے روکنا شروع کر دیا۔ اس سے جل بھن کر اسود عنسی ظالم نے آپ کو گرفتار کر کے جلتی آگ کے شعلوں میں ڈال دیا، مگر آگ سے بدن تو کیا آپ کے جسم کے کپڑے بھی نہ جلے یہاں تک کہ پوری آگ جل، جل کر بجھ گئی۔ اور آپ زندہ و سلامت رہے۔(23)

---

(22)حوالہ: (خصائص الکبریٰ،فائدہ فی عدم احتراق المندیل،ج۲،ص۱۳٤،مکتبہ رحمانیہ لاہور)

(23)حوالہ: (اسد الغابہ،باب ذال،ذویب بن کلیب،ج۲،ص۳۱،☆کرامات صحابہ، ص۱٦۹)

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

1: مرید اور عقیدت مند ہر طرح کے عذاب سے محفوظ۔

میاں عظمت اللہ بن قاضی عماد بن میاں نظام محمد بن شاہ بن محمد قدوۃ العلماء و جیہہ الحق والدین علوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ شہر برہان پور میں ایک دولت مند آگ کی پوجا کرنے والا رہتا تھا جس کا گھر ہمارے گھر کے قریب تھا مگر وہ آتش پرست سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدت مند تھا اور اپنے آپ کو سرکار غوث پاک کا مرید کہتا تھا اور ہر سال قسم قسم کے کھانے پکا کر علماء و فقراء کو کھلاتا تھا اور شعلوں سے محفل کو روشن کرتا اور محفل کو طرح طرح کی زیب و زینت سے آراستہ کرتا اور خوشبو سے مزین و معطر کرتا یہ سب کچھ آپ کی محبت کی وجہ سے کرتا تھا۔ جب وہ ہندو آتش پرست فوت ہوا تو ہندوؤں نے مرگھٹ میں بہت لکڑیاں جمع کر کے ان پر گھی ڈال کر اس کی لاش کو لکڑیوں میں رکھ دیا اور آگ لگا دی لیکن اللہ کی قدرت اس شخص کا ایک بال بھی نہ جلا۔

ہندو یہ دیکھ کر طرح طرح کے مشورے کرنے لگے آخر کار اس بات پر سب کا اتفاق ہوا کہ اس کو پانی میں بہا دیا جائے تو جب اس کو پانی میں ڈال دیا گیا تو سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بزرگ کو خواب میں ارشاد فرمایا کہ فلاں ہندو میرا روحانی فرزند ہے جس کا نام مردان خدا کے نزدیک سعد اللہ ہے اس کو پانی سے نکال کر غسل دو اور اس کی نماز جنازہ پڑھو اور دفن کر دو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ اے عبدالقادر میں تیرے مریدوں اور عقیدت مندوں کو آگ میں نہیں

جلاؤں گا اور دنیا سے جاتے ہوئے ان کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔(24)

سبحان اللہ ذرا دیکھو تو جو اللہ والوں کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔ دنیا کی آگ اُن کو نہیں جلاتی اور میرا یہ یقین ہے۔ کہ یہ وہ لوگ ہیں جو جہنم کی آگ سے بھی محفوظ ہوں گے۔ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہونے کی وجہ سے آگ نے نہ جلایا اور حضور غوث پاک کا مرید بھی آگ سے محفوظ رہا اور یہ سب کچھ میرے نبی ﷺ کی ہی نظر کرم سے ہوا، کیونکہ ہر طرف آپ ہی کا فیض ہے۔

،،احمد متن است وشرح عبدالقادر،،

☆: اللہ تعالیٰ کا محبوب: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ)

تمام انبیاء کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں اور اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں لیکن جو محبوبیت کا درجہ نبی اکرم ﷺ کو ملا وہ کسی اور کو نہ ملا خود نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔

،،اَنَا حَبِیبُ اللّٰہِ وَلَا فَخرَ،،

ترجمہ: میں اللہ کا حبیب ہوں اور مجھے اس پر فخر نہیں (یعنی میں فخر کی وجہ سے نہیں کہہ رہا کہ میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں بلکہ تحدیث نعمت کے طور پر کہہ رہا ہوں) تمام انبیاء

---

(24) حوالہ: (تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبد القادر، سید عبد القادر اربلی، ترجمہ علامہ عبد الاحد قادری، قادری رضوی کتب خانہ، لاہور، ص ۷۰)

اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں لیکن محبوبیت میں شہرت حضور ﷺ کو حاصل ہوئی۔

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

سید محمد مکی رحمۃ اللہ علیہ نے بحر المعالی میں فرمایا ہے کہ حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جتنی مقام محبوبیت میں شہرت حاصل ہے اتنی اوروں کو نہیں۔ پس حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان محبوبوں میں سے ہیں جو عزت اور احترام کی قباء میں چھپے ہوئے ہیں اور سیدنا عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبوبیت (اولیاء میں) ایسی مشہور ہے جیسی رسول اکرم ﷺ کی محبوبیت (انبیاء) میں مشہور ہے کیونکہ سیدنا غوث اعظم سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کے قدموں پر ہیں۔25)

،،احمد متن است وشرح عبد القادر،،

☆: مہر نبوت اور مہر ولایت: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ)

نبی اکرم ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی جیسا کہ احادیث میں آتا ہے لیکن جس نے بھی دیکھی تو اپنے ذہن کے مطابق اس کو کسی چیز کے ساتھ تشبیہ دی اس لیے احادیث میں مہر نبوت کے بارے جو صحابہ نے تشبیہ دی ہیں اس میں اختلاف ہے لیکن اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ مہر نبوت تھی یا نہیں سب ہی

---

(25)حوالہ:(تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبد القادر،سید عبد القادر اربلی،ترجمہ علامہ عبد الاحد قادری،قادری رضوی کتب خانہ،لاھور،ص ۵۶)

کہتے ہیں کہ مہر نبوت حضور ﷺ کے کندھوں کے درمیان موجود تھی۔ حوالہ جات درج ذیل ہیں۔(26)

اور اُردو میں تفصیل کے لیے ذکر جمیل ص ۲۰۸ کا مطالعہ فرمائیے۔

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

☆ نبی کریم کے قدموں کے نشان

شیخ کمال الدین ابن شیخ المشائخ عبداللطیف بغدادی شامی غیاثی اپنی کتاب ,,اللطائف اللطیفہ،، میں لکھا ہے کہ حضرت سیدنا غوث اعظم کی روح سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کے جمال کے مشاہدہ میں از حد مشتاق ہونے کے باعث اولیاء اللہ کے آخری مقام سے کہیں اوپر پہنچ کر ایک لطیف جسم بن گئی اور سرکار دو عالم مجسم ﷺ کے دیدار فیض کے آثار سے مستفیض ہوئی جو آپ کو معراج کے وقت عطا کیا گیا اور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اپنے قدم میری گردن پر رکھ دیجیے تو جب نبی کریم ﷺ نے قدم مبارک رکھ دیئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم ﷺ کو ندا آئی کیا آپ اس شخص کو جانتے ہیں عرض کی مولا کریم میں اس کو اپنے عشق و محبت سرمست دیکھ رہا ہوں اور اس کا نام تو بہتر جانتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئی یہ حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے آپ کا بیٹا ہے۔

---

(26) حوالہ جات: (خصائص کبریٰ، ج ۱، ص ۶۱، ☆ حاکم علی المستدرک، حدیث: ۴۱۰۵،
☆ طبرانی کبیر: ۶۶۸۰)

اور میں نے اس کا نام عبدالقادر رکھا ہے اور مقام ولایت و معشوقیت میں یکتا ہونے کے علاوہ یہ آپ کا پیارا بیٹا محبوب ازلی اور معشوق سرمدی بھی ہے تو سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے فیض مخصوص سے شرف بخشا اور فرمایا میرے بیٹے ہمیں ایک دوسرے کو دیکھ کر خوشی ہوئی اور تو اللہ کا محبوب ہے اور میرا محبوب بھی ہے اور میرا خلیفہ ہے اور میرے قدم تیری گردن پر ہیں اور تمہارے قدم ولیوں کی گردنوں پر ہوں گے۔ جیسا کہ روایات میں آتا ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی ویسے ہی سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھوں کے درمیان سرکار دو عالم ﷺ کے قدموں کے نشان تھے۔(27)

جیسے نبی اکرم ﷺ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی ایسے ہی حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھوں کے درمیان مہر ولایت تھی اور یہ مہر حضور اکرم ﷺ کے قدموں کے نشان تھے، کَمَاذُکِرَ، ابوالاحمد غفرلہ۔

،،احمد متن است و شرح عبدالقادر،،

☆: عمومِ نبوت و ولایت: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ) : اللہ تعالیٰ نے جس طرح نبی اکرم ﷺ کو تمام

---

(27) حوالہ: (تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبد القادر، سید عبد القادر اربلی، ترجمہ علامہ عبد الاحد قادری، قادری رضوی کتب خانہ، لاہور، ص ۵۰، ۵۱،)

جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے اسی طرح آپ کو تمام کائنات کا نبی اور رسول بھی بنایا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہیں۔

،،تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا،،(28)

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ خاص پر فرقان (قرآن) نازل کیا تا کہ وہ تمام جہانوں کے لیے ڈر سنانے والا (نبی) ہو۔

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مدرسہ میں منبر پر بیٹھ کر فرماتے تھے کہ ہر ایک ولی کسی نہ کسی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں اپنے نانا یعنی امام الانبیاء ﷺ کے قدم پر ہوں، آپ نے جہاں سے قدم اٹھایا میں نے وہیں اپنا قدم رکھا مگر میں نبوت کے قدم کی جگہ قدم نہیں رکھ سکتا، کیونکہ یہ مقام انبیاء کرام کیلئے خاص ہے اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ انسانوں کے بھی مشائخ ہیں جنات اور ملائکہ کے بھی مشائخ ہیں مگر میں سب کا شیخ ہوں۔(29)

جیسے اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو تمام کائنات کے نبیوں کا نبی بنایا اسی طرح حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تمام مشائخ کے شیخ ہونے کا مرتبہ عطا فرمایا۔

،،احمد متن است وشرح عبدالقادر،،

---

(28)(الفرقان ۲۵:۱)

(29) حوالہ:(تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبد القادر،سید عبد القادر اربلی،ترجمہ علامہ عبد الاحد قادری،قادری رضوی کتب خانہ،لاہور،ص ۱۳۰)

☆: عذاب کا نہ ہونا: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ)

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو وجود باجود یہ شرف بخشا ہے کہ آپ کے وجود کی وجہ سے اللہ تعالیٰ عذاب نہیں دیتا جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

,,وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيهِمْ ،،(29)

اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔

معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی وجہ سے عذاب نہیں ہوتا اور آپ کے وجود مبارک کی نسبت سے عذاب دفع ہو جاتا ہے۔

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے ایک واقعہ حضرت غوث اعظم کے بارے میں نقل کیا ہے کہ ایک دھوبی حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کپڑے دھوتا تھا۔ جب وہ مرگیا تو قبر میں فرشتوں نے سوال کیا کہ تیرا رب کون ہے؟؟ تیرا دین کیا ہے؟؟ تیرا نبی کون ہے؟؟؟ تو وہ کہتا کہ میں سرکار غوث اعظم کا دھوبی ہوں۔ فرشتوں نے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ مولا کریم یہ کہتا ہے کہ میں سرکار غوثِ اعظم کا

---

(29) (الانفال۸:۳۳)

دھوبی ہوں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے اس کو بخش دیا۔(30)

نسبت بڑی چیز ہے جب اللہ والے کے ساتھ کسی کی نسبت ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس منسوب کے گناہ نہیں دیکھتا۔ بلکہ اپنے محبوبوں کی نسبت دیکھ کر معاف و درگزر فرماتا ہے چاہے یہ نسبت کسی نبی سے ہو یا کسی ولی، تو اللہ تعالیٰ نے امت سے عذاب اُٹھایا اپنے پیارے نبی ﷺ کی وجہ سے اور دھوبی سے عذاب اُٹھایا اپنے پیارے ولی کے وجہ سے پھر ہم کیوں نہ کہیں کہ۔

،،احمد متن است وشرح عبد القادر،،

☆: قربِ خداوندی کے راستے: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ)

اللہ تعالیٰ کا قرب ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتا اور نہ ہی ہر راستے سے ملتا ہے یہ ملتا ہے تو صرف میرے محبوب نبی اکرم ﷺ کی محبت اور اطاعت سے ملتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

،، قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ،،(31)

---

(30)حوالہ:(حضرت تھانوی کے پسندیدہ واقعات،بحوالہ،تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبد القادر،سید عبد القادر اربلی،ترجمہ علامہ عبد الاحد قادری،قادری رضوی کتب خانہ،لاہور،ص ۱۲۳،۱۲۴) . (31) (آلِ عمران ۳:۳۱)

اے محبوب فرمادو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔

اللہ تم سے محبت فرمائے گا یعنی تم کو اپنا قرب عطا فرمائے گا کیونکہ محبوب محب کا قریبی ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے قرب کا ایک راستہ تو نبی اکرم ﷺ تک رسائی اور آپ ﷺ کی محبت ہے، اور دوسرا راستہ کا شرح میں مطالعہ فرمائیں۔

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں مقام غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

مکتوبات میں امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے دو ہی طریقے ہیں ایک نبوت کا طریقہ ہے یہ طریقہ صرف انبیا کرام کے ساتھ خاص ہے کہ بغیر کسی وسیلہ کے اللہ تعالیٰ تک پہنچ جاتے ہیں اور یہ طریقہ جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہو گیا ہے۔ اور دوسرا طریقہ ولایت ہے اور اس طریقے پر چلنے والے اللہ تعالیٰ تک بالواسطہ پہنچتے ہیں اور یہ اقطاب، اوتاد، ابدال، نجباء اور عامتہ الاولیاء کا ہے اس طریقہ میں واسطہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ منصب آپ کی ذات سے تعلق رکھتا ہے اور اس مقام میں سرکار دو عالم نور مجسم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ آپ کے سر پر تھے اور حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمتہ الزہرہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا امام حسن اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ بھی اس مقام میں آپ کے ساتھ شریک تھے۔

اور میرے خیال میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی پیدائش سے پہلے

بھی یہ مقام حاصل تھا۔ اور جس شخص کو بھی یہ فیض پہنچتا ہے انہی کی وساطت سے پہنچتا ہے۔ کیونکہ اس مبارک مقام کا مبدأ و منتہی اور اس مقام کے دائرے کا مرکز ان کے ساتھ متعلق ہے تو جب سیدنا حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا تو یہ منصب حضرت سیدنا امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو عطا ہوا۔ اور ان کے بعد یہ منصب ائمہ کرام کو ملتا رہا۔ اور تمام ائمہ اپنے زمانے میں لوگوں کو فیضیاب کرتے رہے۔ اور ان کے لیے ملجاء و ماویٰ بنے رہے۔ اور جب سلطان الاولیاء، برہان الاصفیاء، غوث الارض والسماء، محی الدین ابی محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ آیا تو یہ منصب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کر دیا گیا۔ اور آپ کے زمانے اور اقطاب کو آپ ہی سے فیض ملتا رہا۔ اور قیامت تک آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وساطت سے ہی فیض ملتا رہے گا۔ اسی کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے خود سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَ شَمْسُنَا

اَبَدًا عَلٰی فَلَکِ الْعُلٰی لَا تَغْرِبُ

ترجمہ: ہم سے پہلے لوگوں کے سورج غروب ہوئے اور ہمارا سورج آسمان کی بلندی پر رہے گا اور غروب نہ ہوگا۔ (32)

سیدی وسندی و مرشدی، اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی

---

(32)حوالہ: (تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبد القادر، سید عبد القادر اربلی، ترجمہ علامہ عبد الاحد قادری، قادری رضوی کتب خانہ، لاہور، ص ۹۳، ۹۴)

علیہ الرحمۃ نے کیا خوب ترجمانی فرمائی کہ۔

سورج اگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے
اُفقِ نور پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا

مرغ سب بولتے ہیں بول کے چپ رہتے ہیں
ہاں اصیل ایک نوا سنج رہے گا تیرا

الحاصل یہ دونوں راستے کوئی جدا جدا راستے نہیں بلکہ راستہ صرف ایک ہے جیسا کہ ہم نے پہلے بھی عرض کیا۔ لیکن اس راستے سے قربِ خداوندی اور قربِ محمدی تب ہی ملے گا جب حضور غوث پاک کے در پر آؤ گے، اور اعلیٰ حضرت نے اسی لیے فرمایا تھا۔ کہ تمام سلاسل حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جا کر مل جاتے ہیں اسی لیے جو اللہ کا ولی بنتا ہے اس پر حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ اپنے پاؤں سے مہر لگاتے ہیں۔

،،احمد متن است وشرح عبدالقادر،،

☆: جسم مبارک کی نفاست: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ)

نبی اکرم ﷺ کی ذات وہ ذات ہے جہاں سے نفاست کو بھی نفاست ملتی ہے اور آپ ﷺ کا جسم مبارک اتنا نفیس تھا۔ کہ کبھی آپ کو مکھی اور جوں نے تکلیف نہیں دی، امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے خصائص کبریٰ میں اس کی تصریح فرمائی ہے آپ فرماتے ہیں، کہ ابن سبع نے فرمایا،

,, أنـه لم يَقع على ثِيَابه ذُبَاب قطّ وَزَاد ان من خَصَائِصِهِ ان القمل لم يكن يُؤْذِيه،،(33)

ترجمہ: کہ نبی اکرم ﷺ کے کپڑوں پر کبھی بھی مکھی نہیں بیٹھی اور یہ بھی فرمایا کہ، نہ ہی کبھی نبی اکرم ﷺ کو جوں نے تکلیف دی ہے۔

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

آپ (حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا جسم مبارک نہایت ہی نظیف تھا امام ربانی غوث صمدانی، سید عبدالوہاب شعرانی امام المحدثین حضرت ملا علی قاری اور حضرت علامہ یوسف نبھانی تحریر فرماتے ہیں کہ شیخ شریف حسین موصلی اور شیخ خضر علیہا رحمۃ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں تیرہ سال رہے ہیں اس عرصہ طویل میں ہم نے آپ کی ناک سے رینٹھ نکلتے ہوئے اور منہ سے بلغم نکلتے ہوئے کبھی بھی نہیں دیکھی تھی۔ اور نہ ہی کبھی آپ کے جسم اطہر پر مکھی کو بیٹھے دیکھا۔(34)

جو بندہ اللہ تعالیٰ کا ہو کر اللہ تعالیٰ سے لو لگا لیتا ہے تو پھر اُس کو اللہ تعالیٰ کی کوئی

---

(33)حوالہ: (خصائص کبریٰ،ذکر المعجزات والخصائص فی خلقه،ج۱،ص۱۷۷،مکتبه رحمانیه لاهور)

(34)حوالہ:(سیرتِ غوث الثقلین،مولانا محمد ضیاء اللّٰہ قادری اشرفی،قادری کتب خانہ، سیالکوٹ،ص ۱۳۱،☆طبقات الکبریٰ ج ۱،ص۱۲۷،☆نزهة الخاطر الفاتر،ص۶۵،☆جامع کرامات الاولیاء، ج۲، ص۲۰۳،☆قلائد الجواهر،ص۱۹،☆سفینة الاولیاء،ص۶۸،☆تحفه قادریه،ص۱۳)

مخلوق بھی تنگ نہیں کرتی اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق اُس کی فرمانبراد ہو جاتی ہے، اور نبی اکرم ﷺ کا نفیس خون مبارک *جب سیدنا غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہو تو آپ کو مکھی اور جوں کیوں کر تکلیف دے سکتے ہیں؟؟؟

،،احمد متن است وشرح عبدالقادر،،

☆:جسم مبارک سے خوشبو آنا اور فضلات مبارکہ کو زمین کا نگل جانا:☆

متن:(نبی اکرم ﷺ)

نبی اکرم ﷺ کی یہ دو خوبیاں اکثر کتب میں ملتیں ہیں۔

1: نبی اکرم ﷺ کے جسم سے بہت عمدہ خوشبو آتی تھی حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں۔

،،عن انس بن مالک رضی اللّٰہ تعالٰی قال ولا مسست دیباجۃ ولا حریرۃ الین من کف رسول اللّٰہ ﷺ ولا شممت مسکۃ ولا عنبرۃ اطیب من رائحۃ رسول اللّٰہ ﷺ،،(35)

---

* وہ خون مبارک جس کی مہک اور میٹھاس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی تفصیل کے لیے ہماری کتاب تسکین القلوب (النبی المعطر کا مطالعہ فرمائیں)

(35)حوالہ(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب طیب رائحۃ النبی ﷺ، حدیث: ٦٠٥٤، ج٢، ص٢٦٣، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ میں نے کوئی دیباج اور نہ کوئی ریشم ایسی چھوئی ہے جو رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں سے زیادہ نرم ہو، اور میں نے کوئی مشک وعنبر ایسی نہیں سونگھی جو رسول اللہ ﷺ (کے جسم) کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہو۔

2: اسی طرح حضور ﷺ کے فضلات مبارک کو زمین نگل جاتی تھی۔

,,عن عائشة رضی اللہ تعالٰی عنها قالت قلت یا رسول اللہ (ﷺ) انک تدخل الخلاء فاذا خرجت دخلت علی اثرک فلا اری شیأً الّاانی اجد رائحة المسک،،(36)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ بیت الخلاء میں جاتے ہیں اور جب باہر آتے ہیں تو میں آپ ﷺ کے فوراً بعد (بیت الخلاء میں) داخل ہوتی ہوں تو میں کوئی چیز نہیں دیکھتی مگر مجھے مشک کی خوشبو آتی ہے۔

نوٹ: نبی اکرم ﷺ کے جسم مبارک کی مہک پر ہماری کتاب ,,النبی المعطر ﷺ،، کا مطالعہ فرمائیں جس میں ہم نے نبی اکرم ﷺ کی مہک پر تریسٹھ احادیث کو جمع کیا ہے۔ ابوالاحمد غفرلہ،،

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

(حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے) سید عبدالجبار رضی

---

(36) حوالہ: (عبد مالک بن محمد ابراہیم النسابوری متوفی ۴۰۷ھ، شرف مصطفی، دار البشائر الاسلامیہ، مکہ مکرمہ، ۱۴۲۴ھ، ج۲، فصل ذکر الآیة فی بوله ﷺ، ص ۱۱۳)

اللہ تعالیٰ عنہ نے (حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے) عرض کیا کہ سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ جب قضائے حاجت کیلئے تشریف لے جاتے تو زمین آپ کے فضلات مبارکہ کو نگل جاتی تھی اور آپ کا پسینہ مبارک عطر سے بھی زیادہ خوشبودار تھا اور آپ کے جسم اطہر پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی تھی یہ سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کی خصوصیت تھی لیکن ہم آپ میں بھی یہ باتیں دیکھتے ہیں تو سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بیٹے عبد الجبار میں سرکار دو عالم ﷺ کی ذات پاک میں فنا ہو گیا ہوں اور مجھے بقاباالنبی کا مرتبہ حاصل ہو گیا ہے اس کے بعد آپ نے فرمایا خدا کی قسم یہ وجود میرے نانا سید الانبیاء ﷺ کا وجود ہے نہ کہ عبد القادر کا وجود بیٹے نے پھر عرض کیا کہ نبی کریم ﷺ پر بادل سایہ کرتے تھے لیکن آپ میں یہ بات نہیں فرمایا کہ اس لئے کہیں مجھے لوگ نبی نہ کہنا شروع کر دیں۔(37)

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ نے کیا خوب ترجمانی فرمائی کہ۔

نبوی مینہ، علوی فصل، بتولی گلشن
حسنی پھول، حسینی ہے مہکنا تیرا

مصطفےٰ کے تنِ بے سایہ کا سایہ دیکھا
جس نے دیکھا مری جان جلوۂ زیبا تیرا

---

(37)حوالہ:(تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبد القادر،سید عبد القادر اربلی،ترجمہ علامہ عبد الاحد قادری،قادری رضوی کتب خانہ،لاہور،ص ۱۰۶،۱۰۷)

اور یہی ہم بھی کہتے ہیں کہ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی نہیں لیکن حضور نبی اکرم ﷺ کی زندگی کا عکس اور شرح ضرور ہیں کیونکہ متن اور شرح میں برابری تو نہیں ہوتی مگر موافقت ہوتی ہے۔

،،احمد متن است وشرح عبدالقادر،،

☆: پسینہ سے خوشبو آنا: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ)

نبی اکرم ﷺ کا پسینہ خوشبودار تھا اور موتیوں کی طرح چمکتا تھا۔

،،عَن عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّهَا قَالَت: کَانَ عَرَقُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فِی وَجهِهِ مِثلَ اللُّؤلُؤ أَطیَبَ مِنَ المِسکِ الأَذفَرِ وَکَانَ أَحسَنَ النَّاسِ وَجهًا، وَأَنوَرَهُم لَونًا لَم یَصِفهُ وَاصِفٌ إِلَّا شَبَّهَ وَجهَهُ بِالقَمَرِ لَیلَةَ البَدرِ، یَقُولُ هِندٌ: فِی أَعیُنِنَا أَحسَنُ مِنَ القَمَرِ،،(38)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا پسینہ آپ ﷺ کے چہرے پر موتیوں کی طرح چمکتا جس سے مشک جیسی خوشبو آتی تھی اور آپ ﷺ لوگوں میں سے بہت خوبصورت اور نورانی رنگ والے تھے جب بھی کوئی تعریف کرنے والا آپ ﷺ کی تعریف کرتا تو آپ ﷺ کو چودھویں کے

---

(38) حوالہ: (دلائل النبوۃ باب القول فیما اوتی یوسف علیه السلام، ج ۱، ص ۶۰۷)

چاند کے ساتھ تشبیہ دیتا۔ حضرت ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ (اگر ہم سے حضور ﷺ کے حسن کے بارے پوچھتے ہو) تو ہماری آنکھوں کو آپ ﷺ چودھویں کے چاند سے بھی زیادہ حسین لگتے تھے۔ سبحان اللہ

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

پسینہ مبارک

مفتی عراق حضرت محی الدین ابو عبداللہ محمد بن حامد البغدادی علیہ الرحمۃ، حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خصائل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ,,طیب الاعراق،، کہ آپ کا پسینہ مبارک خوشبودار تھا۔ (39)

,,احمد متن است وشرح عبدالقادر،،

☆: آواز مبارکہ: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ)

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کی آواز میں یہ خوبی رکھی ہے۔ کہ آپ ﷺ جب لب کشائی فرماتے تو ہر آدمی کو آپ کی آواز صاف سنائی دیتی چاہے وہ قریب ہوتا یا دور احادیث میں آتا ہے کہ۔

,,عن عبد الرحمن ابن معاذ التمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: خطبنا

---

(39) حوالہ: (سیرتِ غوثِ الثقلین، مولانا محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی، قادری کتب خانہ، سیالکوٹ، ص ۱۳۲، بحوالہ، قلائد الجواہر، ص ۲۰، تفریح الخاطر، ص ۵۲)

رسول الله ﷺ بمنی ففتحت اسماعنا و فی لفظ فتح الله اسماعنا حتی ان کنا نسمع ما یقول و نحن فی منازلنا،،(40)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن معاذ تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں خطبہ دیا تو ہمارے کان کھل گے،اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے کان کھول دیئے یہاں تک کہ ہم نے اپنے گھروں میں سنا کہ رسول اللہ ﷺ کیا کہہ رہے ہیں۔(یعنی حضور ﷺ کی آواز مبارک ہم کو ہمارے گھروں میں صاف سنائی دی)

اور ایک حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

,, ان النَّبِی صلی الله عَلَیهِ وَسلم جلس یَوم الجُمُعَة علی المِنبَر فَقَالَ للنَّاس اجلسوا فَسَمعَهُ عبد الله بن رَوَاحَة وَهُوَ فِی بنی غنم فَجَلَسَ فِی مَکَانَهُ،،(41)

ترجمہ: نبی اکرم ﷺ ایک جمعہ کے دن منبر پر جلوہ گر ہوئے اور لوگوں سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ،حضرت عبداللہ بن رواحہ نے جب نبی اکرم ﷺ کی آواز سنی تو آپ ﷺ بنی غنم میں تھے(یعنی آپ کی آواز بنی غنم میں پہنچ گئی) تو حضرت عبداللہ بن رواحہ وہیں بیٹھ گے،(لوگ حضور ﷺ کے ادب میں کھڑے ہوئے تھے اس لیے

---

(40)حوالہ: (خصائص کبریٰ،ذکر المعجزات والخصائص فی خلقه،ج۱،ص۱۷۷،مکتبه رحمانیه لاهور،☆جامع المعجزات،ص۴۸۸،مکتبه رحمانیه لاهور،)

(41)حوالہ: (خصائص کبریٰ،ذکر المعجزات والخصائص فی خلقه،ج۱،ص۱۷۷،مکتبه رحمانیه لاهور،☆جامع المعجزات،ص۴۸۷،مکتبه رحمانیه لاهور،)

فرمایا کہ بیٹھ جاؤ معلوم ہوا کہ ادباً کھڑا ہونا معمول صحابہ ہے، ابو لاحمد غفرلہ)

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)۔

آواز مبارک

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس وقت کلام فرماتے ایسا رعب طاری ہو جاتا تھا۔ کہ جب بھی آپ نے گفتگو فرمائی یا مجمع عام میں کچھ ارشاد فرمایا تو تمام سامعین اور مخاطب دم بخود ہو کر متوجہ ہو جاتے تھے کسی کو حضرت کے کلام سے غیر ملتفت ہونے کی مجال نہ تھی۔ عجب بات یہ تھی سب دور اور نزدیک والے حضرات کو محسوس ہوتا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے قریب ہی ارشاد فرما رہے ہیں، آپ کے کلام کرتے وقت کسی کی بجز سکوت کے دم مارنے کی گنجائش نہ ہوتی تھی۔ جو کچھ حضرت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے اسی وقت اس کی بجا آوری اور تعمیل ہو جاتی تھی۔ (42)

یہ نبی اکرم ﷺ کا معجزہ ہے کہ آپ کی آواز ہر کسی کو صاف سنائی دیتی تھی اور حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت ہے کہ آپ کی آواز بھی لوگوں کو صاف سنائی دیتی تھی۔

،، احمد متن است و شرح عبد القادر،،

---

(42) حوالہ: (سیرتِ غوثِ الثقلین، مولانا محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی، قادری کتب خانہ، سیالکوٹ، ص ۱۲۹، بحوالہ، ☆قلائد الجواہر، ص ۷۴، ☆تفریح الخاطر، ص ۵۲، ☆بہجۃ الاسرار، ص ۹۴)

☆:انگلیوں کی طاقت سے بھوک پیاس ختم:☆

متن:(نبی اکرم ﷺ)

نبی اکرم ﷺ کی انگلیوں میں اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت رکھی تھی کہ آپ ﷺ اس کے ساتھ لوگوں کو کھلاتے بھی تھے اور پلاتے بھی تھے احادیث میں آتا ہے کہ

1: ،،عَن عِمرَانَ بنِ حُصَينٍ قَالَ: كُنتُ عِندَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذ أَقبَلَت فَاطِمَةُ فَنَظَرتُ إِلَيهَا وَقَد ذَهَبَ الدَّمُ مِن وَجهِهَا وَعَلَتهَا الصُّفرَةُ مِن شِدَّةِ الجُوعِ فَنَظَرَ إِلَيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَأَدنَاهَا حَتَّى قَامَت بَينَ يَدَيهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدرِهَا فِي مَوضِعِ القِلَادَةِ وَفَرَّجَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ مُشبِعَ الجَاعَةِ وَرَافِعَ الوَضعَةِ لَا تُجِع فَاطِمَةَ بِنتَ مُحَمَّدٍ،،(43)

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس وقت حضور ﷺ کے پاس تھا جب آپ ﷺ کے پاس حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں، میں نے دیکھا کہ ان کے چہرے پر خون نہیں (یعنی سرخی نہیں ہے) اور چہرے پر بھوک کی شدت کی وجہ سے زردی ہے، نبی اکرم ﷺ نے آپ کو دیکھا اور اپنے قریب کیا یہاں تک کہ حضرت فاطمہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھڑی ہو

---

(43)حوالہ:(دلائل النبوۃ لابی نعیم،دعاؤہ لاذھاب الجوع عن فاطمۃ،ج۱،ص۴۱۲،☆جامع المعجزات،معجزاتہ فی تبدیل الاعیان،ص۱۱۳،مکتبہ رحمانیہ لاہور)

گئیں، تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک اُن کے سینے پر ہار کی جگہ رکھا اور پنی اُنگلیوں کو کشادہ کیا، اور عرض کی اے اللہ جو بھوکوں کے پیٹوں کو بھرنے والا ہے اور بوجھ کو اُٹھانے والا ہے (آج کے بعد) فاطمہ کو بھوک تنگ نہ کرے۔

جامع المعجزات میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ،، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ اُسی وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چہرے سے زردی غائب ہوگئی پھر کچھ دنوں بعد میں حضرت فاطمہ سے ملا تو میں نے اسی متعلق پوچھا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اے عمران مجھے اب بھوک نہیں لگتی۔

2: ،،عَن عَبدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ الآيَاتِ بَرَكَةً وَأَنتُم تَعُدُّونَهَا تَخوِيفًا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَلَّ المَاءُ فَقَالَ: اطلُبُوا فَضلَةً مِن مَاءٍ فَجَائُوا بِإنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ فَأَدخَلَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الطَّهُورِ المُبَارَكِ وَالبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ فَلَقَد رَأَيتُ المَاءَ يَنبُعُ مِن بَينِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَلَقَد كُنَّا نَسمَعُ تَسبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤكَلُ،،(44)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم معجزات کو باعث برکت سمجھتے تھے اور تم ان سے خوف محسوس کرتے ہو، یہ کہہ کر فرمایا ہم ایک سفر میں حضور ﷺ کے ہمراہ تھے پانی ختم ہوگیا۔ حضور ﷺ کو اطلاع دی گئی فرمایا بچا

---

(44) حوالہ: (بخاری شریف، کتاب الفضائل، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ج٤، ص١٩٤)

ہوا (پانی) تلاش کرو خواہ وہ کتنا ہی کم کیوں نہ ہو۔ چنانچہ ایک برتن میں تھوڑا سا پانی حاضر کیا گیا آپ ﷺ نے اس میں اپنا دست مبارک رکھا دیا اور فرمایا آؤ وضو کرو پیو، یہ برکت والا، (طیب وطاہر) پانی اللہ کی طرف سے ہے بلاشبہ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کی مبارک اُنگلیوں سے پانی کے چشمے چل رہے تھے۔ اور جب ہم آپ ﷺ کے سامنے کھانا کھاتے تو کھانے سے تسبیح کی آواز آتی۔

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

شیخ عارف ابو محمد فرماتے ہیں کہ میں غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کیلئے بغداد میں گیا اور آپ کی خدمت میں کچھ عرصہ قیام پذیر رہا اور آخر ایک دن میں نے مجاہدہ کرنے کیلئے مصر جانے کا ارادہ کیا اور سرکار غوث اعظم سے اجازت مانگی تو آپ نے مجھے یہ وصیت فرمائی کہ راستہ میں کسی سے کسی چیز کا سوال نہ کرنا اور یہ کہہ کر آپ نے اپنی دو انگلیاں میرے منہ میں ڈال دیں اور مجھے چوسنے کا حکم دیا اس سے جو آپ کی غرض تھی میں جان گیا پھر آپ نے فرمایا جاؤ، تو میں بغداد سے مصر آیا اب میری یہ حالت ہے کہ نہ مجھے بھوک لگتی ہے نہ پیاس اور پہلے کی نسبت میرے جسم میں طاقت بھی زیادہ ہے۔ (45)

حقیقی طور پر رزق اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے لیکن کسی نہ کسی کے وسیلہ سے دیتا ہے اور

---

(45) حوالہ: (تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبد القادر، سید عبد القادر اربلی، ترجمہ علامہ عبد الاحد قادری، قادری رضوی کتب خانہ، لاھور، ص ۱٤٥، ☆ سفینۃ الاولیاء ص ۷۱ ☆ سیرتِ غوثِ الثقلین، مولانا محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی، قادری کتب خانہ، سیالکوٹ، ص ۱۳٤،)

بعض اوقات یہ وسیلہ کسی نبی یا ولی کا کوئی عضو ہوتا ہے جیسا کہ ما قبل تین واقعات سے ظاہر ہوا کہ ایک طرف نبی اکرم ﷺ نے اپنی لاڈلی اور پیاری بیٹی حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزاہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بھوک کو ختم کیا اور آپ ﷺ کی ہی برکت اور نظرِ کرم سے آپ کے پیارے بیٹے سیدنا عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اپنے ایک مرید کی بھوک کا مداوا فرمایا، یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔

،،احمد متن است وشرح عبد القادر،،

☆: جبہ مبارک سے شفا: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ)

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حضور ﷺ کا جبہ شریف تھا۔

،، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَلبَسُهَا فَنحنُ نَغسِلُهَا لِلمَرضَى يُستَشفَى بِهَا،،(46)

ترجمہ: (آپ فرماتی ہیں) کہ اس جبہ کو حضور ﷺ پہنا کرتے تھے ہم اسے دھو کر بغرض شفا بیماروں کو پلاتے ہیں، اور شفا ہو جاتی ہے۔

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ) شیخ علی بن ادریس یعقوبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

---

(46)حوالہ؛ (مسلم شریف، کتاب اللباس و الزینۃ،باب تحریم استعمال اناء ا لـ...ج۳،ص۱۶٤۱،)

کہ ۵۵۰ھ میں میرے شیخ طریقت شیخ علی بن الہیتی رحمۃ اللہ علیہ مجھے حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوئے اور میرے متعلق عرض کیا بندہ نواز یہ میرا مرید ہے۔ ,, فَخَلَعَ ثَوْباً كَانَ عَلَيْهِ وَ اَلْبَسَنِيْ اِيَّــــاهُ،، آپ کے جسم اطہر پر ایک کپڑا تھا آپ نے وہ اتار کر مجھے پہنا دیا اور ارشاد فرمایا۔ ,, يَــا عَلِيُّ لَبِسْتَ قَمِيْصَ الْعَافِيَةِ،، اے علی تو نے تندرستی اور عافیت کا قمیض پہن لیا ہے۔ ,, فَكُنْتُ مُنْذُ اَلْبَسَهُ خَمْسَةٌ وَ سِتِّيْنَ سَنَةً مَا حَدَثَ لِيْ فِيْهَا اَلَمٌ،، پس اس جبہ شریف کو پہننے کے بعد اب تک پینسٹھ سال کا عرصہ ہوا ہے کہ مجھے کسی قسم کی مرض اور بیماری لاحق نہیں ہوئی۔ (47)

اعلیٰ حضرت، سیدنا الشیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لباس کے متعلق کیا خوب فرماتے ہیں کہ۔

اُس کو سو فرد سراپا بفراغت اوڑھیں
تنگ ہو کر جو اُترنے کو ہے نیما تیرا

اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندوں کے جسموں میں بھی شفا رکھی ہے جب یہ کسی بیمار پر ہاتھ پھیرتے ہیں تو بھی شفا ملتی ہے اور جب ان کے اجسام سے مس کیا ہوا کوئی کپڑا کسی کو ملتا ہے تو بھی شفا بخش بنتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی یہ شفا مخلوق خدا تک کبھی کسی نبی کے وسیلہ سے پہنچتی ہے اور کبھی کسی ولی کے وسیلہ سے یعنی کبھی بطورِ معجزہ حضور

---

(47) حوالہ: (سیرتِ غوثِ الثقلین، مولانا محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی، قادری کتب خانہ، سیالکوٹ، ص ۱۳۲، بحوالہ، ☆قلائد الجواہر، ص ۷۱)

ﷺ کے جبہ سے شفا ملتی ہے۔اور کبھی بطورِ کرامت حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جبہ سے،سبحان اللہ،،

،،احمد متن است وشرح عبدالقادر،،

☆: وعدے کی پابندی: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ)

نبی اکرم ﷺ وعدے کے بہت زیادہ پابند تھے حتیٰ کہ آپ ﷺ نے ایک شخص کے وعدے پر ایک جگہ پر تین دن تک قیام فرمایا۔جیسا کہ امام یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمۃ نے جواہر البحار میں نقل کیا کہ،رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

،،یَا فَتٰی لَقَدْشَقَقْتَ عَلَیَّ اَنَا هٰهُنَا مُنْذُ ثَلَاثٍ اَنْتَظِرُکَ،،(48)

اے نوجوان تم نے مجھے مشکل میں ڈالا میں (وعدے کے مطابق) تین دن سے یہاں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ایک سفر میں مجھے ایک ایسا

---

(48)حوالہ:(یوسف بن اسماعیل النبهانی ۱۳۵۰ھ،امام جواهر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیه ۱٤١٧ھ ۱۹۹۸ء)ج۱،ص٤٧)

آدمی ملا جسے میں پہلے نہیں جانتا تھا۔اس نے مجھے پوچھا تمہیں کسی کے ساتھ رہنے کی خواہش ہے؟؟جب میں نے اثبات میں جواب دیا تو کہنے لگا کہ تم میری مخالفت تو نہیں کرو گے؟؟میں نے وعدہ کیا (کہ میں مخالفت نہیں کروں گا) تو وہ ایک جگہ کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا کہ یہاں بیٹھ جاؤ میں ابھی آتا ہوں ایک سال گزر گیا وہ نہ آیا۔سال کے بعد چند لمحے وہ میرے پاس آکر بیٹھا اور اُٹھتے ہوئے کہنے لگا میں جب تک دوبارہ نہ آؤں یہاں سے نہ جانا۔ایک سال گزرنے کے بعد پھر آیا اور کہنے لگا اب اپنے مکان سے باہر نہ جانا جب تک میں نہ آؤں۔پھر ایک سال تک غائب رہنے کے بعد آیا اور اس کے پاس روٹی اور کچھ دودھ تھا۔اور کہنے لگا میں خضر (علیہ السلام) ہوں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے ساتھ کھانا کھاؤں۔ہم دونوں نے یہ کھانا سیر ہو کر کھایا اور مجھے کہنے لگا کہ اب تم بغداد جاؤ اور خلق خدا کو ہدایت میں مشغول ہونے کی تلقین کرو۔

ہم دونوں بغداد میں داخل ہو رہے تھے کہ مجھ سے کسی نے پوچھا کہ اُف تین سال تک آپ کیا کھاتے رہے؟؟میں نے کہا کہ لوگوں کی بچی کچھی چیزیں۔(49)

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ سیدنا الشیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتبہ کیا جانے، اگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتبہ پوچھنا ہے تو حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھو جو مسلسل تین سال تک آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---

(49)حوالہ:(نزہۃ الخاطر الفاطر فی مناقب سیدنا شیخ عبد القادر محدثِ کبیر ملّا علی قاری حنفی،ترجمہ پیر زادہ اقبال احمد فاروقی،قادری رضوی کتب خانہ،لاہور،ص،)

کا امتحان لیتے رہے، اعلیٰ حضرت، بارگاہِ غوثیت میں عرض کرتے ہیں کہ۔

سُکر کے جوش میں جو ہیں وہ تجھے کیا جانیں

خضر کے ہوش سے پوچھے کوئی رتبہ تیرا

آج ہم اگر کسی سے وعدہ کرتے ہیں تو ہمیں پتہ بھی نہیں ہوتا کہ ہم نے کسی سے وعدہ کیا ہے اُس کو پورا کرنا تو دور کی بات ہے۔ لیکن یہ ہیں اپنے وعدوں کو وفا کرنے والی ہستیاں جو ایک بار کہہ دیتے ہیں کہ ہم یہ وعدہ کرتے ہیں کہ یہ کام کریں گے تو تین تین دن اور تین تین سال تک بھی اپنے وعدے کو پورا کرنے کے لیے ٹھہر جاتے ہیں۔ جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے تین دن اور آپ کے پیارے بیٹے حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین سال تک ایک جگہ قیام فرمایا۔

،،احمد متن است وشرح عبد القادر،،

☆: جود وسخا: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ)

نبی اکرم ﷺ کی سخاوت کوئی چھپا ہوا وصف نہیں ساری دنیا ہی حضور ﷺ کے سخی در سے پل رہی ہے، اور جیسا کہ احادیث میں آتا ہے کہ آپ ﷺ کو بھوکوں کو کھانا کھلانا اور ضعیفوں کی مدد کرنا بہت پسند تھا اور آپ ﷺ کی سخاوت تو اس قدر تھی کہ آپ سے کوئی بھی مانگنے آتا تو آپ ﷺ کبھی بھی ،،نا،، نہیں فرماتے تھے۔ جیسا کہ صحابی رسول حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

,,ماسئل عن شئی فقال لا،،(50)

کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آپ ﷺ سے سوال کیا گیا ہو اور آپ ﷺ نے انکار کیا ہو۔

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

شیخ عبداللہ جبائی علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ میرے نزدیک کھانا کھلانا اور حسنِ اخلاق افضل و اکمل ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا میرے ہاتھ میں پیسہ نہیں ٹھہرتا۔ اگر صبح کو میرے پاس ہزار دینار آئیں تو شام تک ان میں سے ایک پیسہ نہ بچے۔ غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم کر دوں اور لوگوں کو کھانا کھلاؤں۔

مفتی عراق فرماتے ہیں کہ آپ کی بارگاہ بیکس پناہ اور جود و سخا سے کوئی سائل کبھی خالی نہیں جاتا تھا۔(51)

ان کے در سے کوئی خالی جائے ہو سکتا نہیں
ان کے دروازے کھلے ہیں ہر گدا کے واسطے

---

(50) حوالہ: (صحیح بخاری شریف، باب حسن الخلق والسخاء، الرقم ٦٠٥٤)

(51) حوالہ: (سیرتِ غوثِ الثقلین، مولانا محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی، قادری کتب خانہ، سیالکوٹ، ص ١٣٦، بحوالہ، ☆قلائد الجواہر، ص٨،)

نبی اکرم ﷺ کی نظر کرم سے آپ ﷺ کے امتی بھی نرالی شان رکھتے ہیں کہ ان کے در پر بھی جب کوئی مانگنے آتا ہے تو خالی ہاتھ جائے یہ ان کی غیرت گوارا نہیں کرتی کیونکہ جب دنیا کے بادشاہ خالی ہاتھ واپس کرنا برا سمجھتے ہیں تو یہ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ کے خزانوں کے خازن ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اختیار بھی دے رکھا ہے تو یہ کیسے کسی کو خالی ہاتھ لوٹا سکتے ہیں۔

،،احمد متن است وشرح عبدالقادر،،

☆: درختوں کے پتے کھانا: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ)

نبی اکرم ﷺ کو جب کفار مکہ نے شعب ابی طالب کے اندر محصور کر دیا اور آپ ﷺ اور آپ ﷺ کا خاندان اس گھاٹی میں تین سال تک محصور ہو کر زندگی بسر کرنے لگے۔ اور یہ تین سال کا زمانہ اتنا سخت اور کٹھن تھا کہ بنو ہاشم درختوں کے پتے اور سوکھے چمڑے پکا پکا کر کھاتے تھے اور ان کے بچے بھوک پیاس کی شدت سے تڑپ تڑپ کر دن رات رویا کرتے تھے۔(52)

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

حضور الشیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے اپنے

---

(52)حوالہ: (سیرت مصطفی ﷺ، ص۵۸، اکبر بک سیلرز لاہور)

لیے ریاضت ومجاہدہ کا کوئی طریقہ اختیار نہیں کیا جسے میں نے اپنے لیے لازم نہ کرلیا ہو اور جس پر ہمیشہ قائم نہ رہا ہوں۔ مدت دراز تک میں شہروں کے ویران اور خراب مقامات پر زندگی بسر کرتا رہا اور نفس کو طرح طرح کی مشقت اور ریاضت میں ڈالتا رہا چنانچہ ایک سال تک میں ساگ (درختوں کے پتے اور گھاس) وغیرہ اور لوگوں کی پھینکی ہوئی چیزوں سے زندگی بسر کرتا رہا اور اس اثناء میں سال بھر تک میں نے پانی مطلقاً نہیں پیا پھر ایک سال تک پانی بھی پیتا رہا، پھر تیسرے سال میں صرف پانی ہی پیا کرتا تھا اور کھاتا کچھ نہیں تھا۔ اور پھر ایک سال تک کھانا، پانی اور سونا مطلقاً چھوڑ دیا۔(53)

آج کل لوگ نبی اکرم ﷺ کی وہ سنتیں تو بہت اپناتے ہیں جن میں ان لوگوں کو مزہ آتا ہے کیا شعب ابی طالب کی گھاٹی میں نبی اکرم ﷺ کا پتے کھانا حضور ﷺ کی سنت نہیں؟ مطلب یہ کہ دین کے لیے تکالیف برداشت کرنا بھی نبی اکرم ﷺ کی سنت مبارک ہے۔ اس جیسی کئی سنتیں ہیں جن کو ہم چھوڑ دیتے ہیں۔ کیا یہی نبی اکرم ﷺ سے محبت کی نشانی ہے۔ کیا اسی کو وفا کا نام دیا جاتا ہے ؟؟؟ کہاں ہیں وہ بڑے بڑے مشائخ جن کو میرے نبی ﷺ کی بدولت عزت وشہرت ملی نبی اکرم ﷺ کے وارث ہونے کا دعویٰ تو بہت کرتے ہو کیا کبھی نبی اکرم ﷺ کے

---

(53)حوالہ:(قلائد الجواهر فی مناقب الشیخ عبد القادر، ترجمہ علامہ محمد عبد الستّار قادری، اکبر بک سیلرز، لاہور، ص ۴۲، ☆سیرت غوث اعظم، علامہ عبد الرحیم خان قادری رضوی کتب خانہ، لاہور، ص ۷۵)

دین کے لیے بھی کوئی تکلیف اُٹھائی ہے؟؟؟ للہ للہ ابھی کچھ نہیں گیا سنبھل جاؤ اور حضور ﷺ کے دین کو غالب کرو کم از کم حضور ﷺ کا کھایا ہوا تو حلال کرو۔ لیکن میرے ماں باپ اور میری جان و آبرو قربان ہو سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کی ذات بابرکت پر جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی ان سنتوں کو بھی اپنایا اور ان پر عمل کر کے مجاہدات اور ریاضات کی اور نبی ﷺ کے دین کی وہ خدمت کی کہ آج دنیا ان کو ,,محی الدین،، (دین کو زندہ کرنے والا) کہتی ہے اور سچ کہتی ہے۔

,,احمد متن است و شرح عبدالقادر،،

اور ساتھ ساتھ میں اُن مشائخ کے بھی مقام و منصب کا اعتراف کرتا ہوں جنہوں نے دین محمدی کے لیے تکالیف برداشت کیں اور کر رہے ہیں۔ اور انہیں تہہ دل سے سلامِ عقیدت پیش کرتا ہوں۔

☆: بھوک برداشت کرنا: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ)

,, حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: إِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيدَةٌ فَجَاؤُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: هَذِهِ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ: أَنَا نَازِلٌ. ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَذُوقُ ذَوَاقًا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيبًا أَهْيَلَ أَوْ أَهْيَمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِي إِلَى الْبَيْتِ

فَقُلتُ لِامرَأَتِی: رَأَیتُ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ شَیئًا مَا کَانَ فِی ذٰلِکَ صَبرٌ فَعِندَکِ شَیءٌ قَالَت: عِندِی شَعِیرٌ وَعَنَاقٌ فَذَبَحتِ العَنَاقَ وَطَحَنَتِ الشَّعِیرَ حَتّٰی جَعَلنَا اللَّحمَ فِی البُرمَۃِ ثُمَّ جِئتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَالعَجِینُ قَد انکَسَرَ وَالبُرمَۃُ بَینَ الأَثَافِیِّ قَد کَادَت أَن تَنضَجَ فَقُلتُ: طُعَیِّمٌ لِی فَقُم أَنتَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ وَرَجُلٌ أَو رَجُلاَنِ قَالَ: کَم ھُوَ فَذَکَرتُ لَہٗ قَالَ: کَثِیرٌ طَیِّبٌ قَالَ: قُل لَھَا: لاَ تَنزِعِ البُرمَۃَ وَلاَ الخُبزَ مِنَ التَّنُّورِ حَتّٰی آتِیَ فَقَالَ: قُومُوا فَقَامَ المُھَاجِرُونَ وَالأَنصَارُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلٰی امرَأَتِہٖ قَالَ: وَیحَکِ جَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بِالمُھَاجِرِینَ وَالأَنصَارِ وَمَن مَعَھُم قَالَت: ھَل سَأَلَکَ قُلتُ: نَعَم فَقَالَ: ادخُلُوا وَلاَ تَضَاغَطُوا فَجَعَلَ یَکسِرُ الخُبزَ وَیَجعَلُ عَلَیہِ اللَّحمَ وَیُخَمِّرُ البُرمَۃَ وَالتَّنُّورَ إِذَا أَخَذَ مِنہُ وَیُقَرِّبُ إِلٰی أَصحَابِہٖ ثُمَّ یَنزِعُ فَلَم یَزَل یَکسِرُ الخُبزَ وَیَغرِفُ حَتّٰی شَبِعُوا وَبَقِیَ بَقِیَّۃٌ قَالَ: کُلِی ھٰذَا وَأَھدِی فَإِنَّ النَّاسَ أَصَابَتھُم مَجَاعَۃٌ،،(54)

ترجمہ: حضرت عبدالواحد بن ایمن اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے فرمایا: میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا: خندق کھودنے کے موقع پر ہم ایک دن خندق کھود رہے تھے کہ ایک بہت بری چٹان سامنے آ گئی، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آئے اور

---

(54)حوالہ:(بخاری شریف، کتاب المغازی،باب غزوہ خندق،ج۵،ص۱۰۸،حدیث۴۱۰۱)

عرض کی: حضور! خندق میں ایک چٹان سامنے آ گئی ہے (جو ہم سے ٹوٹ نہیں رہی)۔

آپ ﷺ نے فرمایا میں آرہا ہوں پھر آپ ﷺ اُٹھے جبکہ آپ ﷺ کے پیٹ پر پتھر باندھا ہوا تھا۔ ہم نے تین دن تک کچھ نہ کھایا تھا، نبی اکرم ﷺ نے کدال لیا اور زور سے چٹان پر مارا۔ وہ چٹان بھر بھرے ٹیلے کی طرح ہو گئی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے گھر جانے کی اجازت فرمائیں۔ (مجھے اجازت مل گئی، اور گھر آ کر) میں نے بیوی سے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسی حالت میں دیکھا ہے کہ جس حالت میں صبر ممکن نہیں ہوتا۔ کیا تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ بیوی نے کہا میرے پاس جو اور بکری کا بچہ ہے، اس نے بکری کو ذبح کیا اور جو پیسے، حتیٰ کہ ہم نے ہانڈی میں گوشت ڈالا، پھر میں نبی اکرم ﷺ نے بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آٹا نرم ہوا چکا تھا اور ہانڈی چولہے پر پکنے کے قریب تھی۔

میں نے عرض کی حضور! میرے پاس تھوڑا سا کھانا ہے، آپ (ﷺ) اور ایک یا دو فرد تشریف لے جائیں، آپ ﷺ نے پوچھا کھانا کتنا ہے میں نے بتایا، تو آپ ﷺ نے فرمایا بہت زیادہ اور عمدہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی بیوی سے کہو جب تک میں نہیں آ جاتا کہ وہ ہانڈی نہ اُتارے اور تنور میں روٹیاں بھی نہ لگائے۔ آپ ﷺ نے تمام صحابہ کو فرمایا اُٹھو (جابر کے گھر دعوت ہے) تمام مہاجرین وانصار آ گئے۔ جب حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بیوی کے پاس گئے تو کہا: ارے نبی اکرم ﷺ تو مہاجرین وانصار اور اپنے باقی ساتھیوں کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں۔ بیوی نے عرض کی کیا نبی اکرم ﷺ نے آپ سے کھانے کے

بارے پوچھا ہے؟ میں کہا ہاں پوچھا ہے۔

(پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور صحابہ سے فرمایا) اندر داخل ہو جاؤ اور بھیڑ نہ کرو۔ آپ ﷺ نے روٹی کے ٹکڑے کرنے شروع کر دیے اور ان پر گوشت ڈالا، جب آپ ﷺ ہانڈی اور تنور سے کھانا لیتے تو انہیں ڈھانپ لیتے، اور اپنے (مقدس) ہاتھوں سے صحابہ کرام کے کھانا قریب کرتے، پھر آپ ﷺ لگاتار روٹی کے ٹکڑے کرتے رہے اور سالن ڈالتے رہے حتیٰ کہ سب لوگ سیر ہو گئے اور کھانا (پھر بھی) بچ گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ (اے جابر) خود بھی کھاؤ اور لوگوں کو بھی دو کیونکہ لوگ بھوکے ہیں۔

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

:1

شیخ طلحہ بن مظفر علشمی بیان کرتے ہیں کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رضہ اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب میں نے بغداد میں نے قیام کیا۔ تو بیس روز تک مجھے کوئی چیز کھانے کو نہیں ملی اس لیے میں ایوان کسریٰ کی طرف گیا کہ شاید وہاں سے کوئی چیز مجھے دستیاب ہو مگر میں نے جا کر دیکھا کہ میرے سوا ستر اولیا اللہ اور بھی اپنے کھانے کے لیے کوئی مباح چیز تلاش کر رہے ہیں میں نے اس حال مین انہیں تکلیف دینا خلاف مروت جانا اور اس لئے میں بغداد لوٹ آیا مجھے ایک شخص میرے شہر کا ملا جسے میں نہیں جانتا تھا اس شخص نے مجھے کچھ سونا چاندی کے ریزے دیئے اور کہا یہ تمہارے لیے تمہاری والدہ ماجدہ نے بھیجے ہیں میں فوراً اس ویران محل کی طرف گیا

اوران ریزوں میں سے ایک ریزہ میں نے رکھ لیا اور باقی انہی اولیائے کرام کو جو میری طرح وہ بھی قوت الا یموت تلاش کر رہے تھے تقسیم کر دیئے انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ یہ کہاں سے لائے ہو۔ میں نے کہا یہ میرے لئے میری والدہ ماجدہ نے بھیجے ہیں میں نے نامناسب جانا کہ میں اپنے حصہ میں آپ لوگوں کو شریک نہ کروں پھر میں بغداد لوٹ آیا اور اس ایک ریزے سے جسے میں نے اپنے لئے رکھ لیا تھا کھانا خرید ااور فقراء کو بلا کر یہ کھانا ہم سب نے مل کر کھالیا۔(55)

صرف نبی اکرم ﷺ اور دو تین آدمیوں کو عودت دی گئی لیکن آپ اپنے ساتھ مزید اصحاب کو بھی لے گے اور کھانا تقسیم فرمایا۔ اسی طرح آدمی نے سونے چاندی کے ریزے صرف حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دیئے تو آپ نے اس کا کھانا خرید کر دوسرے ساتھیوں میں بھی تقسیم فرمایا، ایسا کیوں نہ ہوتا حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے نانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نقش قدم پر جو ہیں۔

،،احمد متن است وشرح عبد القادر،،

☆: عصاء (چھڑی) کا روشن کرنا: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ)

چھڑی (لاٹھی) کو روشن کرنا نبی اکرم ﷺ کا معجزہ ہے جو آپ ﷺ کے دو اصحاب

---

(55) حوالہ: (قلائد الجواهر فی مناقب الشیخ عبد القادر، ترجمہ علامہ محمد عبد الستّار قادری، اکبر بک سیلرز، لاہور، ص ۳۸،۳۷)

حضرت اُسید بن حضیر اور عبادۃ بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہاتھوں ظاہر ہوا حدیث شریف میں آتا ہے کہ۔

,,ان اسید بن خضیر و عبادۃ بن بشیر تحدثا عند النبی ﷺ فی حاجة لهما حتٰی ذهب من اللیل ساعة فی لیلة شدید الظلمة ثم خرجا من عند رسول الله ﷺ ینقلبان و بید کل واحد منهما عصیة فاضأت عصا احدهما لهما حتٰی مشیا فی ضوئها حتٰی اذا افترقت بهما الطریق اضائت للآخر عصاه فمشٰی کل واحد منهما فی ضوء عصاه حتٰی بلغ اهله،،(56)

ترجمہ: حضرت اُسید بن حضیر اور حضرت عبادۃ بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی اکرم ﷺ کے پاس اپنی کسی حاجت میں باتیں کر رہے تھے، یہاں تک کہ رات کا کافی حصہ گزر گیا اور یہ شدید اندھیری رات تھی، پھر وہ دونوں صاحب نبی اکرم ﷺ کے پاس سے اُٹھے تا کہ واپس گھروں کو جائیں۔ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک ایک لاٹھی تھی، تو ایک صاحب کی لاٹھی روشن ہو گئی، تو وہ اس کی روشنی میں چلنے لگے جب راستے نے ان دونوں کو جدا کیا (یعنی جب راستے جدا جدا ہو گے) تو دوسرے صاحب کی لاٹھی بھی چمکنے لگی اور وہ دونوں اس کی روشنی میں اپنے گھروں تک پہنچ گے۔

---

(56)حوالہ: (مشکوۃ المصابیح، کتاب الفتن، باب الکرامات، الفصل الاوّل، ص ۵۴۳، مکتبه رحمانیه لاهور)

اس کی شرح میں مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ کرامت معجزہ کی جنس سے ہوسکتی ہے دیکھو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ید بیضا عطا ہوا وہ تھا نبی کا معجزہ اور صحابیوں کو عصاء بیضا عطا ہوا یہ تھی کرامت۔(57)

اور یہ یقیناً حضور ﷺ کا معجزہ بھی ہے کیونکہ ولی کی کرامت اُس نبی کا معجزہ ہوتی ہے جس نبی کا یہ ولی تابع ہے اور کلمہ پڑھتا ہے تو اس لحاظ سے لاٹھی کا چمکنا نبی اکرم ﷺ کا معجزہ ہوا۔

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

1: عبداللہ ذیال رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ 560ء کا واقعہ ہے کہ میں ایک وقت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے مدرسہ میں کھڑا ہوا تھا اتنے میں آپ اپنے دولت خانہ سے اپنا عصا لئے ہوئے باہر تشریف لائے اس وقت مجھے یہ خیال ہوا کہ مجھے آپ اپنے اس عصائے مبارک سے کوئی کرامت دکھلائیں تو آپ نے میری طرف مسکرا کر دیکھا اور اپنا عصا زمین میں گاڑ دیا تو وہ روشن ہو کر چمکنے لگا اور ایک گھنٹہ تک اسی طرح چمکتا رہا اس کی روشنی آسمان کی طرف چڑھتی جاتی تھی یہاں تک کہ اس کی روشنی سے تمام مکان روشن ہو گیا پھر ایک گھنٹہ کے بعد آپ نے اٹھالیا تو پھر وہ جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا اس کے بعد مجھ سے فرمایا کہ ذیال تم یہی چاہتے تھے۔(57)

---

(58) حوالہ: (مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، ج۸، ص۲۱۸، مکتبہ اسلامیہ، لاہور)

(57) حوالہ: (قلائد الجواہر فی مناقب الشیخ عبد القادر، ترجمہ علامہ محمد عبد الستار قادری، اکبر بک سیلرز، لاہور، ص ۸۷)

2: اورصاحبِ غوثِ الثقلین نے یوں بیان فرمایا کہ۔

عبداللہ ذیال علیہ رالرحمۃ بیان کرتے ہیں کہ غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مدرسہ میں کھڑا تھا کہ آپ اپنے دولت خانہ سے اپنا عصا مبارک لئے ہوئے باہر تشریف لائے ,,فخطرلی ان لو ارانی فی ھذہ العکازۃ کرامۃ،، تو میرے دل میں اس وقت خیال آیا کہ آپ اس عصا مبارک سے کوئی کرامت دکھائیں تو آپ نے تبسم فرماتے ہوئے میری طرف دیکھا ,,و رکزھا فی الارض فاذھی نوراً یتلأ لا متصاعداً نورہ الی نحو السماء و اشرف بہ الجرّ و بقیت کذالک ساعۃ زمانیۃ ثم اخذھا فعادت کما کانت،، اور عصا مبارک زمین میں گاڑ دیا تو وہ روشن ہوکر چمکنے لگا اور گھنٹہ بھر اسی طرح چمکتا رہا اس کی روشنی آسمان کی طرف چڑھتی جاتی تھی یہاں تک کہ اس کی روشنی سے وہ جگہ نورا علیٰ نور ہوگئی پھر آپ نے ایک گھنٹہ کے بعد عصا مبارک کو نکال لیا تو وہ پھر اپنی پہلی ہیت پر آگیا بعدازیں آپ نے ارشاد فرمایا اے ذیال تم اسی چیز کے خواہشمند تھے۔(58)

,,احمد متن است و شرح عبدالقادر،،

☆: بارش کا حکم کی تکمیل کرنا: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ) بادل و بارش بھی نبی اکرم ﷺ کا حکم مانتے ہیں

---

(58) حوالہ: (سیرتِ غوثِ الثقلین، مولانا محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی، قادری کتب خانہ، سیالکوٹ، ص ۱٤٤)

چنانچہ روایت ہے۔

,, حَدَّثَنَا سَهلُ بنُ يُوسُفَ عَن حُمَيدٍ عَن أَنَسٍ قَالَ: سُئِلَ: هَل كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يرفعُ يَدَيهِ قَالَ: نَعَم، شَكَا النَّاسُ إِلَيهِ ذَاتَ جُمُعَةٍ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَحطَ المَطرُ وَأَجدَبَتِ الأَرضُ وَهَلَكَ المَالُ، قَالَ: فَرَفَعَ يَدَيهِ حَتَّى رَأَيتُ بَيَاضَ إِبطَيهِ وَمَا فِي السَّمَاءِ قَزَعَةُ سَحَابٍ، فَمَا صَلَّينَا حَتَّى إِنَّ الشَّابَّ القَوِيَّ القَرِيبَ المَنزِلِ لَيُهِمُّهُ الرُّجُوعُ إِلَى مَنزِلِهِ، قَالَ: فَدَامَت عَلَينَا جُمُعَةٌ، قَالَ: فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهَدَّمَتِ الدُّورُ وَاحتُبِسَتِ الرُّكبَانُ قَالَ: فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مِن سُرعَةِ مَلَالَةِ ابنِ آدَمَ فَقَالَ: اللَّهُمَّ، حَوَالَينَا لَا عَلَينَا، قَالَ: فَأَصحَتِ السَّمَاءُ،، (59)

ترجمہ: حضرت حمید فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ، کیا رسول اللہ ﷺ اپنے ہاتھ اُٹھاتے تھے؟؟ فرمایا جی ہاں ایک جمعہ لوگوں نے شکایت کی اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ! بارش کا قحط ہو گیا اور زمین خشک ہو گئی اور مال ہلاک ہو گیا آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ بلند کیے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے بغل مبارک دیکھے اس وقت آسمان پر بادل کا کوئی ٹکڑا نہیں تھا، ہم نے ابھی تک نماز بھی نہ پڑھی تھی، کہ جوان مضبوط جسم والے آدمی کو بھی گھر پہنچنے کی فکر تھی (یعنی بارش اس زور سے آئی کہ لوگوں کو گھر جانے کی فکر لاحق ہوئی)۔

حضرت انس فرماتے ہیں کہ ایک جمعہ تک ہم پر بارش ہوتی رہی پھر لوگوں نے

عرض کیا یارسول اللہ ﷺ گھر گر گئے اور سوار رک گئے راوی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن آدم کے اتنی جلدی اُکتا جانے پر تبسم فرمایا اور پھر عرض کی اے اللہ (بارش) ہمارے ارگرد برسا ہم پر نہ برسا حضرت انس فرماتے ہیں کہ آسمان (اسی وقت) صاف ہوگیا، سبحان اللہ،،

نوٹ: اسی مضمون کی احادیث شرح معانی الآثار جلد اوّل میں بھی موجود ہیں جہاں پر بارش طلب کرنے کا بیان ہے، ابوالاحمد غفرلہ،

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

:1

خبر دی ہم کو ابوسالم بن عبداللہ دمیاطی نے قاہرہ میں ۶۷۱ھ میں کہا خبر دی ہم کو ابوالحسن خفاف نے بغداد میں ۶۲۴ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوسعید مدلل حریمی نے بغداد میں ۵۷۹ھ میں خبر دی ہم کو ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن یوسف بن عبداللہ قطامی زبیدی اصل بغدادی مولد و مکان نے قاہرہ میں ۶۸۰ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابوالحسن علی نانبائی نے بغداد میں ۶۴۳ھ میں کہا خبر دی ہم کو عمران کیمیانی اور بزار نے بغداد میں ۵۹۱ھ میں اور خبر دی ہم کو ابوعلی حسن بن نجیم حورانی اور ابوالقاسم بن عبادہ بن محمد انصاری نے قاہرہ میں ۶۷۰ھ میں ابوعلی کہتے ہیں خبر دی ہم کو شیخ ابومحمد علی بن

---

(59) حوالہ: (مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفضائل، باب ما اعطی اللہ محمدا، حدیث نمبر: ۳۲۳۹۵، ج۹، ص ۳۹۳، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

ادریس یعقوبی نے قاہرہ میں ۶۱۷ھ میں اور کہا ابوالقاسم نے خبر دی ہم کو شیخ ابوالحسین علی القرشی نے دمشق میں ۶۱۸ھ میں اور خبر دی ہم کو ابوعبداللہ محمد بن ابوالحسین علی بن الحسین دمشقی پھر موصلی نے قاہرہ میں ۶۷۲ھ میں کہا خبر دی ہم کو شیخ عدی نے موصل میں ۶۴۰ھ میں کہا خبر دی ہم کو میرے باپ ابوالبرکات نے کہا خبر دی ہم کو میرے چچا پیشواء شیخ عدی بن مسافرؒ نے ان سب نے کہا کہ ایک دفعہ بارش ہوئی اور شیخ محی الدین عبدالقادرؓ وعظ فرمارہے تھے تو بعض اہل مجلس جانے لگے تب آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور کہا کہ (خداوند) میں تو لوگوں کو جمع کرتا ہوں اور تو تفرقہ ڈالتا ہے (یعنی بکھیر دیتا ہے) پھر بارش خدا کے حکم سے مجلس کے اوپر بند ہوگئی اور مدرسہ کے باہر بارش ہوتی تھی مجلس پر ایک قطرہ بھی نہیں پڑتا تھا۔(60)

:2

اور علامہ عبدالرحیم صاحب یوں فرماتے ہیں کہ۔

شیخ عدی بن مسافر سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آپ وعظ فرمارہے تھے کہ اچانک بارش ہونے لگی لوگوں میں انتشار پیدا ہوگیا تو آپ نے رخ مبارک آسمان کی جانب اٹھا کر فرمایا اے پروردگار عالم میں تو لوگوں کو تیری باتیں سنانے کیلئے بلاتا ہوں اور تیری بارش بیٹھنے نہیں دیتی اتنا فرمانا تھا کہ بارش منقطع ہوگئی۔(61)

---

(60)حوالہ:(بہجۃ الاسرار و معدن الانوار،ابو الحسن علی بن یوسف الشطنوفی علیہ الرحمۃ،موسسۃ الشرف،لاہور پاکستان،ص ۱٤٦)

(61)حوالہ:(سیرت غوثِ اعظم،علامہ عبد الرحیم خان،قادری رضوی کتب خانہ،لاہور،ص ۱۹۹)

:3

اور صاحبِ قلائد الجواہر نے یوں بیان فرمایا کہ

شیخ عدی بن ابو البرکات بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ماجد نے اپنے عم بزرگوار شیخ عدی بن مسافر سے نقل کر کے بیان کیا کہ ایک وقت کا ذکر ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اہل مجلس سے ہم کلام تھے کہ اتنے میں بارش ہونے لگی آپ نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر فرمایا کہ میں تو تیرے لئے لوگوں کو جمع کرتا ہوں اور تو انہیں بکھیرتا ہے آپ کا یہ کہنا تھا کہ بارش کترا کر مدرسہ کے اردگرد برستی رہی اور صرف آپ کے مدرسہ میں برسنا موقوف ہو گئی۔(62)

اُدھر حضور ﷺ کا حکم ہوا تو بارش بطورِ معجزہ مدینہ پر نہ برسی اور اردگرد برستی رہی، اور اِدھر سیدنا عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حکم ہوا تو بارش بطورِ کرامت آپ کے مدرسہ پر نہ ہوئی اور اردگرد ہوتی رہی۔

،،احمد متن است وشرح عبدالقادر،،

ہم بھی بزبان اعلیٰ حضرت، حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ابرِ کرم کی التجاء کرتے ہیں کہ۔

عرضِ احوال کی پیاسوں میں کہاں تاب مگر
آنکھیں اے ابرِ کرم تکتی ہیں رستہ تیرا

---

(62)حوالہ:(قلائد الجواھر فی مناقب الشیخ عبد القادر،ترجمہ علامہ محمد عبد الستار قادری،اکبر بک سیلرز،لاھور،ص۹۸)

موت نزدیک گناہوں کی تہیں میل کے خول

آ برس جا کہ نہا دھو لے یہ پیاسا تیرا

☆: حالتِ نماز میں نمازی کا حال معلوم ہونا: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ)

جب نبی اکرم ﷺ نماز پڑھاتے تو آپ ﷺ لوگوں کے رکوع، خشوع سے واقف ہوتے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے۔

,,عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هَا هُنَا فَوَاللّٰهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ خُشُوعُكُمْ وَلَا رُكُوعُكُمْ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي،،(63)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میرا منہ صرف قبلہ کی جانب دیکھتے ہو؟؟ خدا کی قسم مجھ پر نہ تمہارا رکوع پوشیدہ ہے اور نہ ہی خشوع، اور بیشک میں تم کو اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

ابوالفرح ابن الہامی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ سے اکثر ایسی باتیں سنا کرتا تھا جن کا وقوع مجھے بعید و ناممکن معلوم ہوتا اس لئے میں

---

(63) حوالہ: (بخاری شریف، کتاب الصلوۃ، باب الخشوع فی الصلاۃ، ج۱، ص۱۴۹، ☆مسلم شریف، کتاب الصلاۃ، باب الامر بتحسین الصلاۃ ج۱، ص۳۱۹)

ان باتوں کی تردید کیا کرتا تھا مگر ساتھ ہی میں آپ سے ملنے کا شائق بھی رہتا تھا ایک وقت کا ذکر ہے کہ ایک روز مجھے (بغداد کے محلے) باب الازج جانے کی ضرورت لاحق ہوئی جب میں وہاں سے واپس ہوا تو آپ ہی کے مدرسہ کے قریب سے میرا گزر ہوا اس وقت آپ کی مسجد میں عصر کی نماز کی تکبیر کہی جا رہی تھی اس وقت مجھے یہ خیال ہوا کہ میں بھی عصر کی نماز پڑھتا ہوا آپ کو سلام کرتا چلوں اس وقت مجھے یہ خیال نہیں رہا کہ میں اس وقت باوضو نہیں میں نماز میں شریک ہو گیا جب آپ نماز پڑھ کر دعا سے فارغ ہوئے تو آپ نے میری طرف التفات کر کے فرمایا کہ فرزندین! اگر تم میرے پاس اپنا کام لے کر آتے تو میں تمہارا کام پورا کر دیتا مگر تمہیں نسیان بہت غالب ہے تم نے اس وقت بھولے سے بے وضو کی نماز پڑھ لی تو آپ کے یہ فرمانے سے مجھے تعجب ہوا اور دہشت غالب ہو گئی کہ آپ کو میرا مخفی حال کیونکر معلوم ہو گیا میں نے اسی وقت آپ کی صحبت اختیار کی اور اب مجھے آپ سے خصوصاً آپ کی خدمت میں رہنے سے حد درجہ محبت ہو گئی اور اب میں نے آپ کے فیوض و برکات کی قدر شناسی کی۔ (64)

جن کی آنکھوں میں اللہ تعالیٰ کی خاص طاقت ہو تو وہ حضرات جس چیز کا وجود نہیں ہوتا اس کو بھی دیکھ لیتے ہیں جیسا کہ گزرا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارے رکوع وخشوع کو دیکھ لیتا ہوں تو خشوع تو دل کی ایک کیفیت کا نام ہے جس کا

---

(64) حوالہ: (قلائد الجواهر فی مناقب الشیخ عبد القادر، ترجمہ علامہ محمد عبد الستّار قادری، اکبر بك سیلرز، لاہور، ص۱۰۳)

کوئی ظاہری وجود نہیں اسی طرح سیدنا عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز کے بارے فرمایا کہ تم نے بے وضو نماز پڑھ لی ہے اور وضو کا ہونا یا نہ ہونا ظاہراً تو نظر نہیں آتا معلوم ہوا کہ جن کی آنکھوں میں اللہ تعالیٰ کی خاص طاقت ہوتی ہے تو اُن کو یہ دنیا کیا یا اس کے موجودات کیا اُس چیز کی بھی خبر ہوتی ہے جس کا وجود تک نہیں ہوتا۔

،،احمد متن است وشرح عبد القادر،،

☆: پوشیدہ چیزوں کی خبر دینا: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ)

نبی اکرم ﷺ نے کئی ایسی خبریں دی ہیں جن کا تعلق غیب سے ہے ایک حدیث مبارکہ آپ کے سامنے بھی پیش کرتا ہوں۔

،،عن عمرو سمعت رسول اللہ ﷺ یقول حین خرجنا معه الی الطائف فمررنا بقبر هذا قبر ابی رغال وهو ابو ثقیف و کان من ثمود و کان بهذا الحرم یدفع عنه فلما خرج اصابته النقمة الثی اصابت قومه بهذا المکان فدفن فیه و آیة ذلک انه دفن معه غصن من ذهب ان انتم نبشتم عنه اصبتموه فابتدره الناس فاستخرجوا منه الغصن،،(65)

---

(65)حوالہ: (حجة اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین،اخباره بمغیبات أخری غیر ما تقدم،ص۳۸۳ مکتبہ رحمانیہ لاهور،)

ترجمہ: حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ طائف کی طرف گئے۔ تو راستے میں ہم ایک قبر کے پاس سے گزرے، آپ ﷺ نے فرمایا یہ ابورغال کی قبر ہے یہی اب ثقیف ہے اس کا تعلق قوم ثمود سے تھا۔ جب تک وہ حرم شریف میں رہا عذابِ الٰہی سے بچا رہا، لیکن جوں ہی وہ حرم سے باہر آیا تو اسی عذاب میں وہ بھی گرفتار ہو گیا، جو اس کی قوم پر آیا تھا۔ اور اس بات کی دلیل یہ ہے کہ اس کے ساتھ سونے کا ایک ٹکڑا دفن ہے، اگر تم اس کو کھود و گے تو تم کو یہ سونے کا ٹکڑا مل جائے گا۔ لوگوں نے جلدی جلدی اس کی قبر کھودنا شروع کی، کچھ دیر بعد ان کو وہاں سے سونے کا ٹکڑا مل گیا۔

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

☆ قدوۃ العارفین شیخ ابوالحسن علی القریشی بیان فرماتے ہیں کہ 559 کا واقعہ ہے کہ روافض کی ایک بڑی جماعت دو خشک کدو جو کہ سلے ہوئے اور مہر شدہ تھے لے کر آئے ان لوگوں نے آپ سے پوچھا: کہ آپ بتلائیے کہ ان دونوں کدوؤں میں کیا چیز ہے؟ آپ نے اپنے تخت سے اتر کر ایک کدو پر اپنا دست مبارک رکھا اور فرمایا اس میں آفت رسیدہ بچہ ہے اور اپنے صاحبزادے عبدالرزاق کو اس کدو کے کھولنے کے لیے فرمایا جب وہ کدو کھولا گیا تو اس میں سے وہی آفت رسیدہ بچہ نکلا اس کو اپنے دست مبارک سے اٹھا کر فرمایا "قم باذن اللّٰہ" وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے اٹھ کھڑا ہو گیا پھر آپ نے دوسرے کدو پر اپنا دست مبارک رکھ کر فرمایا۔ کہ اس میں صحیح و سالم و تندرست بچہ ہے۔ اسے بھی آپ نے اپنے صاحبزادے کو کھولنے کا حکم دیا۔ یہ کدو

بھی کھولا گیا اور اس میں سے ایک بچہ نکلا اور اٹھ کر چلنے لگا آپ نے اس کی پیشانی پکڑ کر فرمایا بیٹھ جاؤ تو وہ باذنہ تعالیٰ بیٹھ گیا آپ کی یہ کرامت دیکھ کر یہ لوگ اپنے رفض سے تائب ہو گئے نیز اس وقت آپ کی یہ کرامت دیکھ کر مجلس کے تین شخصوں کی روح پرواز ہو گئی۔ نیز شیخ موصوف بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا کہ مجھے اس وقت ایک ضرورت پیش آئی میں اسے پوری کرنے کی غرض سے اٹھا آپ نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ فلاح امر کا خواستگار ہوں میں نے اس وقت امور باطنی میں سے ایک امر کی خواہش کی تھی چنانچہ اس وقت وہ مجھے حاصل بھی ہو گیا۔ (66)

☆ خطیب ابو المجر حامد الحرانی بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی جائے نماز بچھا کر آپ کے نزدیک بیٹھ گیا آپ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا تم امراء و سلاطین کی بساط پر بیٹھو گے جب میں حیران واپس آیا تو سلطان نور الدین الشہید نے مجھ کو اپنے پاس رکھنے پر مجبور کیا اور مجھے اپنا مصاحب بنا کر ناظم اوقاف کر دیا اس وقت مجھ کو آپ کا قول یاد آیا۔

☆ غوث صمدانی حضرت الشیخ سید عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ کہ "اگر میری زبان پر شریعت کی رکاوٹ کی لگام نہ ہوتو میں تم کو ان سب چیزوں کی خبر دے دوں جو تم اپنے گھروں میں کھاتے ہو تم سب حضرات میرے نزدیک شیشے کی

---

(66) حوالہ: (قلائد الجواھر فی مناقب الشیخ عبد القادر، ترجمہ علامہ محمد عبد الستّار قادری، اکبر بک سیلرز، لاہور، ص، ۱۰۴، ۱۰۵)

بوتلوں کے طرح ہو جن کے ظاہر و باطن سب عیاں ہیں۔(67)

نبی اکرم ﷺ کی غیب دانی پر قربان جاؤں کہ کیسی تفصیل کے ساتھ فرمایا کہ قبر کس کی ہے اس کا نام کیا کیا ہے یہ کب مرا تھا اس کے مرنے کا سبب کیا بنا تھا یہ غیب کی خبر نہیں تو پھر کیا ہے؟؟؟ اسی طرح سیدنا الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی بطورِ کرامت یہ بتا دیا کہ اس کدو میں بچہ ہے اور اس کی حالت یہ ہے کہ اس کو آفت پہنچی ہے۔ جب نبی اکرم ﷺ کی امت کے ایک ولی کی یہ شان ہے کہ وہ غیب کے خبریں دے رہا ہے تو خود نبی اکرم ﷺ کی شان کا کیا کہنا۔

،،احمد متن است و شرح عبد القادر،،

☆: قلیل کو کثیر کرنا: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ)

اکرنبم ﷺ کے وہ معجزات بھی بہت زیادہ ہیں جو قلیل کو کثیر کرنے کے ساتھ متعلق ہیں۔ ایک معجزہ ملاحظہ فرمائیں۔

،،روی الحاکم و البیهقی عن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب أنه استعان رسول الله صلی الله علیه وسلم فی التزویج فانكحه امرأة

---

(67) حوالہ: (سیرتِ غوثِ الثقلین، مولانا محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی، قادری کتب خانہ، سیالکوٹ، ص ۱۴۲، بحوالہ ☆بهجة الاسرار ص ۲۴، ☆تفریح الخاطر ص ۴۷، ۴۸، ☆سفینۃ الاولیاء ص ۶۶)

فالتمس شيئا فلم يجده فبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم أبا رافع وأبا أيوب بدرعه فرهناه عند يهودیّ بثلاثين صاعا من شعير فدفعه رسول الله صلى الله عليه وسلم إليه قال: فطعمنا منه نصف سنة ثم كلناه فوجدناه كما أدخلناه قال نوفل: فذكرت ذلک لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: لو لم تكله لأكلت منه ما عشت،،(68)

ترجمہ: امام حاکم اور امام بیہقی نے حضرت نوفل بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے شادی کے متعلق آپ سے استطاعت (مدد) طلب کی آپ نے ان کا نکاح ایک عورت سے کردیا۔ آپ نے تلاش کیا مگر آپ کو کچھ نہ مل سکا۔ آپ ﷺ نے حضرت ابورافع اور ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنی زرہ دے کر بھیجا انہوں نے اس ایک یہودی کے ہاں بطور رہن رکھا اور اس سے تیس صاع جو لیے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں پیش کردیئے۔ ''راوی کہتے ہیں ہم نے ان میں سے نصف صاع کھایا پھر انہیں ماپا ہم نے دیکھا کہ وہ اتنے ہی تھے جتنے ہم نے داخل کیے تھے۔ حضرت نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ''میں نے اس کا تذکرہ بارگاہ رسالت ﷺ میں کیا آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم انہیں نہ ماپتے تو تادم زیست

---

(68)،امام محمد بن یوسف الصالحی،سبل الھدیٰ و الرشاد،مکتبہ نعمانیہ،محلہ جنگی پشاور،جماع ابواب معجزاته ﷺ فی الاطعمة الباب الرابع فی تکثیرہ صلی اللہ علیہ وسلّم الشعیر،ج۹،ص۴۷۰)

(پوری زندگی) انہیں کھاتے ہی رہتے"۔

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رکاب دار ابوالعباس بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ بغداد کی قحط سالی میں میں نے آپ سے تنگدستی و فاقہ کشی کی شکایت کی تو آپ نے مجھے تقریباً دس بارہ سیر گندم دیئے اور فرمایا کہ اسے لے جاؤ اور کمرے میں بند کر کے رکھ دو۔ اور صرف ایک طرف سے اس کا منہ کھول کر حسب ضرورت اس میں سے نکال لیا کرو مگر اسے کبھی وزن نہ کرنا چنانچہ اس گیہوں کو پانچ سال تک کھاتے رہے ایک دفعہ میری زوجہ نے اس کمرے کا منہ کھول کر دیکھا کہ اس میں کتنے گیہوں ہیں تو اس میں جس قدر اول روز ڈالے تھے اتنے ہی معلوم ہوئے۔ پھر یہ گیہوں سات روز میں ختم ہو گئے میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم اسے نہ دیکھتے تو تم اسی طرح اس میں سے کھاتے رہتے۔ (69)

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیاروں کی زبان میں یہ طاقت بھی رکھی کہ وہ جب فرماتے ہیں تو رزق میں کثرت ہو جاتی ہے جیسا کہ گزرا، سبحان اللہ کیا متن اور کیا شرح ہے۔

،، احمد متن است وشرح عبدالقادر ،،

---

(69) حوالہ: (قلائد الجواہر فی مناقب الشیخ عبد القادر، ترجمہ علامہ محمد عبد الستار قادری، اکبر بک سیلرز، لاہور، ص ۱۰۰ ☆، سیرتِ غوثِ الثقلین، مولانا محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی، قادری کتب خانہ، سیالکوٹ، ص ۱۵۹، ۱۶۰)

☆: قاسمِ علم وحکمت: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ)

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ مبارک میں یہ طاقت بھی رکھی ہے کہ جب آپ کسی کے سینے پر اپنا دست مبارک پھیرتے ہیں تو وہ علم والا ہو جاتا ہے، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

,,قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِهْدِ قَلْبَهُ وَ ثَبِّتْ لِسَانَهُ قَالَ فَوَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ فَمَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ،،(70)

ترجمہ: حضور ﷺ نے اپنا دست کرم میرے سینے پر مارا اور دعاء فرمائی کہ اے اللہ اس کے دل کو ہدایت پر قائم رکھ اور اسکی زبان کو حق پر ثابت رکھ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم اس قوت سے تا دم حیات فریقین کے مقدمات کے فیصلے کرنے میں مجھے ذرا برابر بھی غلطی کا شبہ نہیں ہوا۔

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

شیخ عبد اللہ الجبالی عبد العزیز بن تمیم الشیبانی سے یہ عبد الغنی بن عبد الواحد سے یہ

---

(70)حوالہ:(ابن ماجہ:۲۳۱۰،☆حاکم:٤٦٥٨،☆خصائص کبریٰ، ذکر المعجزاته فی ضروب الحیوانات،ج۲،ص۱۲۲،مکتبہ رحمانیہ لاہور،☆ ذکر جمیل،علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱٤ء ص۲٤۸،)

خود ابو محمد الخشاب الخوی سے نقل کر کے بیان کرتے ہیں کہ ابو محمد الخشاب الخوی نے ان سے بیان کیا کہ میں عین عالم شباب میں علم نحو پڑھتا تھا اس وقت اکثر لوگوں سے بسا اوقات حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کے اوصاف حمیدہ سننے میں آتے اور کہ آپ نہایت فصاحت و بلاغت سے وعظ فرماتے ہیں اس لئے میں آپ کا وعظ سننے کا نہایت شائق تھا مگر مجھے عدم فرصتی کی وجہ سے اس کا موقع نہیں ملتا تھا غرض یہ کہ میں ایک روز لوگوں کے ساتھ آپ کی مجلس وعظ میں گیا میں اس وقت کہ جس جگہ جا کر بیٹھا تھا آپ نے التفات کر کے فرمایا کہ تم ہمارے پاس رہو تو تمہیں سیبویہ زمانہ بنا دیں گے چنانچہ میں نے اسی وقت سے آپ کی خدمت میں رہنا اختیار کیا اور تھوڑی سی مدت میں مجھے وہ کچھ حاصل ہوا جو کہ مجھے اس عمر تک حاصل نہیں ہوا تھا اور مسائل نحویہ و علوم عقلیہ و نقلیہ جو کہ مجھے اب تک کسی سے بھی معلوم نہیں ہوئے اچھی طرح سے یاد ہو گئے اور اس سے بیشتر جو کہ مجھ کو یاد تھا وہ تمام میرے ذہن سے نکل گیا۔(71)

معلوم ہوا کہ جب اللہ والوں کی بات پر عمل کیا جائے تو ان کے توسل سے اللہ تعالیٰ علم بھی دیتا ہے اور عمل کی دولت بھی ملتی ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ و رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہ علم دیا کہ ساری دنیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اکتساب علم کرتی اور اب بھی کرتی ہے اور حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---

(71) حوالہ: (قلائد الجواہر فی مناقب الشیخ عبد القادر، ترجمہ علامہ محمد عبد الستار قادری، اکبر بک سیلرز، لاہور، ص ۱۱۱)

نے ایک فاضل کو علمِ نافع کی دولت سے مالا مال کیا۔

اور حضور سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ علم وحکمت کے قاسم کیوں نہ ہوں، اعلیٰ حضرت نے کیا خوب دلیل دی بارگاہِ غوثیت میں عرض کرتے ہیں کہ۔

کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابن ابی قاسم ہے

کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا

اور ہم پھر کیوں نہ کہیں کہ۔

،،احمد متن است وشرح عبدالقادر،،

☆: جانوروں سے کلام: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ)

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو ایسی بے مثال قوتِ سماعت مبارکہ عطا فرمائی ہے۔ کہ آپ ﷺ جانوروں کی شکایات سن کر ان کے دُکھ درد کو دور فرماتے تھے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

،، بینما رسول الله صلى الله عليه وسلم فى صحراء من الأرض إذا هاتف يهتف: يا رسول الله ثلاث مرات فالتفت فإذا ظبية مشدودة فى وثاق وأعرابى منجدل فى شملة نائم فى الشمس فقال: ما حاجتك قالت: صادنى هذا الأعرابى ولى خشفان فى ذلك الجبل فأطلقنى حتى أذهب فأرضعهما وأرجع قال: وتفعلين فقالت: عذبنى الله عذاب العشار إن لم أعد فأطلقها فذهبت ورجعت فأوثقها النبى

صلى الله عليه وسلم فانتبه الأعرابى وقال: يا رسول الله ألك حاجة قال: تطلق هذه الظبية فأطلقها فخرجت تعدو فى الصحراء فرحا وهى تضرب برجليها الأرض وتقول: أشهد أن لا إله إلا الله وأنك رسول الله،، (72)

ترجمہ: کہ رسول اللہ ﷺ کسی صحرا میں تھے کہ کسی نے آپ ﷺ کو تین بار یارسول اللہ ﷺ کہہ کر پکارا جب آپ آواز کی طرف متوجہ ہوئے تو وہ ایک ہرنی تھی، جو خیمہ کے ساتھ بندھی ہوئی تھی اور ایک اعرابی زمین پر دھوپ میں سویا ہوا تھا۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ہرنی سے فرمایا تجھے کیا مشکل پیش آ گئی؟؟ اس نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ اس اعرابی نے مجھے پکڑ کر باندھ دیا ہے اور میرے دو چھوٹے بچے اس جنگل کے ایک پہاڑ میں ہیں آپ مجھے آزاد کرا دیں تاکہ میں ان کو دودھ پلا کر واپس آجاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا واقعی واپس آجائے گی، اس نے عرض کی اگر میں واپس نہ آؤں تو اللہ تعالیٰ مجھے دردناک عذاب دے۔ پس وہ گئی اور دودھ پلا کر واپس آ گئی آپ نے اس کو پکڑ کر باندھ دیا، اور اتنے میں وہ اعرابی جاگ پڑا اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا آپ ﷺ کو کوئی کام ہے فرمایا اس ہرنی کو چھوڑ دے۔ اس نے ہرنی کو چھوڑ دیا تو وہ صحرا میں آزادی کی خوشی میں دوڑتی، کودتی، اُچھلتی ہوئی ,, أشهد أن لا إله إلا الله وأنك رسول الله،، کی

---

(72) حوالہ: (مواهب الدنيه، واما القسم الثالث وهو ما كان معه من حين ولادته الى وفاته، ج۲، ص۲۸۰، ☆شفاء شريف، فصل فى الآيات فى ضروب الحيونات، ص۳۱٤،)

صدائیں بلند کرتی ہوئی چلی گئی۔

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

احمد بن صالح الجیلی بیان کرتے ہیں کہ میں ایک وقت (بغداد کے) مدرسہ نظامیہ میں آپ کے ساتھ موجود تھا اس وقت بہت سے علماء وفقراء آپ کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ اس وقت قضاء وقدر کی بابت کچھ بیان فرمارہے تھ کہ اسی اثناء میں ایک بہت بڑا سانپ آپ کے سامنے چھت سے گرا تمام لوگ ڈر کے مارے اٹھ کر بھاگ گئے مگر آپ نے باستقلال، جنبش تک نہ کی اور اسی طرح اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے تقریر فرماتے رہے یہ سانپ آپ کے کپڑوں میں گھس کر آپ کے تمام جسم پر پھرنے کے بعد آپ کے گلے کے پاس سے اتر کر زمین پر کھڑا ہو گیا اور آپ سے کچھ باتیں کر کے چلا گیا مگر اس کی باتوں کو کوئی سمجھ نہ سکا۔ اس کے بعد تمام لوگ پھر بدستور آ کر اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے اور آپ سے پوچھنے لگے کہ اس نے آپ سے کیا کیا باتیں کیں آپ نے فرمایا اس نے مجھ سے کہا کہ میں نے بہت سے اولیا اللہ کو آزمایا مگر آپ جیسا کسی کو نہیں پایا اس کے جواب میں میں نے اس سے کہا کہ میں قضاء قدر میں گفتگو کر رہا تھا اس لئے تو میرے اوپر گرا کہ تو ایک زمین کا کیڑا ہے قضاء وقدر ہی تجھ کو متحرک کرتی ہے تو نے چاہا کہ میرا قول وفعل دونوں برابر ہو جائیں۔ (73)

---

(73) حوالہ: (قلائد الجواہر فی مناقب الشیخ عبد القادر، ترجمہ علامہ محمد عبد الستّار قادری، اکبر بک سیلرز، لاہور، ص ۱۱٦)

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نبی اور کئی ولی بھی جانوروں کی زبان کو سمجھتے ہیں اُدھر ہرنی نبی اکرم ﷺ کی رسالت کی گواہی دیتی ہوئی چلی گئی اور اِدھر سانپ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولایت کی گواہی دیتا ہوا چلا گیا۔

،،احمد متن است وشرح عبدالقادر،،

☆:عذابِ قبر میں تخفیف:☆

متن: (نبی اکرم ﷺ)

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کو یہ مقام بھی دیا ہے کہ وہ کسی گناہ گار کے عذاب میں اپنی شفاعت کے ساتھ تخفیف کر سکتے ہیں۔ چنانچہ روایت میں آتا ہے۔

،، عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبرَينِ فَقَالَ إِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَستَنزِهُ مِن بَولِهِ وَأَمَّا هٰذَا فَإِنَّهُ كَانَ يَمشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيبٍ رَطبٍ فَشَقَّهُ بِاثنَينِ فَغَرَسَ عَلَى هٰذَا وَاحِدًا وَعَلَى هٰذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنهُمَا مَا لَم يَيبَسَا،،(74)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا دو قبروں کے پاس سے گزر ہوا، تو نبی اکرم ﷺ (نے اپنی نگاہِ غیر محدود سے قبر والوں کا مشاہدہ کیا اور) فرمایا ان دونوں قبر والوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کی وجہ سے

---

(74) حوالہ:(بخاری شریف، کتاب الجنائز، باب عذاب القبر من الغیبة والبول، ج۲، ص۹۹)

عذاب نہیں دیا جا رہا یہ قبر والا اپنے بول (پیشاب) سے نہیں بچتا تھا اور یہ (دوسرا) چغل خوری کرتا تھا (یہ دونوں گناہِ کبیرہ ہیں لیکن نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کی نسبت کہا کہ لوگ ان کو کبیرہ گناہ شمار نہیں کرتے،، ابوالاحمد) پھر نبی اکرم ﷺ نے (ان کے درد کا مداوا فرماتے ہوئے) ایک تر شاخ منگوائی اور اس کے دو حصے فرما کر ایک حصہ ایک قبر پر اور ایک حصہ دوسری قبر پر گاڑ دیا اور فرمایا جب تک یہ شاخ تر رہے گی یقیناً ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

ایک روز بغداد شریف کا ایک آدمی حاضر خدمت ہو کر عرض کرنے لگا، حضور والا ! میرے والد کا انتقال ہو گیا ہے میں نے ان کو خواب میں دیکھا ہے کہ وہ مجھے کہہ رہے ہیں کہ میں عذاب قبر میں مبتلا ہوں تم حضور محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں میرے لئے دعا خیر فرمانے کے لیے عرض کرو آپ نے ارشاد فرمایا کیا تمہارا والد میرے مدرسہ کے دروازہ سے کبھی گزرا تھا تو اس نے عرض کیا بندہ نواز جی ہاں آپ یہ سن کر خاموش ہو گئے۔ دوسرے روز پھر وہی شخص حاضر ہو کر عرض کرنے لگا غریب نواز! آج میں نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا ہے کہ وہ خوش وخرم ہیں اور سبز لباس زیب تن ہیں۔ اور مجھے کہا کہ اب مجھ سے شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا کی برکت سے عذاب دور کر دیا گیا ہے اور مجھے نصیحت کی کہ تم ان کی خدمت اقدس میں حاضری دیتے رہا کرو۔

آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا: بے شک میرے رب کریم عزوجل نے مجھ سے وعدہ

فرمایا ہے کہ جو مسلمان میرے مدرسہ کے دروازے سے گزرے گا میں اس کے عذاب میں تخفیف کردوں گا۔(75)

غوثِ اعظم بمن بے سروساماں مددے
قبلۂ دیں مددے کعبۂ ایماں مددے

اسی طرح اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمۃ کے بھائی دارا شکوہ قادری علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں۔

کہ غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ جس کو میرے حلقۂ درس میں شمولیت کا اتفاق ہوا ہے یا جس نے میری زیارت کی ہے تو قبر کے فشار اور قیامت کے عذاب میں اس کے لیے کمی کردی جائے گی۔(76)

سبحان اللہ، اللہ والوں کا کیا کہنا اُدھر میرے نبی ﷺ نے اپنے عمل سے قبر والوں کے عذاب میں تخفیف فرمائی اِدھر آپ کی امت کے ولی حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا فرما کر تخفیف فرمارہے ہیں۔

،،احمد متن است وشرح عبدالقادر،،

---

(75)حوالہ:(سیرتِ غوثِ الثقلین،مولانا محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی،قادری کتب خانہ، سیالکوٹ،ص ۱۱۹،بحوالہ☆ بهجة الاسرار،ص۱۰۱،☆قلائد الجواهر،ص ۱۰،☆سفینۃ الاولیاء،ص ۷۰،☆تحفۃ قادریہ،ص٤٤،)

(76)حوالہ:(سیرتِ غوثِ الثقلین،مولانا محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی،قادری کتب خانہ، سیالکوٹ،ص ۱۱۹،۱۲۰،بحوالہ،☆ سفینۃ الاولیاء،ص ۷۰،)

☆: بیماروں کو شفا دینا: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ)

نبی اکرم ﷺ نے بہت سے بیماروں کو شفا دی ہے۔ صرف دو روایات آپ کی نظر کرتا ہوں۔

1: ،،و قال عتبة بن فرقد رضی اللّٰہ تعالٰی عنه اصابنی الم فجئته فتفل فی یدیه و مسح ظهری و بطنی فذهب الالم و لازمنی ریح اطیب من المسک،،(77)

حضرت عتبہ بن فرقد فرماتے ہیں مجھے تکلیف ہوئی تو میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک پر اپنا لعابِ دہن ڈال کر میرے پیٹ اور پشت پر پھیرا تو میری تکلیف دور ہوگئی اور اُسی دن سے مجھ سے مشک سے اعلیٰ خوشبو آنے لگ پڑی۔

2: ایک روایت میں آتا ہے کہ مدینہ شریف میں ایک بدزبان عورت تھی۔ ایک دفعہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ تو آپ اس وقت کھانا تناول فرما رہے تھے۔ یہ عورت آپ ﷺ سے کہنے لگی کہ مجھے بھی عطا فرمائیں۔ تو آپ ﷺ نے اس کو کھانا دے دیا۔ تو وہ بولی نہیں میں تو وہ کھاؤں گی جو آپ ﷺ کے

---

(77) حوالہ: (احمد بن حسین بن علی بن الخطیب، متوفی ۸۱۰ھ، وسیلة الاسلام بالبنی علیه الصلوٰة والسلام، دار الغرب الاسلامی بیروت، ۱۴۰۴ھ۔ ۱۹۸۴ء، ج ۱، ص ۱۳۲)

منہ مبارک میں ہے تو حضور ﷺ کی ذات نے تو کبھی کسی سائل کو،، نا،، نہیں فرمائی آپ ﷺ نے اپنے منہ سے کھانا نکالا اور اس عورت کو دے دیا صحابہ فرماتے ہیں کہ پہلے مدینہ میں اس عورت سے زیادہ بدزبان کوئی نہ تھا لیکن جب حضور ﷺ کے لعابِ دہن سے تر کھانا اس عورت کے منہ میں گیا تو وہ مدینہ میں سب سے زیادہ حیاء والی ہوگئی۔(78)

یہاں پر دو احادیث اس لیے لایا ہوں تا کہ معلوم ہو جائے کہ حضور ﷺ ظاہری شفا بھی دیتے ہیں جیسا کہ حضرت عتبہ بن فرقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دی اور باطنی شفا بھی دیتے ہیں جیسے بدزبان اور بے حیا عورت کا شرم وحیاء کا پیکر بن جانا۔(ابوالاحمد غفرلہ)

شرح:(غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

۶۷۰ء کی بات ہے حضرت ابو عبداللہ بن خضر حسینی موصلیؒ بیان فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم تیرہ سال تک سرکار غوث اعظمؓ کی خدمت میں رہے وہ فرماتے تھے کہ میں نے آپ کی بہت سی کرامتیں دیکھیں جن میں سے ایک تو یہ ہے کہ جس مریض کے علاج سے بڑے بڑے حکماء اور اطباء جواب دیتے تھے وہ آپ کی خدمت میں لایا جاتا آپ اس کیلئے دعا فرما دیتے تھے اور اس کے جسم پر اپنا دست مبارک پھیر دیتے تھے مشاہدہ شاہد ہے کہ فوراً وہ آپ کے سامنے ہی اٹھ کھڑا ہو جاتا اور فضل الٰہی

---

(78)حوالہ:(المعجم الکبیر: سلیمان بن أحمد بن أیوب الطبرانی المتوفی ۳۶۰، باب الصاد،ابو عبد الرحیم خالد بن ابیّ،ج۸،ص۲۳۱،حدیث نمبر:7903)

سے بالکل تندرست و توانا ہو جاتا ہے۔(79)

:1

مشائخ کرام کی ایک جماعت نے معتبر اسانید سے روایت کی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بغداد کا ایک مشہور تاجر ابو غالب حاضر ہوا اور کہنے لگا آپ کے جدامجد حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جسے کوئی شخص دعوت دے اسے قبول کر لینی چاہیے۔ اندریں حالات میں اپنے غریب خانہ میں آپ کو قدم رنجہ فرمانے کی زحمت دیتا ہوں، چند لمحے آپ نے مراقبہ فرما کر کہا اچھا چلو! آپ اپنے خچر پر سوار ہوئے تو شیخ ابن ہیتی آپ کے دائیں رکاب کیساتھ چل رہے تھے اور اس تاجر کے گھر پہنچے وہاں دیکھا کہ بغداد کے بڑے بڑے رؤساء مشائخ اور علماء جمع ہیں اور دستر خوان بچھا ہوا ہے جس پر انواع و اقسام کے کھانے چنے (پڑے) ہیں، اسی اثناء میں ایک بڑا سا مٹکا جس کا منہ بند تھا لایا گیا اور دستر خوان کے ایک کونے میں رکھتے ہوئے ابو غالب نے کہا بسم اللہ کیجئے۔ مگر سیدنا عبدالقادر سر جھکائے بیٹھے رہے آپ نے نہ تو خود کھایا اور نہ اپنے ساتھیوں کو حکم دیا۔ آپ کی ہیبت سے اہل مجلس بھی ہاتھ بڑھائے بغیر بے حس بیٹھے رہے اس واقعہ کا راوی کہتا ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے اور شیخ ہیتی کو حکم دیا کہ ہم اس مٹکے کو اٹھا لائیں جب ہم نے مٹکا آپ کے سامنے رکھ دیا تو اس کا منہ کھول کر دیکھا تو ابو غالب کا بیٹا مفلوج اندھا اور لنگڑا اس

---

(79)حوالہ:(سیرت غوثِ اعظم،علامہ عبد الرحیم خان،قادری رضوی کتب خانہ،لاہور،ص ۲۰۴)

مٹکے میں بند ہے آپ نے دیکھتے ہی فرمایا اٹھو! اور صحیح وسالم کھڑے ہو جاؤ لڑکا صحت مند اور توانا ہو کر اٹھا اور دوڑنے لگا یوں دکھلائی دیتا تھا کہ اسے کوئی بیماری نہیں ہے یہ دیکھتے ہی لوگوں میں ایک شور برپا ہو گیا آپ آنکھ بچا کر مجلس سے چلے گئے اور کچھ نہ کھایا۔(80)

:2

شیخ حضرالحسینی الموصلی بیان کرتے ہیں میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں قریباً عرصہ تیرہ سال تک رہا اس اثناء میں میں نے آپ کے بہت سے خوارق عادات دیکھے، منجملہ ان کے ایک یہ واقعہ ہے کہ جس بیمار کے علاج سے اطباء عاجز آجاتے تھے وہ مریض آپ کے پاس آکر شفایاب ہو جاتا آپ اس کیلئے دعا صحت فرماتے اور اس کے جسم پر اپنا دست مبارک رکھتے خدائے تعالیٰ اسی وقت اسے صحت عطاء فرماتا۔(81)

سبحان اللہ آج ڈاکٹر پہلے مشینوں کے ساتھ بیماری کا پتا لگاتے ہیں اور اگر کسی کو پتا چل جاتا ہے۔ تو پھر سال، سال اور مہینوں تک علاج چلتا ہے تو پھر جا کر کچھ آرام آتا ہے۔ لیکن اللہ والوں کے ہاتھوں میں اللہ تعالیٰ نے کیسی برکت رکھی ہے کہ ہاتھ لگتا جاتا ہے آرام ہوتا جاتا ہے۔ اور ابھی ہاتھ پیچھے بھی نہیں ہوتا کہ آدمی مکمل صحت

---

(80) حوالہ: (نزھۃ الخاطر الفاطر فی مناقب سیدنا شیخ عبدالقادر، محدث کبیر ملا علی قاری حنفی، ترجمہ پیر زادہ اقبال احمد فاروقی، قادری رضوی کتب خانہ، لاہور، ص ۷۵، ۷۶)

(81) حوالہ: (قلائد الجواہر فی مناقب الشیخ عبد القادر، ترجمہ علامہ محمد عبد الستار قادری، اکبر بک سیلرز، لاہور، ص ۱۱۷)

مند ہو جاتا ہے۔اور مزے کی بات تو یہ کہ یہی ایک ہاتھ ہر بیماری کا علاج ہوتا ہے۔

لَیتَ یَدَکَ مَاسٌّ وَجْھِی وَ صَدْرِی

وَ نَقّٰی عَنْھُمَا مَا مِنَ الْاِثْمِ وَ الْغُبَارِ

ترجمہ: اے اللہ کے پیارے محبوب ﷺ! کاش آپ ﷺ کا دستِ اقدس میرے چہرے اور سینے کو چھو کر ان سے گناہوں اور خطاؤں کے غبار کو صاف کر دے۔

اللہ، اللہ اُدھر میرے نبی ﷺ کا ہاتھ اور اِدھر میرے شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ دونوں ہی اللہ کے فضل سے شافی وکافی ہیں۔

،،احمد متن است وشرح عبدالقادر،،

☆: ذبح کیے ہوئے جانور کو زندہ کرنا: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ)

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو یہ معجزہ بھی عنایت فرمایا تھا کہ آپ ذبح کیے ہوئے جانوروں کو زندہ فرما دیتے تھے چنانچہ مروی ہے۔

،، کَعب بن مَالک قَالَ اَتٰی جَابر بن عبد اللہ رَسُول اللہ صلی اللہ عَلَیہِ وَسلم فَرَاٰی وَجهه متغیرا رَجَعَ اِلَی امرَاَتہ وَقَالَ قد رَأیت وَجه رَسُول اللہ صلی اللہ عَلَیہِ وَسلم متغیرا وَمَا اَحسبهُ اِلَّا من الجُوع فَهَل عندک من شَیء قَالَت وَاللہ مَا لنا اِلَّا هٰذَا الدَّاجن وفضلة من زَاد فذبحت الدَّاجن وطحنت مَا کَانَ عِندهَا وخبزت وطبخت ثمَّ ثردنا فِی جَفنَة لنا ثمَّ حملتها اِلَی رَسُول اللہ صلی اللہ عَلَیہِ وَسلم فَقَالَ یَا

جَابِر اجمَع لی قَومک فَأَتَیته بهم فَقَالَ ادخلهم عَلیّ إرسَالًا فکَانُوا یَأکُلُون فَإِذا شبع قوم خرجو وَدخل آخَرُونَ حَتّٰی أکلُوا جَمِیعًا وَفضل فِی الجَفنَة شبه مَا کَانَ فِیهَا وَکَانَ رَسُول الله صلی الله عَلَیهِ وَسلم یَقُول لَهُم کلوا وَلَا تکسروا عظما ثمَّ أنه جمع العِظَام فِی وسط الجَفنَة فَوضع یَده عَلَیهَا ثمَّ تکلم بِکَلَام لم أسمعهُ فَإِذا الشَّاة قد قَامَت تنفض أذنیها فَقَالَ لی خُذ شَاتک فَأتیت امرَأَتی فَقَالَت مَا هَذِه قلت هَذِه وَالله شاتنا الَّتِی ذبحناها دَعَا الله فأحیاها لنا قَالَت أشهد أنه رَسُول الله،،(82)

ترجمہ: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر پایا، یہ دیکھ کر اسی وقت اپنے گھر چلے گئے اور اپنی زوجہ سے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کا چہرہ متغیر دیکھا ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ کا چہرہ بھوک کی وجہ سے متغیر ہے، کیا تیرے پاس کچھ موجود ہے؟؟ زوجہ نے عرض کی واللہ اس بکری اور بچے ہوئے آٹے کے علاوہ کچھ نہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی وقت بکری [illegible] دیا اور فرمایا کہ جلدی جلدی گوشت اور روٹیاں تیار کرو۔

جب کھانا تیار ہو گیا تو ایک بڑے [illegible]لے میں رکھ کر حضور ﷺ کی خدمت

---

(82)حوالہ: (خصائص کبریٰ، باب معجزاته فی ضروب الحیوانات، ج۲، ص۱۱۲، مکتبه رحمانیه لاهور)

میں حاضر ہوئے اور کھانا پیشِ خدمت کیا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اے جابر اپنی قوم کو میرے پاس جمع کرو، پس میں لوگوں کو اکٹھا کر کے حضور ﷺ کی خدمت میں لے آیا، آپ ﷺ نے فرمایا ان کو جدا جدا ٹولیاں بنا کر میرے پاس بھیجتے رہو۔ اسی طرح وہ کھانے لگے جب ایک ٹولی سیر ہو کر چلی جاتی تو دوسری آجاتی، یہاں تک کہ سب کھا چکے اور پیالے میں اتنا ہی تھا جتنا پہلے تھا نبی اکرم ﷺ فرماتے کہ کھاؤ اور ہڈی نہ توڑو۔ پھر آپ ﷺ نے پیالے میں ہڈیوں کو جمع کیا اور اپنا ہاتھ مبارک رکھا اور کچھ پڑھا، جسے میں نے نہیں سنا، اچانک وہ بکری کان جاڑتے ہوئے اُٹھ کھڑی ہوئی، آپ ﷺ نے مجھے فرمایا اپنی بکری لے جا، میں بکری کو اپنی زوجہ کے پاس لے آیا، وہ بولی یہ کیا ہے؟؟ میں نے کہا واللہ یہ ہماری وہی بکری ہے جس کو ہم نے ذبح کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے اسے زندہ کر دیا ہے یہ سن کر آپ کی زوجہ نے کہا میں گواہی دیتی ہوں کہ وہ (نبی اکرم ﷺ) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

1: ایک دن ایک عورت آپ کے پاس آئی تو اپنے بیٹے کو بھوک اور پیاس کی شدت سے زرد پایا جو کی روٹی کے ٹکڑوں پر کفایت کرتا دیکھا۔ جب وہ عورت شیخ کے پاس آئی تو دیکھا کہ ایک پلیٹ میں مرغی کی ہڈیاں پڑی ہیں جسے آپ نے کھایا تھا۔ اس عورت نے شکایت کرتے ہوئے کہا کہ آپ تو مرغی کھاتے ہیں مگر میرا بیٹا فاقہ کشی کر رہا ہے آپ نے ہڈیوں پر ہاتھ رکھ کر کہا اللہ کے حکم سے اٹھ وہ مرغی اٹھ کر ادھر ادھر گھومنے لگی آپ نے فرمایا جب تمہارا بیٹا اس مقام پر پہنچ جائے اسے مرغی کھانے

میں کوئی باک نہیں۔(83)

2: شیخ محمد بن قائد الاوانی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک عورت اپنے لڑکے کو لیکر آئی اور کہنے لگی میں نے اس لڑکے کو دیکھا کہ وہ آپ سے بہت انسیت رکھتا ہے اس لیے میں اپنا حق چھوڑ کر اسے محض لوجہ اللہ آپ کو دیتی ہوں آپ نے اس لڑکے کو لے لیا اور اسے محنت و مجاہدہ میں ڈال دیا۔ ایک دفعہ یہ عورت آئی تو اپنے لڑکے کو دبلا پتلا اور زرد رو پایا اور اس نے آپ کو دیکھا کہ جو کی چپاتیاں مرغی کے گوشت سے تناول فرما رہے ہیں یہ عورت کہنے لگی کہ آپ تو مرغی کے سالن سے روٹی کھاتے ہیں اور میرے لڑکے کو جو کی روکھی روٹیاں کھلاتے ہیں آپ نے اس کی ہڈیاں جمع کیں اور ان پر اپنا دست مبارک رکھ دیا۔ .... تو بحکم الٰہی جو کہ بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرتا ہے اٹھ کھڑی ہو مرغی اٹھ کھڑی ہوگئی اور کہنے لگی ,, لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ الشیخ عبدالقادر ولی اللہ،، پھر آپ نے اس عورت سے فرمایا، تیرا لڑکا جب اس قابل ہو جائے گا تو اس وقت اس کا اختیار ہے جو چاہے سو کھائے۔(84)

---

(83) حوالہ:(نزھۃ الخاطر الفاطر فی مناقب سیدنا شیخ عبدالقادر، محدثِ کبیر ملّا علی قاری حنفی، ترجمہ پیر زادہ اقبال احمد فاروقی، قادری رضوی کتب خانہ، لاہور، ص ۷۷)

(84) حوالہ:(قلائد الجواہر فی مناقب الشیخ عبد القادر، ترجمہ علامہ محمد عبد الستّار قادری، اکبر بک سیلرز، لاہور، ص ۱۲۶)

3

سید عبد القادر اربلی علیہ الرحمۃ یوں نقل فرماتے ہیں۔

روایت ہے کہ ایک عورت ایک بچے کو لے کر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی حضور میں نے اس لڑکے کو آپ کی پرورش میں دیا اور تربیت کیلئے آپ کے سپرد کیا تو آپ نے اس لڑکے کو مجاہدہ کی تعلیم دی اس لڑکے نے مجاہدہ اور ریاضت کرنا شروع کر دیا چند دنوں کے بعد وہ عورت سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو دیکھا لڑکا بالکل کمزور و دبلا پتلا ہو چکا ہے اور اس کے آگے جو کی روٹی کے ٹکڑے پڑے ہوئے ہیں جب وہ سیدنا غوث اعظمؒ کی خدمت میں گئی تو آپ بھنی ہوئی مرغی تناول فرما رہے تھے دیکھ کر کہنے لگی یہ کیا بات ہوئی آپ تو کھائیں بھنی ہوئی مرغیاں اور میرا لڑکا جو کی روٹی کھائے اور یہی خوراک کھانے کی وجہ سے کتنا کمزور ہو گیا ہے تو آپ نے کوئی جواب نہ دیا اور مرغی کی ہڈیاں جمع کرنے کا حکم دیا۔ جمع شدہ ہڈیوں سے فرمایا اللہ کے حکم سے زندہ ہو جا تو وہ بھنی ہوئی مرغی زندہ ہو گئی تو آپ نے اس عورت سے فرمایا کیا تو چاہتی ہے کہ تیرا لڑکا بھی ایسا مقام حاصل کرے اور جب وہ اس مقام کو حاصل کر کے لے گا پھر جو چاہے کھائے گا تو یہ سن کر اس عورت نے عرض کی حضور میں نے اپنے دل سے اس لڑکی محبت کو نکال دیا اب یہ آپ کے سپرد یہ جانے اور آپ جانیں۔(85)

---

(85)حوالہ:(تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبد القادر،سید عبد القادر اربلی،ترجمہ علامہ عبد الاحد قادری،قادری رضوی کتب خانہ،لاہور،ص ۱۳۶،۱۳۷)

سبحان اللہ اُدھر نبی اکرم ﷺ نے بطورِ معجزہ بکری کی ہڈیوں پر ہاتھ پھیرا تو وہ زندہ ہوگئی، اور یہ تو آپ ﷺ کا ہاتھ لگا اور بکری زندہ ہوگئی لیکن ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ۔

جس کے قدموں کا دھون ہے آبِ حیات
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی ﷺ

اور اِدھر آپ ﷺ کا پیارا بیٹا عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرغی کی ہڈیوں پر ہاتھ پھیرتا ہے تو وہ زندہ ہو جاتی ہے،،

،،احمد متن است وشرح عبدالقادر،،

☆: شیر حملہ نہیں کرتا: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ)

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے نام میں یہ طاقت اور فضیلت رکھی ہے کہ جب صدقِ دل سے آپ کا نام مبارک شیر جیسے خون خوار جانور کے سامنے لیا جائے تو وہ بھی آپ ﷺ کے نام مبارک کا ادب کرتے ہوئے نام لینے والے پر حملہ نہیں کرتا چنانچہ روایت ہے۔

،،عن ابن المنکدر ان سفینة مولیٰ رسول اللہ ﷺ اخطاء الجیش بارض الروم او اُسر فانطلق هاربا یلتمس الجیش فاذا هو بالاسد فقال یا ابا الحارث انا مولیٰ رسول اللہ ﷺ کان من امری کیت و کیت فاقبل الاسد له بصبصة حتیٰ قام الیٰ جنبه کلما سمع

صوتا اهوىٰ اليه ثم اقبل يمشى الىٰ جنبه حتىٰ بلغ الجيش ثم رجع الاسد،،(86)

ترجمہ: حضرت ابن منکدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے غلام حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لشکر سے علیحدہ ہو گئے یا پھر قیدی بنا لیے گے تو وہ وہاں سے بھاگ نکلے اور لشکر کو تلاش کرنے لگے کہ اچانک سامنے شیر آ گیا تو حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے شیر میں رسول اللہ ﷺ کا غلام سفینہ ہوں اور میرے ساتھ یہ یہ معاملہ ہوا ہے، تو شیر دم ہلاتا ہوا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں آ کر کھڑا ہو گیا اور جب کسی طرف سے آواز سنتا تو اُدھر چلا جاتا پھر لوٹ آتا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں چلتا رہا یہاں تک کہ حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لشکر تک پہنچ گے تو وہ شیر چلا گیا۔

شیر کہیا سفینے تائیں سن راہی راہ جاندے
جو غلام رسول اللہ دے اسیں غلام اونہاندے

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامات میں سے یہ بات حضرت شیخ علی بن الہیتی کے اذکار میں بڑی سند کے ساتھ درج ہے کہ جو شخص شیر کے سامنے آئے جناب غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لے شیر اس پر حملہ آور نہیں ہوگا۔ جو شخص مچھروں کی

---

(86)حوالہ: (مشکوۃ المصابیح، کتاب الفتن، باب الکرمات، الفصل الثانی، ج۲،ص٥٥٤، مکتبہ رحمانیہ لاہور،)

آفت سے محفوظ رہنے کے لیے آپ کے نام کا وظیفہ کرلے گا۔ پھر وہاں سے دفع ہو جائیں گے۔ آپ کا نام ہر اعلیٰ وادنیٰ مخلوق پر اثر انداز ہوتا ہے۔(87)

جب نبی کا نام مبارک لیا جائے تو بھی جانور احترام کرتے ہیں اور جب کسی ولی کا نام مبارک لیا جائے تو بھی ادب بجالاتے ہیں۔

،،احمد متن است وشرح عبدالقادر،،

پتہ چلا کہ نبیوں ولیوں کے نام کا ادب جانور بھی کرتے ہیں تو ہم تو اللہ تعالیٰ کی سب سے اعلیٰ مخلوق ہیں ہمیں بدرجہ اولیٰ مقدس ہستیوں اور ان کے ناموں کا ادب و احترام کرنا چاہیے

☆: جنات پر حکومت: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ)

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو ہر مخلوق پر فضیلت بخشی اور کل کائنات کا نبی و رسول بنا کر بھیجا جیسا کہ ماقبل میں آپ ﷺ کی نبوت کے عموم پر ہم نے قرآن مجید سے دلیل دی ہے۔ معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جنات پر بھی حکومت عطا فرمائی ہے، اور اس پر سورہ جن کی ابتدائی آیات شاہد ہیں، علاوہ ازیں ایک واقعہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

---

(87)حوالہ:(نزھۃ الخاطر الفاطر فی مناقب سیدنا شیخ عبدالقادر،محدث کبیر ملّا علی قاری حنفی،ترجمہ پیر زادہ اقبال احمد فاروقی،قادری رضوی کتب خانہ،لاہور،ص ۴۹،۔۵۰)

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے امام بیہقی کے حوالہ سے نقل کیا کہ وہ حضرت خالد بن دجانہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خالد بن دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ انہوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں شکایت کی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اپنے بستر پر سوتا ہوں تو اپنے گھر میں چکی چلنے جیسی آواز سنتا ہوں اور شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ جیسی بھنبھناہٹ سنتا ہوں، اور بجلی کی چمک جیسی چمک دیکھتا ہوں، جب میں گھبرا کر اور مرعوب ہو کر سر اُٹھاتا ہوں تو مجھے ایک سیاہ سایہ نظر آتا ہے جو بلند ہو کر میرے گھر کے صحن میں پھیل جاتا ہے، پھر میں اس کی طرف مائل ہوتا ہوں اور اس کی جلد چھوتا ہوں تو اس کی جلد سیہی (سیحہ وہ جانور جس کے جسم پر کانٹے ہوتے ہیں) کی جلد کی طرح کی محسوس ہوتی ہے اور وہ میری طرف آگ کے شعلے پھینکتا ہے مجھے لگتا ہے کہ وہ مجھے بھی جلا دے گا اور میرے گھر کو بھی۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے ابو دجانہ تمہارے گھر میں رہنے والا برا (جن) ہے رب کعبہ کی قسم اے ابو دجانہ کیا تم کو بھی کوئی ایذا دینے والا ہے؟؟ پھر فرمایا کہ میرے پاس دوات اور کاغذ لے کر آؤ، جب یہ دونوں چیزیں حاضر کی گئیں تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ دونوں چیزیں دیں اور فرمایا اے ابوالحسن! جو میں کہتا ہوں لکھو، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا لکھو،؟؟ فرمایا لکھو۔

،،بسم اللہ الرحمن الرحیم هذا كتاب من محمد رسول اللہ رب العالمين الى من طريق الدار من العمار و الزوار و الصالحين، الا

طارق یطرق بخیر یا رحمن امابعد:

,, فان لنا ولکم فی الحق منعة فان تک عاشقا مولعا،او فاجرا مقتحما،او راغبا حقا، او مبطلا، ھذا کتاب اللہ تبارک و تعالیٰ ینطق علینا و علیکم بالحق، ان کنا نستنسخ ما کنتم تعملون، و رسلنا یکتبون ما تمکرون، اترکوا صاحبی ھذا، و انطلقوا الی عبدة الاصنام، و الی من یزعم ان مع اللہ الھا آخر، لا الہ الا ھو کل شئ ھالک الا وجھہ لہ الحکم والیہ ترجعون، تغلبون ثم لا تنصرون، حم عسق، تفرق اعداء اللہ، و بلغت حجة اللہ، و لا حول و لا قوة الا باللہ فسیکفیھم اللہ و ھو السمیع العلیم.

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو مہربان نہایت رحم والا، یہ خط ساری دنیا کے پرودگار کے رسول محمد ﷺ کی طرف سے گھروں کے دروازے کھٹکھٹانے والے یعنی عمارتوں میں رہنے والے بدکار و صالحین کی طرف ہے نہ کہ ان کی طرف جو بھلائی لاتے ہیں (یعنی فرشتے) اے مہربان خداتعالیٰ:

بے شک ہمارے لیے اور تمہارے لیے حق بات وسعت ہے لہذا اگر تو بہت گرویدہ ہونے والا عاشق ہے، یا مشقت میں ڈالنے والا بدکار ہے، یا حق کی طرف راغب ہے، یا فساد پیدا کرنے والا ہے تو یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہم پر اور تم پر حق بولنے والی کتاب ہے بیشک ہم تمہارے کیے ہوئے کو ختم کر دیتے ہیں۔ اور ہماری بھیجی ہوئی جماعت تمہارے فریب کو لکھتی ہے۔

میرے اس خط والے کو تم لوگ چھوڑ دو اور بتوں کی پوجا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ

دوسروں کو شریک ٹھہرانے والوں کی طرف بھاگ جاؤ۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کی ذات کے علاوہ ہر چیز فنا ہونے والی ہے اسی کا حکم ہے۔ اور اسی کے طرف پھیرے جاؤ گے۔ تم مغلوب ہو جاؤ گے، تمہاری مدد نہیں کی جائے گی، اللہ کے دشمن جدا ہو جائیں گے اور اللہ کی حجت پہنچ گئی۔ اور گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت صرف اللہ کی توفیق سے ہے۔ تو اے محبوب عنقریب اللہ ان کی طرف سے تمہیں کفایت کرے گا۔ اور وہ سنتا جانتا ہے۔

حضرت ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس خط کو لیا اور لپیٹ لیا اور اپنے گھر لے گیا اور اپنے سر کے نیچے رکھا اور رات اپنے گھر میں گزاری، تو ایک چیخنے والے کی چیخ سے ہی میں بیدار ہوا جو یہ کہہ رہا تھا اے ابو دجانہ تجھے لات و عزیٰ کی قسم ان کلمات نے ہمیں جلا ڈالا تمہیں تمہارے نبی کا واسطہ اگر تم یہ خط یہاں سے اٹھا لو ہم تیرے گھر میں کبھی نہیں آئیں گے، حضرت ابو دجانہ فرماتے ہیں کہ میں نے جواب دیا مجھے میرے محبوب محمد رسول اللہ ﷺ کی قسم میں اس خط کو اس جگہ سے اس وقت اٹھاؤں گا جب میں رسول اللہ ﷺ سے اس کی اجازت لے لوں۔

حضرت ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری رات مجھ پر جنوں کے رونے اور چیخ و پکار کی وجہ سے طویل ہو گئی۔ جب صبح ہوئی تو نماز فجر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ادا کی اور حضور ﷺ کو اس بات کی اطلاع دی جو میں نے رات کو جنوں سے سنی تھی، اور جو میں نے جنوں کو جواب دیا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ فرمایا اے ابو دجانہ وہ خط (تعویذ) جنوں سے اٹھا لو قسم ہے اس ذات کی جس نے

مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے۔وہ جن قیامت تک عذاب کی تکلیف پاتے رہیں گے۔(88)

شرح:(غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

☆ایک لڑکی کی جنات سے رہائی:

ابوسعید عبداللہ بن احمد بغدادی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں میری لڑکی فاطمہ بعمر سولہ سال ایک دن اپنے مکان کی چھت پر کھڑی تھی کہ اسے ایک جن اٹھا کر لے گیا میں نے یہ حالت اپنے محسن آقا حضرت شیخ سید محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کی آپ نے فرمایا آج رات کرخ کے ویران خانہ میں فلاں ٹیلے پر بیٹھ کر اپنے اردگرد ایک دائرہ کھینچ کر بیٹھ جانا۔اور دائرہ کھینچتے وقت بسم اللہ علی نیۃ عبدالقادر پڑھنا۔رات کے اندھیرے میں تمہارے پاس جنات کے مختلف لشکر آئیں گے۔ان جنوں سے خوف زدہ نہ ہونا۔علی الصبح جنوں کا بادشاہ تمہارے پاس آئے گا۔اور تمہیں اپنی حاجت بیان کرنے کو کہے گا تم اسے بتانا کہ مجھے حضرت سید عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھیجا ہے اور میری لڑکی یوں گم ہوگئی ہے۔میں نے ٹیلے پر پہنچ کر حسب ارشاد دائرہ بنا لیا بڑے کریہہ المنظر جنات میرے اردگرد منڈلاتے رہے حتیٰ کہ ان کا بادشاہ بھی گھوڑے پر سوار جنات کا ایک عظیم لشکر آیا اور

---

(88)حوالہ: (لقط المرجان فی احکام الجان، امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ،ص ۲٦٥ تا۲٦٨)

میرے سامنے کھڑے ہو کر کہنے لگا بھائی تمہاری کون سی خدمت بجا لا سکتا ہوں۔ جب میں نے حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لیا تو وہ احتراماً گھوڑے سے اتر آیا اور زمین بوسی کر کے دائرہ کے باہر بیٹھ گیا اور مجھے اپنی حاجت بیان کرنے کو کہا میں نے اپنی بیٹی کا قصہ سنایا تو اس نے اپنے لشکریوں سے دریافت کیا کہ یہ کام کس کا ہے مگر جب سب نے اپنی لاعلمی کا اظہار کیا تو ایک سرکش جن حاضر کیا گیا جس کے پاس لڑکی تھی جنوں نے بتایا کہ یہ سرکش جن چین کے جنات میں سے ہے بادشاہ نے کہا کہ اس لڑکی کو سید غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شہر سے تم کیوں اٹھا لائے اس نے کہا کہ مجھے اچھی لگی تھی بادشاہ نے کہا اس مردود کا سر قلم کر دو، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور لڑکی میرے حوالے کر دی گئی۔ میں نے بادشاہ کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ تم جیسا فرمانبردار میں نے کہیں نہیں دیکھا وہ کہنے لگا کیوں نہ ہو حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر بیٹھے سرکشوں پر ایک نگاہ ڈالتے ہیں تو وہ ڈر کر غاروں میں منہ چھپاتے پھرتے ہیں نیز اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جن وانس میں سے بھی قطب مقرر کرنے کا اختیار دے رکھا ہے۔ (89)

☆ علامہ عبدالرحیم علیہ الرحمۃ نے واقعہ کو یوں بیان کیا ہے کہ۔

شیخ ابوالفتوح محمد بن ابی العاص یوسف بن اسماعیل بن احمد علی قریشی تمیمی بکری بغدادی سے روایت ہے کہ شیخ ابوسعید عبداللہ بن احمد بن علی محمد بغدادی از حی ۲۳۹ھ

---

(89) حوالہ: (نزھۃ الخاطر الفاطر فی مناقب سیدنا شیخ عبدالقادر، محدثِ کبیر ملّا علی قاری حنفی، ترجمہ پیر زادہ اقبال احمد فاروقی، قادری رضوی کتب خانہ، لاہور، ص ۸۰ تا ۸۱)

میں سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میری بچی فاطمہ جس کی عمر ۱۶ سال ہوگی بڑی حسین وجمیل ایک چھت پر چڑھی اور وہیں سے غائب ہوگئی۔ آپ نے فرمایا گھبراؤ نہیں آج رات کو کرخ کے جنگل میں جاؤ اور پانچویں ٹیلے پر بیٹھ جانا لیکن دیکھو خیال رکھنا اپنے چاروں طرف ایک لکیر کھینچ لینا اور دائرہ کھینچتے وقت بسم اللہ عبدالقادر پڑھتے رہنا رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد جنوں کی جماعتیں گزرنی شروع ہوں گی۔ ان کی شکل وصورت بڑی بھیانک اور ڈراؤنی ہوگی مگر تم بے خوف وخطر بیٹھے رہنا وہ تمہیں کوئی ضرر نہ پہنچا سکیں گے عین صبح کے وقت جنوں کا سب سے بڑا بادشاہ اس راستے سے گزرتے ہوئے وہ خود ہی تم سے تمہارا مقصد دریافت کرے گا تب تم اس کے استفسار پر اپنے مقصد کا اظہار کر دینا اور یہ کہہ دینا کہ مجھے شیخ عبدالقادر جیلانی نے تمہارے پاس بھیجا ہے اس کے بعد اپنی لڑکی کے غائب ہونے کا پورا واقعہ بیان کرنا۔

محمد بغدادی ازجیؔ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکار غوث اعظم کے حکم کے مطابق عمل کیا اور ٹیلے پر جا کر اپنے چاروں طرف لکیر کھینچ کر بیٹھ گیا چند ساعتوں کے بعد خوفناک صورت کے جنوں کا قافلہ گزرنا شروع ہوگیا۔ ان کی راہ گذر میں بیٹھ کر دخل دینا انہیں سخت ناگوار گزرا مگر دائرے کے اندر انہیں داخل ہونے کی جراءت نہ ہو سکی۔ ساری رات اس ٹیلے کے قریب سے جنات کا قافلہ کا گزرتا رہا صبح ہوتے ہی جنوں کا بادشاہ شاہانہ ٹھاٹ کے ساتھ عالیشان گھوڑے پر سوار ہو کر ادھر سے گزرا بادشاہ نے مجھے دیکھتے ہی از خود کلام کیا اور کیفیت معلوم کی تو میں نے جواب دیا کہ مجھے شیخ عبدالقادر جیلانی غوث الثقلین نے تمہارے پاس بھیجا ہے آپ کا اسم گرامی

سنتے ہی بادشاہ گھوڑے سے نیچے اتر آیا اور زمین ادب چومی پھر مودب ہو کر دائرے کے باہر بیٹھ گیا اور اس کے ہم کاب جتنے بھی جن تھے سبھی کنارے کنارے پر جما کر بیٹھے گئے بس وہ عجیب منظر تھا۔ حد نگاہ تک جن ہی جن نظر آتے تھے جب بادشاہ نے دوبارہ واقعہ کی تفصیل معلوم کی تو میں نے اپنا پورا واقعہ بیان کیا کہ میری بچی کس طرح چھت پر گئی اور کیسے یک بیک وہاں سے غائب ہو گئی

تفصیل حالات معلوم کرنے کے بعد بادشاہ اپنے ساتھ کے تمام جنوں کی طرف متوجہ ہوا۔ اور بولا کہ بتاؤ تم میں سے کون ہے وہ جس نے حرکت ناشائستہ کی ہے سارے جن لرز اٹھے اور کہنے لگے ہمیں اس کا قطعی کوئی علم نہیں ہے پھر بادشاہ نے اپنے مقرب سپاہیوں کو حکم دیا کہ جس نے بھی یہ ناشائستہ حرکت کی ہو اسے جلد سے جلد گرفتار کر کے میرے پاس لاؤ تھوڑی دیر میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جن پابجولاں (جس کے پاؤں میں بیڑیاں ڈالیں ہوئیں تھیں) بادشاہ کی خدمت میں حاضر کیا گیا جس کے ہمراہ میری غائب شدہ بچی بھی ہے معلوم یہ ہوا کہ چین کا سرکش جن ہے بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ تجھے کس طرح جرات ہوئی کہ قطب زماں کی رکاب تلے چوری کرے اس جن نے کہا میں پرواز کرتا ہو چلا جارہا تھا اس لڑکی کا حسن دیکھ کر عاشق ہو گیا اور اس کو ساتھ اٹھا لایا بادشاہ کو جلال آ گیا اور اسی وقت اس کا سر تن سے جدا کر دیا اور میری بچی میرے حوالے کر دی۔

میں نے بادشاہ سے دریافت کیا کہ تم لوگ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بہت مطیع فرمانبردار ہو بادشاہ نے جواب بیشک ہم ان کے فرمانبردار ہیں حضرت تو اپنے مقام سے ہماری نقل و حرکت کو ملاحظہ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جب کسی کو

قطب زماں مقرر کرتا ہے تو اسے جن و انس پر قدرت و اختیار عطا فرما دیتا ہے۔(90)

سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں اور بعض ولیوں کو جنات پر حکومت دی ہے اور جنات ان کے حکم کے پابند ہوتے ہیں دیکھیے اُدھر نبی اکرم ﷺ کے صحابی کو جنوں نے تنگ کیا تو نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تو نبی اکرم ﷺ نے نجات دلائی اور ادھر حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید کو جب جنوں نے تنگ کیا تو وہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا تو آپ نے اس کے درد کا مداوہ فرمایا۔

،،احمد متن است وشرح عبدالقادر،،

☆: قبر پر مردہ زندہ کرنا: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ)

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ طاقت بھی عطا فرمائی ہے کہ آپ ﷺ مردوں کو زندہ فرما دیتے تھے جیسا کہ ماقبل گزرا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بکری کو زندہ فرمایا تھا۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو اسلام کی دعوت دی تو اس نے کہا۔

،، لا اومن بك حتى تحيى لى ابنتى فقال النبى ﷺ ارنى قبر ها

---

(90) حوالہ: (سیرت غوث اعظم، علامہ عبد الرحیم خان، قادری رضوی کتب خانہ، لاہور، ص ۲۰۱ تا ۲۰۳)

فاراه فقال ﷺ يا فلانة فقالت لبيك و سعديك فقال ﷺ اتحبين ان ترجعي فقالت لا والله يا رسول الله اني وجدت الله خيراً اليّ من ابويّ و وجدت الآخرة لي خيراً من الدنيا،،(91)

ترجمہ: کہ میں اتنی دیر تک ایمان نہ لاؤں گا جب تک آپ میری بیٹی کو زندہ نہیں فرما دیتے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے اس کی قبر دکھاؤ اس نے قبر دکھائی آپ ﷺ نے فرمایا اے فلانہ تو اس بچی نے پکارا یارسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں تو پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تم پسند کرتی ہو کہ تم واپس آجاؤ؟؟ تو اس نے عرض کی نہیں یارسول اللہ ﷺ میں نے اللہ تعالیٰ کو اپنے ماں باپ سے بہتر پایا ہے اور آخرت کو دنیا سے بہتر پایا ہے۔

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ) سیدنا غوث اعظم الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک روز ایک محلہ سے گزر رہے تھے۔ تو دیکھا ایک مسلمان اور عیسائی آپس میں جھگڑا کر رہے ہیں تو سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جھگڑے کا سبب پوچھا تو مسلمان نے کہا کہ یہ عیسائی کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمارے نبی سے افضل ہیں۔ اور میں نے اس عیسائی کو کہا ہے کہ نہیں بلکہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ افضل ہیں تو سیدنا غوث اعظم رضہ اللہ تعالیٰ عنہ اس عیسائی سے فرمانے لگے کہ تم کس دلیل سے اپنے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہمارے آقا و

---

(91) حوالہ: (حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین، الفصل الثانی فی بعض من احیا ھم اللہ لاجلہ ﷺ، ص ٣٠٤، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر فضیلت دیتے ہو عیسائی نے کہا کہ ہمارے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ کرتے تھے تو سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نصرانی دیکھ میں نبی نہیں ہوں بلکہ میں اپنے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ادنیٰ غلام ہوں۔ اگر میں مردہ کو زندہ کردوں تو کیا تو مسلمان ہو جائے گا اس نے کہا ضرور میں مسلمان ہو جاؤں گا۔ پھر سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے کوئی پرانی قبر دکھاؤ تجھے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی فضیلت کا علم اور یقین ہو جائے۔

اس عیسائی نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک بوسیدہ اور پرانی قبر دکھائی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تمہارے نبی مردوں کو زندہ کرتے وقت کیسے خطاب کیا کرتے تھے اس کہا کہ "قم باذن اللہ" "اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جا کہتے تھے۔ تو سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ قبر والا دنیا میں گویا تھا۔ اگر تو چاہے تو یہ گاتا ہوا اپنی قبر سے اٹھے اس نے کہا میں بھی یہی چاہتا ہوں تو آپ نے قبر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ "قُمْ بِاِذْنِیْ" "میرے حکم سے کھڑا ہو جا۔ پس قبر پھٹ گئی اور وہ مردہ زندہ ہو کر گاتا ہوا باہر نکل آیا۔ جب عیسائی نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ کرامت دیکھی تو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا اور ہمارے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی فضیلت کا بھی قائل ہو گیا۔ (92)

---

(92) حوالہ: (تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبد القادر، سید عبد القادر اربلی، ترجمہ علامہ عبد الاحد قادری، قادری رضوی کتب خانہ، لاہور، ص ۶۵ ـ ۶۶)

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں اور بعض ولیوں کے ہاتھوں میں یہ طاقت رکھی ہے کہ وہ مردوں کو زندہ کر سکتے ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بھی آتا کہ آپ علیہ السلام بھی مردوں کو زندہ فرما دیتے تھے اسی طرح ما قبل گرزا کہ نبی اکرم ﷺ نے اور سیدنا عبد القادر رضی اللہ عنہ نے قبروں پر آکر مردوں کو زندہ فرمایا سبحان اللہ کیا نبی اکرم ﷺ کی زندگی کی شرح ہے کہ نبی اکرم ﷺ بھی قبر پر مردہ زندہ فرما رہے ہیں اور سیدنا عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی قبر پر ہی مردہ زندہ فرما رہے ہیں اُدھر بھی ایک آدمی کے ایمان کی وجہ سے زندہ کیا اور اِدھر بھی لیکن دونوں میں فرق یہ کہ وہ بطور معجزہ اور یہ بطور کرامت ہے۔

،،احمد متن است وشرح عبد القادر،،

☆: ضیافتِ خدا: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ) جب نبی اکرم ﷺ نے وصال کے روزے (مسلسل روزے جس میں افطار نہ ہو) رکھنا شروع فرمائے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی حضور ﷺ کی طرح روزے رکھنے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

،،عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُوَاصِلُوا قَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ: لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنكُم إِنِّي أُطعَمُ وَأُسقَى أَو إِنِّي أَبِيتُ أُطعَمُ وَأُسقَى،،(93)

---

(93)حوالہ: (بخاری شریف، کتاب الصوم، باب الوصال و من قال.....الخ، ج۳، ص۳۷)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (میرے صحابہ) وصال کے روزے نہ رکھا کرو، صحابہ کرام نے عرض کی (یارسول اللہ) آپ ﷺ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں تم میں سے کسی کی مثل نہیں مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے یا فرمایا کہ میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کو کون کھلاتا اور پلاتا ہے اس متعلق بھی ایک حدیث سنیئے۔

,,قَالَ: إِنِّی أَبِیتُ عِندَ رَبِّی یُطعِمُنِی وَیَسقِینِی،،(94)

ترجمہ: میں اپنے رب کے پاس رات گزارتا ہوں وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس دن کا چلہ کاٹا اور دن کو روزہ رکھتے تھے تو آپ نے پکا ارادہ فرمایا کہ روزہ افطار کرنے کیلئے پانی کے سواء کوئی چیز دنیا کی کھانے پینے میں استعمال نہ کریں گے۔ جب تک کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے میرے لئے کھانا نہ اتارے تو چلہ مکمل ہونے سے دو دن پہلے آپ کے حجرہ مبارک کی چھت پھٹی اور اس سے ایک آدمی حجرہ کے اندر داخل ہوا جس کے دائیں ہاتھ میں سونے اور بائیں ہاتھ میں چاندی کے برتن تھے اور پھلوں سے بھرے ہوئے تھے آپ کے سامنے رکھ دیئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے

---

(94) حوالہ: (مسند اسحاق بن راھویہ، ما یروی عن ام علقمۃ مولاۃ عائشہ، ج۲، ص ۴۶۳)

دریافت فرمایا یہ برتن کیسے ہیں اس آدمی نے عرض کیا حضرت یہ برتن میں عالم بالا سے آپ کیلئے لایا ہوں تاکہ آپ اس سے تناول فرمائیں۔

تو سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے فرمایا کہ ان برتنوں کو اٹھالو کیونکہ امام الانبیا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے سونے چاندی کی اشیاء کو استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے تو وہ شخص یہ سنتے ہی بھاگ گیا پھر آیا تو اس کے ہاتھ میں کھانے سے بھرا ہوا ایک تھال تھا جس میں کھانا تھا اس نے آپ سے عرض کیا کہ اللہ رب العزت نے اس کھانے سے آپ کی ضیافت کی ہے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کھانا لے کر درویشوں کے ہمراہ تناول فرمایا اور اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔(95)

قسمیں دے دے کر کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے

تیرا اللہ پیارا چاہنے والا تیرا

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں اور بعض ولیوں کو اللہ تعالیٰ کے قرب خاص کی وجہ سے یہ مرتبہ بھی مل جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ غیبی طور سے ان کو سیر فرمادیتا ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ اور حضور سیدنا الشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے گزرا کہ اللہ تعالیٰ ان کو غیبی طور سے سیر فرمادیتا تھا۔

،،احمد متن است وشرح عبدالقادر،،

---

(95)حوالہ:(تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبد القادر،سید عبد القادر اربلی،ترجمہ علامہ عبد الاحد قادری،قادری رضوی کتب خانہ،لاہور،ص ۸۰، ۸۱،)

☆: گمشدہ اُونٹ کی خبر دینا: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ)

نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب کی دولت سے بھی مالا مال فرمایا ہے، جب غزوہ تبوک سے واپسی پر نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی گم ہوگئی، تو منافقوں میں سے ایک ادمی جس کی منافقت مشہور تھی کہنے لگا، محمد (ﷺ) گمان کرتے کہ وہ نبی ہیں اور تم کو آسمانوں کی خبریں دیتے ہیں اُن کو تو اپنی اونٹنی کا بھی پتا نہیں۔

تو نبی اکرم ﷺ کے پاس حضرت عمارہ بن حزن رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ یہ محمد (ﷺ) تم کو کہتے ہیں کہ میں نبی ہوں اور تم کو آسمانوں کی خبریں دیتے ہیں، اُن کو تو اپنی اونٹنی کا علم نہیں، اللہ کی قسم میں وہی جانتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے سیکھایا۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹنی کا علم دیا ہے۔

،،ھی بالوادی من شعب کذا قد حبستها الشجرة بزمامها فانطلقوا فجاؤوا بها،،

وہ فلاں گھاٹی میں ہے اور ایک دوخت کے ساتھ اس کی نکیل اٹکی ہوئی ہے، تو صحابہ کرام گئے اور اونٹنی کو لے آئے (اور وہیں سے لے کر آئے جہاں حضور ﷺ نے خبر دی تھی) تو حضرت عمارہ بن حزن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے خیمے میں آئے اور نبی اکرم ﷺ کے غیب کے متعلق بتایا، (کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کے بارے فرمایا کہ وہ میرے بارے میں یہ یہ کہتا ہے) ایک آدمی حضرت عمارہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کے خیمے میں تھا اس نے کہا اللہ کی قسم منافق نے یہی بات تمہارے آنے سے پہلے کہی ہے۔(96)

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

روایت میں ہے کہ ایک تاجر دیگر تاجروں کے قافلہ کے ساتھ تجارت کیلئے چند سرخ اونٹوں پر شکر لاد کر دوسرے شہر میں لے جا رہا تھا کہ راستہ میں رات کے وقت اس تاجر کے اونٹ گم ہو گئے بڑی کوشش سے تلاش کیا مگر اونٹ نہ ملے وہ بہت پریشان ہوا یہ تاجر سرکار غوث اعظم کا مرید اور عقیدت مند تھا اس نے بلند آواز سے غوث اعظم کو پکارا کہ:

,,یَا سَیِّدِیْ عَبْدِ الْقَادِرْ غَابَتْ جَمَالِیْ مَعَ اَحْمَالِهَا،،

خدارا میری مدد کریں یا غوث اعظم میرے اونٹ اسباب سمیت غائب ہو گئے ہیں ندا کے بعد دیکھا تو ایک سفید لباس بزرگ پہاڑ پر کھڑے اشارے سے اپنی طرف بلا رہے ہیں جب پہاڑ پر گیا تو وہ بزرگ غائب ہو گئے مگر گمشدہ اونٹ بمعہ اسباب کے وہیں کھڑے تھے۔(97)

جو حدیث بیان ہوئی اس میں نبی اکرم ﷺ نے دو اشیاء کے بارے غیب

---

(96)حوالہ: (حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین، اخبارہ بشؤون بعض اصحابہ من المغیبات مع بیان اسمائھم،ص٣٦٦،)

(97)حوالہ:(تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبد القادر،سید عبد القادر اربلی،ترجمہ علامہ عبد الاحد قادری،قادری رضوی کتب خانہ،لاہور،ص ١١٠،)

کی خبر دی ایک تو یہ کہ فلاں آدمی یہ کہتا ہے یہ بھی غیب کی خبر ہے اور دوسری یہ کہ میری اونٹنی فلاں جگہ ہے یہ بھی غیب کی خبر ہے۔اور سبحان اللہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی اونٹنی کی خبر دی تو اصحابِ رسول کو مل گئی اور یہاں سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مرید کو اونٹ کی خبر دی تو وہ بھی مل گیا متن وشرح کا کیا کہنا،، سبحان اللہ،۔

،،احمد متن است وشرح عبدالقادر،،

☆:ایک وقت میں متعدد جگہ جلوہ فرمانا:☆

متن: (نبی اکرم ﷺ)

نبی اکرم ﷺ ایک وقت میں متعدد مقامات پر جلوہ گر ہو سکتے ہیں۔جیسا کہ تمام قبور میں آپ ﷺ کی آمد ہوتی ہے حدیث میں ہے۔

،،عَن أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: العَبدُ إِذَا وُضِعَ فِي قَبرِهِ وَتُوُلِّيَ وَذَهَبَ أَصحَابُهُ حَتَّى إِنَّهُ لَيسمَعُ قَرعَ نِعَالِهِم أَتَاهُ مَلَكَانِ فَأَقعَدَاهُ فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا كُنتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ: أَشهَدُ أَنَّهُ عَبدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ فَيُقَالُ : انظُر إِلَى مَقعَدِكَ مِنَ النَّارِ أَبدَلَكَ اللّٰهُ بِهِ مَقعَدًا مِنَ الجَنَّةِ،، (98)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

---

(98)حوالہ: (بخاری شریف، کتاب الجنائز، باب المیت یسمع خفق النعال، ج۲، ص۹۰)

جب بندہ مرجاتا ہے اور اُس کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اس کو دفنا کر چلے جاتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز کو سنتا ہے پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اُس کو بیٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس آدمی محمد ﷺ کے بارے کیا کہا کرتا تھا تو وہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندۂ خاص اور رسول ہیں، تو اس کو کہا جائے جائے گا کہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ دیکھ اللہ نے اس کو (تیرے نبی اکرم ﷺ کی صحیح شناخت پر) جنت کے ٹھکانے سے بدل دیا ہے۔

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ رمضان المبارک کے دنوں میں ستر آدمیوں نے آپ کو حصول برکت کیلئے روزہ افطار کرنے کی الگ الگ دعوت دی تو آپ نے سب کی دعوت کو قبول کیا اور ہر ایک کے گھر میں جا کر ایک ہی وقت میں روزہ افطار کیا اور اپنے گھر میں بھی موجود رہے تو یہ خبر بغداد میں مشہور ہوگئی اور آپ کے ایک خادم کے دل میں یہ خیال آیا کہ سرکار غوث اعظم تو اپنے گھر سے نکلے ہی نہیں تو اتنے گھروں میں جا کر سب لوگوں کے ہاں ایک ہی وقت میں کیسے کھانا کھایا ہوگا۔ تو سرکار غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اس خادم کی دل کی بات معلوم کر کے فرمایا کہ یہی سچ ہے کہ میں نے تمام لوگوں کی دعوت قبول کی تھی اور سب کے گھر سے کھانا بھی کھایا ہے۔(99)

---

(99)حوالہ:(تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبد القادر،سید عبد القادر اربلی،ترجمہ علامہ عبد الاحد قادری،قادری رضوی کتب خانہ،لاہور،ص ۱۱۲ ،☆سیرتِ غوثِ الثقلین،مولانا محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی،قادری کتب خانہ، سیالکوٹ،ص ۱۶۶،)

اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ نبی اکرم ﷺ ایک ہی وقت میں جتنے بھی لوگ دفنائے جائیں سب کی قبور میں تشریف لاتے ہیں جیسا کہ بخاری شریف کی حدیث سے عیاں ہوا معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء واولیاء کو ایک وقت میں متعدد جگہ جلوہ فرمانے کی طاقت دی ہے اور اس کی زندہ مثال حضرت سیدنا عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مذکورہ کرامت ہے۔

،،احمد متن است وشرح عبدالقادر،،

☆: سیاح افلاک: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ)

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو جسمانی معراج کروائی اور آپ ﷺ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام کے ساتھ آسمانوں پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے گئے اور سیر کی اس بارے میں بہت احادیث آتی ہیں صرف ایک طویل حدیث پیش کرتا ہوں جس میں معراج کا کافی بیان ہے۔

،، عَن أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أُتِيتُ بِالبُرَاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ أَبيَضُ فَوقَ الحِمَارِ وَدُونَ البَغلِ، يَضَعُ حَافِرَهُ عِندَ مُنتَهَى طَرفِهِ، فَرَكِبتُهُ فَسَارَ بِى حَتّٰى أَتَيتُ بَيتَ المَقدِسِ فَرَبَطتُ الدَّابَّةَ بِالحَلقَةِ الَّتِى كَانَ يَربِطُ بِهَا الأَنبِيَاءُ، ثُمَّ دَخَلتُ فَصَلَّيتُ فِيهِ رَكعَتَينِ، ثُمَّ خَرَجتُ فَجَائَنِى جِبرِيلُ بِإِنَاءٍ مِن خَمرٍ وَإِنَاءٍ مِن لَبَنٍ فَاختَرتُ اللَّبَنَ، فَقَالَ جِبرِيلُ: أَصَبتَ الفِطرَةَ قَالَ: ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ

الدُّنیا فاستفتح جبریل فقیل: مَن أنت فقال: جبریل، قیل: ومن معک قال: محمدٌ، فقیل: وقد أُرسل إلیه فقال: قد أُرسل إلیه، ففتح لنا فإذا أنا بآدم فرحّب ودعا لی بخیرٍ، ثُمّ عرج بنا إلی السماء الثانیة فاستفتح جبریل فقیل: ومن أنت قال: جبریل، فقیل: ومن معک قال: محمدٌ، فقیل: وقد أُرسل إلیه قال: قد أُرسل إلیه، ففتح لنا فإذا أنا بابنی الخالة یحیی وعیسی فرحّبا ودعوا لی بخیرٍ، ثُمّ عرج بنا إلی السماء الثالثة فاستفتح جبریل فقیل: ومن أنت فقال: جبریل، فقیل: ومن معک قال: محمدٌ، قالوا: وقد أُرسل إلیه قال: قد أُرسل إلیه، ففتح لنا فإذا أنا بیوسف وإذا هو قد أُعطی شطر الحُسن فرحّب ودعا لی بخیرٍ، ثُمّ عرج بنا إلی السماء الرابعة فاستفتح جبریل فقیل: ومن أنت فقال: جبریل، فقیل ومن معک قال: محمدٌ صلّی اللّٰہُ علیه وسلّم فقیل: وقد أُرسل إلیه فقال: قد أُرسل إلیه ففتح لنا فإذا أنا بإدریس فرحّب ودعا لی بخیرٍ، ثُمّ قال: یقولُ اللّٰہُ ورفعناہُ مکانًا علیًّا ثُمّ عرج بنا إلی السماء الخامسة فاستفتح جبریل فقیل: من أنت قال: جبریل، فقیل: ومن معک فقال: محمدٌ، فقیل: وقد بُعث إلیه قال: قد بُعث إلیه، ففتح لنا فإذا أنا بهارون فرحّب بی ودعا لی بخیرٍ، ثُمّ عرج بنا إلی السماء السادسة فاستفتح جبریل فقیل: من أنت قال: جبریل، فقیل: ومن معک قال محمدٌ، فقیل: وقد بُعث إلیه قال: قد بُعث إلیه، ففتح لنا فإذا أنا بموسی فرحّب ودعا لی بخیرٍ، ثُمّ

عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبرِيلُ فَقِيلَ: مَن أَنتَ قَالَ: جِبرِيلُ، فَقِيلَ: وَمَن مَعَكَ قَالَ: مُحَمَّدٌ، فَقِيلَ: وَقَد بُعِثَ إِلَيهِ قَالَ: قَد بُعِثَ إِلَيهِ، فَفَتَحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِإِبرَاهِيمَ وَإِذَا هُوَ مُسنِدٌ إِلَى البَيتِ المَعمُورِ، وَإِذَا هُوَ يَدخُلُهُ كُلَّ يَومٍ سَبعُونَ أَلفَ مَلَكٍ لَا يَعُودُونَ إِلَيهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِي إِلَى سِدرَةِ المُنتَهَى فَإِذَا وَرَقُهَا كَآذَانِ الفِيَلَةِ وَإِذَا ثَمَرُهَا أَمثَالُ القِلَالِ، فَلَمَّا غَشِيَهَا مِن أَمرِ اللَّهِ مَا غَشِيَهَا تَغَيَّرَت، فَمَا أَحَدٌ مِن خَلقِ اللَّهِ يَستَطِيعُ أَن يَصِفَهَا مِن حُسنِهَا، قَالَ: فَأَوحَى اللَّهُ إِلَيَّ مَا أَوحَى، وَفَرَضَ عَلَيَّ فِي كُلِّ يَومٍ وَلَيلَةٍ خَمسِينَ صَلَاةً، فَنَزَلتُ حَتَّى انتَهَيتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ: مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَى أُمَّتِكَ قَالَ: قُلتُ: خَمسِينَ صَلَاةً فِي كُلِّ يَومٍ وَلَيلَةٍ، فَقَالَ: ارجِع إِلَى رَبِّكَ فَاسأَلهُ التَّخفِيفَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ، فَإِنِّي قَد بَلَوتُ بَنِي إِسرَائِيلَ وَخَبَرتُهُم، قَالَ: فَرَجَعتُ إِلَى رَبِّي فَقُلتُ لَهُ: رَبِّ خَفِّف عَن أُمَّتِي، فَحَطَّ عَنِّي خَمسًا فَرَجَعتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ: مَافَعَلتُ فَقُلتُ: حَطَّ عَنِّي خَمسًا، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ، فَارجِع إِلَى رَبِّكَ فَاسأَلهُ التَّخفِيفَ لِأُمَّتِكَ، فَلَم أَزَل أَرجِعُ بَينَ رَبِّي وَبَينَ مُوسَى عَلَيهِ السَّلَامُ فَيَحُطُّ عَنِّي خَمسًا خَمسًا حَتَّى قَالَ: يَا مُحَمَّدُ هِيَ خَمسُ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَومٍ وَلَيلَةٍ، بِكُلِّ صَلَاةٍ عَشرٌ، فَتِلكَ خَمسُونَ صَلَاةً، وَمَن هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَم يَعمَلهَا كُتِبَت لَهُ حَسَنَةً فَإِن عَمِلَهَا كُتِبَت لَهُ عَشرًا، وَمَن هَمَّ بِسَيِّئَةٍ وَلَم يَعمَلهَا لَم تُكتَب لَهُ شَيئًا، فَإِن عَمِلَهَا

كُتِبَتْ سَيِّئَةً وَاحِدَةً، فَنَزَلْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى مُوسَى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ رَجَعْتُ إِلَى رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ،،(100)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ,,میرے پاس براق کو لایا گیا یہ ایک سفید جانور تھا گدھے سے اُونچا اور خچر سے چھوٹا تھا۔ اپنا قدم وہاں رکھتا تھا جہاں نظر پڑتی تھی، پس میں اس پر سوار ہوا اور یہ جانور مجھے لے کر چلا یہاں تک کہ میں بیت المقدس تک پہنچ گیا۔ اور میں نے جانور کو اس حلقہ سے باندھ دیا جس حلقہ سے انبیاء کرام باندھا کرتے تھے۔ پھر میں بیت المقدس میں داخل ہوا اور دو رکعت نماز پڑھی، پھر میں وہاں سے نکلا تو جبرائیل امین (علیہ السلام) میرے پاس ایک برتن شراب کا اور ایک برتن دودھ کا لائے۔ میں نے دودھ کو لیا۔ تو جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا کہ آپ نے فطرت سلیمہ کے مطابق کیا ہے۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ پھر ہمیں آسمانِ دنیا پر لے جایا گیا اور جبرائیل (علیہ السلام) نے دروازہ کھولنے کو کہا پوچھا گیا تم کون ہو؟ جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا میں جبرائیل ہوں۔ پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جبرائیل علیہ السلام

---

(100) حوالہ: (مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب المغازی، حدیث المعراج حین اسری بالنبی، ج ١١، ص ٢١٧، الرقم: ٣٧٧٢٥، مکتبہ رحمانیہ لاهور)

نے کہا کہ محمد (ﷺ) پھر پوچھا گیا کیا ان کی طرف بھیجا گیا تھا؟ جبرئیل (علیہ السلام) نے کہا ہاں ان کی طرف بھیجا گیا تھا۔ پھر ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا تو میں آدم (علیہ السلام) سے ملا، انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لیے دعا کی۔ پھر ہمیں دوسرے آسمان کی طرف لے جایا گیا، جبرائیل (علیہ السلام) نے دروازہ کھولنے کو کہا پوچھا گیا تم کون ہو؟ جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا میں جبرائیل ہوں۔ پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا کہ محمد (ﷺ) پھر پوچھا گیا کیا ان کی طرف بھیجا گیا تھا؟ جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا ہاں ان کی طرف بھیجا گیا تھا۔ پھر ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا، تو میں اپنے دو خالہ زاد بھائی یحیٰ اور عیسیٰ (علیہما السلام) سے ملا ان دونوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لیے دعا خیر کی۔

پھر ہمیں تیسرے آسمان کی طرف لے جایا گیا۔ جبرائیل (علیہ السلام) نے دروازہ کھولنے کو کہا پوچھا گیا تم کون ہو؟ جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا میں جبرائیل ہوں۔ پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جبرئیل (علیہ السلام) نے کہا کہ محمد (ﷺ) پھر پوچھا گیا کیا ان کی طرف بھیجا گیا تھا؟ جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا ہاں ان کی طرف بھیجا گیا تھا۔ پھر ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا، تو میں یوسف (علیہ السلام) سے ملا اور انہیں تو حسن کا ایک بڑا حصہ دیا گیا ہے، انہوں نے بھی مجھے مرحبا کہا اور دعا خیر کی۔ پھر ہمیں چوتھے آسمان کی طرف لے جایا گیا، تو جبرئیل (علیہ السلام) نے دروازہ کھولنے کو کہا پوچھا گیا تم کون ہو؟ جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا میں جبرائیل ہوں۔ پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جبرائیل (علیہ

السلام) نے کہا کہ محمد (ﷺ) پھر پوچھا گیا کیا ان کی طرف بھیجا گیا تھا؟ جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا ہاں ان کی طرف بھیجا گیا تھا۔ پھر ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا، تو میری ملاقات ادریس (علیہ السلام) سے ہوئی انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لیے دعا خیر کی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ,,و رفعناہ مکانا علیا،،۔

پھر ہمیں پانچویں آسمان کی طرف اُٹھایا گیا، جبرائیل (علیہ السلام) نے دروازہ کھولنے کو کہا پوچھا گیا تم کون ہو؟ جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا میں جبرائیل ہوں۔ پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا کہ محمد (ﷺ) پھر پوچھا گیا کیا ان کی طرف بھیجا گیا تھا؟ جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا ہاں ان کی طرف بھیجا گیا تھا۔ پھر ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا، تو میری ملاقات ہارون (علیہ السلام) سے ہوئی انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور دعا خیر کی۔

پھر ہمیں چھٹے آسمان کی طرف لے جایا گیا، جبرائیل (علیہ السلام) نے دروازہ کھولنے کو کہا پوچھا گیا تم کون ہو؟ جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا میں جبرئیل ہوں۔ پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا کہ محمد (ﷺ) پھر پوچھا گیا کیا ان کی طرف بھیجا گیا تھا؟ جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا ہاں ان کی طرف بھیجا گیا تھا۔ پھر ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا، تو یہاں میری ملاقات موسیٰ (علیہ السلام) سے ہوئی انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لیے دعا خیر کی۔

پھر ہمیں ساتویں آسمان کی طرف اُٹھایا گیا، جبرائیل (علیہ السلام) نے دروازہ

کھولنے کو کہا پوچھا گیا تم کون ہو؟ جبرئیل (علیہ السلام) نے کہا میں جبرئیل ہوں۔ پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا کہ محمد (ﷺ) پھر پوچھا گیا کیا ان کی طرف بھیجا گیا تھا؟ جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا ہاں ان کی طرف بھیجا گیا تھا۔ پھر ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا، تو اچانک میری ملاقات ابراھیم (علیہ السلام) سے ہوئی وہ بیت المعمور کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹے ہوئے تھے اور یہ وہ جگہ ہے جہاں ستر ہزار فرشتے ہر روز داخل ہوتے ہیں جو پھر دوبارہ داخل نہیں ہوں گے۔

پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ پر لے جایا گیا اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح اور پھل مٹکوں کی طرح تھے۔ پس جب اس کو امر خداوندی نے جس طرح ڈھانپنا تھا ڈھانپ لیا تو وہ متغیر ہو گیا۔ خلق خدا میں سے کوئی بھی اس کے وصف کو بیان کرنے کی طاقت نہیں رکھتا نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی جو وحی فرمائی اور مجھ پر ہر دن رات میں پچاس نمازیں فرض فرمائیں پھر میں وہاں سے نیچے آیا یہاں تک کہ موسیٰ (علیہ السلام) تک پہنچا تو انہوں نے پوچھا آپ کے رب نے آپ ﷺ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟

میں نے کہا ہر دن رات میں پچاس نمازیں فرض کی ہیں۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے عرض کی اپنے رب کی طرف واپس جائیے اور کمی کا سوال کیجیے، کیونکہ آپ ﷺ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی، کیونکہ میں نے بنی اسرائیل کو آزمایا اور جانچا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں میں پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں واپس لوٹا اور عرض کی اے میرے پرودگار میری امت پر تخفیف فرما، تو اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں کم فرمادیں۔

پھر موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف واپس ہوا تو انہوں نے پوچھا کیا کیا؟ میں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ نمازیں چھوڑ دیں ہیں۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا آپ کی امت اس کی (بھی) طاقت نہیں رکھتی، پس آپ اپنے پرودگار کے پاس واپس جایئے اور کمی کا سوال کیجئے۔ پھر میں مسلسل اپنے رب اور موسیٰ (علیہ السلام) کے درمیان مراجعت کرتا رہا اور اللہ تعالیٰ مجھ سے پانچ پانچ نمازیں کم فرماتا رہا۔ یہاں تک کہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے محمد (ﷺ) ہر دن رات میں پانچ نمازیں ہیں ہر نماز کے بدلے میں دس (گنا اجر) ہے پس یہ (ثواب کے اعتبار سے) پچاس نمازیں ہیں اور جو شخص نیکی کا ارادہ کرے لیکن نیکی نہ کرے اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جائے گی۔ اور اگر وہ اس نیکی کو کرلے تو اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور جو شخص برے کام کا ارادہ کرے لیکن اس کو نہ کرے تو اس پر کچھ نہیں اور اگر برے کام کو کرلے گا تو ایک گناہ لکھا جائے گا۔

پھر میں وہاں سے اترا اور موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس پہنچا اور میں نے ان کو یہ بات بتائی تو انہوں نے کہا آپ اپنے رب کے پاس واپس جایئے اور اپنے رب سے اپنی امت کے لیے تخفیف کا سوال کیجئے۔ کیونکہ آپ ﷺ کی امت اس کی بھی طاقت نہیں رکھتی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اپنے رب کی بارگاہ میں اتنی بار (نمازوں کی کمی کے لیے) گیا ہوں اب مجھے حیا آتی ہے۔ (کاش کہ نبی اکرم ﷺ کا امتی بھی حضور ﷺ کی حیا کی وجہ سے نمازیں ادا کیا کرے، اللہ تعالیٰ مجھے اور تمام بے نمازیوں کو نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ النبی الکریم الامین۔

ابو الاحمد غفرلہ

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

حضور الشیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود فرماتے ہیں ,,کہ جب میرے نانا حضور سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو لامکاں کی سیر کے لیے بلایا گیا معراج کی رات، اور آپ ﷺ سدرۃ المنتہیٰ پر جلوہ فرما ہوئے تو جبرئیل امین ٹھہر گئے اور دست بستہ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اگر میں اس سے ذرا آگے بڑھوں تو جل جاؤں گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے میری روح کو اس مقام پر بھیجا تا کہ میں حضور ﷺ سے فائدہ حاصل کروں۔ تو میں زیارت مصطفیٰ ﷺ سے مشرف ہوا اور نعمت عظمیٰ اور وراثت وخلافت سے نوازہ گیا۔ بعد میں مجھے براق کی جگہ کھڑا کیا گیا اور میرے جد امجد سید عالم ﷺ میری لگام اپنے دست مبارک میں پکڑ کر سوار ہوئے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ ,,قاب قوسین او ادنیٰ،، کے مقام پر جا پہنچے اور آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا بیٹا! میرے یہ قدم تمہاری گردن پر ہیں۔ اور تمہارے قدم تمام ولیوں کی گردن پر ہوں گے۔ (101)

نبی اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جسمانی طور پر آسمانوں کی سیر کے لیے گے اور یہ صرف نبی اکرم ﷺ کا معجزہ و خاصہ ہے۔ لیکن روحانی طور پر بعض اولیاء کی روحیں بھی آسمانوں کی طرف جاتی ہیں جیسا کہ حضرت الشیخ سید عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے گزرا۔

---

(101) حوالہ: (تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبد القادر، سید عبد القادر اربلی، ترجمہ محمد عبد الاحد قادری، قادری رضوی کتب خانہ، لاہور، ص ٤٥،)

،،احمد متن است وشرح عبدالقادر،،

☆: خشک درخت ہرے بھرے کرنا: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ)

1: ،، عن أبي يزيد عن أبيه أن سلمان أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: لمن أنت قال: لقوم قال: فاطلب إليهم أن يكاتبوك قال: فكاتبوني على كذا وكذا نخلة أغرسها لهم وأقوم عليها حتى تطعم قال: فجاء النبي صلى الله عليه وسلم فغرس النخل كلّه إلا نخلة واحدة غرسها عمر ابن الخطاب فأطعم النخل من سنته إلا تلك النخلة فقال النبي صلى الله عليه وسلم: من غرسها قالوا: عمر ابن الخطاب فغرسها رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده فحملت من عامها،،(102)

ترجمہ: حضرت ابو یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم کسی کے غلام ہو تو انہوں نے عرض کی ایک قوم کا غلام ہوں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو کہو مجھے مکاتب کر دو، حضرت سلمان فارسی رضی

---

(102) حوالہ: (سبل الهدىٰ والرشاد فى سيرة خير العباد، جماع ابواب معجزاته فى اشجار، باب الخامس، ج۹، ص۲۰۵، مکتبہ نعمانیہ محلہ جنگی پشاور،)

اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ انہوں نے مجھے اس بات پر مکاتب بنا دیا کہ میں ان کے لیے اتنی کھجوروں کو لگاؤ پھر وہ پھل لے آئیں۔ تو نبی اکرم ﷺ آئے اور کھجوروں کو لگایا لیکن ایک کھجور کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لگایا، تو سوائے حضرت عمر والی کھجور کے تمام کھجوروں نے ایک سال میں ہی پھل دے دیا، تو نبی اکرم ﷺ نے پوچھا اس کھجور کو کس نے لگایا تھا صحابہ نے عرض کیا اس کو حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے لگایا تھا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اس کو اپنے ہاتھ سے لگایا تو وہ بھی اسی سال پھل دار ہو گئی۔

2 : نبی اکرم ﷺ پہلے ایک کھجور کے تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے جب منبر بن گا تو وہ کھجور کا تنا نبی اکرم ﷺ کے فراق میں رونے لگا۔

,,أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَمِعَ حَنِينَ الجِذعِ رَجَعَ إِلَيهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيهِ وَقَالَ: اختَر أَن أَغرِسَكَ فِي المَكَانِ الَّذِي كُنتَ فِيهِ فَتَكُونَ كَمَا كُنتَ وَإِن شِئتَ أَن أَغرِسَكَ فِي الجَنَّةِ فَتَشرَبَ مِن أَنهَارِهَا وَعُيُونِهَا فَيَحسُنَ نَبتُكَ وَتُثمِرَ فَيَأكُلَ أَولِيَاءُ اللَّهِ مِن ثَمرَتِكَ وَنَخلِكَ فَعَلتُ فَزَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ لَهُ: نَعَم قَد فَعَلتُ مَرَّتَينِ. فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اختَارَ أَن أَغرِسَهُ فِي الجَنَّةِ،،(103)

ترجمہ: جب نبی اکرم ﷺ نے اس کے رونے کی آواز کو سنا آپ ﷺ اس کے

---

(103)حوالہ: (دارمی شریف، باب ما اکرم اللہ النبی ﷺ من حنین المنبر، ج ۱، ص ۱۷۸)

پاس آئے اور اس پر اپنا مقدس دست مبارک رکھا اور فرمایا کہ تجھے اختیار ہے چاہے تو میں تجھے اُسی جگہ لگا دیتا ہوں جہاں پر تو پہلے تھا تو اُسی طرح ہرا بھرا ہو جائے اور اگر چاہے تو میں تجھے جنت میں لگا دیتا ہوں تو اس کی نہروں اور چشموں سے سیراب ہو، تیری اچھی نشو ونما ہو اور تجھ پر پھل آئیں اور تیرے اس پھل اور کھجوروں کو اللہ تعالیٰ کے ولی تناول کریں تو میں یہ بھی کر دیتا ہوں؟ روای کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کھجور کے تنے نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ ایسا ہی کریں، نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا گیا اس نے کیا اختیار کیا تو آپ نے فرمایا اس نے اس بات کو اختیار کیا کہ میں اس کو جنت میں لگا دوں۔

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

خبر دی ہم کو ابو عبداللہ الواحد بن صالح بن یحییٰ قریشی بغدادی نے کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ ابوالفرج حسن بن محمد بن احمد دیرہ بصری نے کہا کہ میں نے شیخ ابوالعباس احمد بن مطیع بن احمد باحیرانی سے سنا کہا کہ میں نے شیخ صالح ابوالمظفر اسماعیل بن علی بن سنان حمیری زریرانی سے سنا وہ نیک شیخ تھے، اور شیخ پیشوا علی بن بن الہیتیؒ کی صحبت میں رہ چکے تھے کہا کہ شیخ سردار علی بن الہیتی جب بیمار ہوتے تو بسا اوقات میری زمین کی طرف جو کہ زریران میں تھی تشریف لاتے اور وہاں کئی روز گزارتے۔

ایک دفعہ آپ وہیں بیمار ہوئے تب ان کے پاس میرے سید شیخ محی الدین عبدالقادرؓ بغداد سے عیادت کے طور پر تشریف لائے دونوں حضرات میری زمین پر

جمع ہوئے اس میں دو کھجوریں تھیں جو کہ چار سال سے خشک تھیں ان کو پھل نہ آتا تھا ہم نے ارادہ کیا کہ ان کو کاٹ دیں۔

تب شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور ان میں سے ایک کے نیچے وضو کیا اور دوسری کے نیچے دو نفل پڑھے تب وہ سرسبز ہو گئیں ان کے پتے نکل آئے اور اسی ہفتہ میں ان کا پھل آ گیا حالانکہ ابھی کھجوروں کے پھل کا وقت نہ آیا تھا میں نے کچھ کھجوریں اپنی زمین کی لے کر حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر کیں آپ نے اس میں سے کھائیں اور مجھ کو کہا اللہ تعالیٰ تمہاری زمین تمہارے درہم تمہارے صاع اور دودھ میں برکت دے۔(104)

سوکھی ہوئی کھیتیاں ہری کر ۔۔۔۔۔ اے ابرِ سخائے غوثِ اعظم

نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک میں کتنی برکت ہے کہ آپ ﷺ نے کھجوروں کو لگایا تو وہ اس سال میں بڑی ہو کر پھل بھی دینے لگیں۔ معلوم ہوا کہ آپ ﷺ خشک درختوں کو ہرا بھرا کرنے کی طاقت رکھتے ہیں اور اس کی تصریح دوسری حدیث میں ملتی ہے کہ آپ نے کھجور کے ایک خشک تنے کو جنت میں لگا دیا اور جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے خود فرمایا کہ تو جنت میں ہرا بھرا ہو گا۔ تو ہمارا عقیدہ ہے کہ جیسا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ایسا ہی ہو گا۔ اور ظاہری طور پر آپ ﷺ کا یہ معجزہ آپ

---

(104) حوالہ: (بهجة الاسرار و معدن الانوار، ابو الحسن علی بن یوسف الشطنوفی علیہ الرحمة، مؤسسة الشرف، لاهور پاکستان، ص ۹۱، ☆سیرت غوثِ اعظم، علامہ عبد الرحیم خان، قادری رضوی کتب خانہ، لاهور، ص ۲۰۰، ۲۰۱، ☆سیرتِ غوث الثقلین، مولانا محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی، قادری کتب خانہ، سیالکوٹ، ص ۱۵۹)

ﷺ کے بیٹے حضرت سید عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے بطور کرامت ظاہر ہوا۔ جیسا کہ گزرا۔

،،احمد متن است وشرح عبد القادر،،

اور اعلیٰ تو فرماتے ہیں کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صرف یہ اختیار نہیں کہ یہ ظاہری درختوں کو ہرا بھرا کر دے، بلکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بھی اختیار دیا گیا ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ طریقت و معرفت کے درختوں کو بھی اُگاتے ہیں، سنیے میرے مرشد کے عشقِ صاحبِ بغداد کا خراج عرض کرتے ہیں۔

شجر و سرو سہی کس کے اُوگائے؟ تیرے
معرفت پھول سہی کس کا کھلایا تیرا

☆: ہاتھ سے شفا دینا: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ)

نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ایسے ہاتھ مبارک عطا فرمائے تھے کہ جب کسی بیمار کو آپ ﷺ کی ہتھیلی لگ جاتی تو اس کو بفضل خدا شفا مل جاتی ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو نبی اکرم ﷺ کے بچپن میں لوگوں کو شفا دینے کے متعلق ہے مقصد یہ ہے کہ جس کا بچپن لوگوں کو شفا دے رہا ہے اس کے شباب کا عالم کیا ہوگا؟؟؟

،،وعن حليمة رضى الله تعالىٰ عنها قالت لما دخلت به الىٰ منزلى لم يبق منزل من منازل بنى سعد الا شممنا به ريح المسك و القيت محبته و اعتقاد بركته فى قلوب الناس حتىٰ ان احدهم كان اذا نزل به

اذی فی جسده اخذ کفه ﷺ فیضعها علیٰ موضع الاذی فیبرأ باذن اللّٰه تعالیٰ سریعا و کذا اذا اعتل لهم بعیر او شاة (105)

ترجمہ: حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں نبی اکرم ﷺ کے لے کر اپنے گھر میں داخل ہوئی تو بنی سعد کے ہر گھر سے ہم نے مشک جیسی خوشبو کو سونگھا، اور لوگوں کے دلوں میں نبی اکرم ﷺ کی محبت اور آپ ﷺ سے برکت کا عقیدہ (قدرتی طور پر) پختہ ہوگیا۔ یہاں تک کہ جب کسی کے جسم میں کوئی تکلیف ہوتی تو وہ حضور ﷺ کی (تھی) ہتھیلی کو پکڑتا اور تکلیف والی جگہ پر اس کو رکھتا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی تکلیف جلدی سے دور ہو جاتی تھی۔ اور اگر اُن کے اُونٹ یا بکریاں تکلیف زدہ ہوتیں تو وہ ایسا ہی کرتے تھے۔

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

☆ خبر دی ہم کو ابو عبداللہ محمد بن خضری حسینی موصلی نے ۶۷۰ھ میں کہا خبر دی ہم کو میرے باپ نے ۶۲۲ھ میں کہا کہ میں نے سیدی شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت تیرہ سال کی ہے۔ اور آپ کی بہت سی کرامات دیکھی ہیں منجملہ ان کے یہ کہ جب تک اطباء کسی مریض کے علاج سے عاجز آتے۔ تو وہ آپ کی خدمت میں لایا جاتا تھا آپ اس کے لیے دعا مانگتے تھے اس پر ہاتھ پھیرتے تھے تو وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو جایا کرتا تھا خدا کے حکم سے تندرست ہو جایا کرتا تھا اور ہمیشہ

---

(105) حوالہ: (امام یوسف بن اسماعیل النبہانی متوفی ۱۳۵۰ھ جامع المعجزات، قسم ثانی، الباب الثالث ص، ۱۹۱، قدیمی کتب خانہ)

آپ کے پاس سے آ کر وہ جلد تندرست ہو جاتا تھا ایک دفعہ آپ کی خدمت میں سلطان مستنجد کا قریبی رشتہ دار لایا گیا جس کو استسقا کا مرض تھا اس کو پیٹ کی بیماری تھی (استسقا وغیرہ) تب آپ نے اس کے پیٹ پر ہاتھ مبارک پھیرا تو وہ خدا کے حکم سے لاغر پیٹ ہو کر کھڑا ہو گیا۔ گویا کہ اس کو کوئی بیماری نہ تھی۔(106)

,,سبحان اللہ،، اللہ والوں کے ہاتھوں کو لوگ اسی لیے تو بوسہ دیتے ہیں کہ ان کے ہاتھوں کے ساتھ ہمارے لب مس کر جائیں اور ان کی برکت ہمارے دل کی بیماریوں کو شفا دے، اور ان ہاتھوں کا کیا کہنا کہ نبی کے ہاتھ میں بھی شفا ہے اور ولی کے ہاتھ میں بھی۔

,,احمد متن است وشرح عبدالقادر،،

☆: سست جانور کو چست کرنا: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میری اونٹنی بہت سست اور کم

---

(106)حوالہ:(بهجة الاسرار و معدن الانوار،ابو الحسن علی بن یوسف الشطنوفی علیه الرحمة،مؤسسة الشرف،لاهور پاکستان،ص ۹۱،☆قلائد الجواهر فی مناقب الشیخ عبد القادر،ترجمه علامه محمد عبد الستّار قادری،اکبر بك سیلرز،لاهور،ص ۱۱۷،☆سیرت غوثِ اعظم،علامه عبد الرحیم خان،قادری رضوی کتب خانه،لاهور،ص ۲۰۴☆سیرتِ غوثِ الثقلین،مولانا محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی،قادری کتب خانه، سیالکوٹ،ص ۱۶۱)

رفتار ہے۔

,, فَضَرَبَهَا بِرِجلِهِ، قَالَ أَبُو هُرَيرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهُ: فَوَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ لَقَد رَأَيتُهَا تَسبِقُ القَائِدَ،،(107)

ترجمہ: تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے پاؤں سے اس اونٹنی کو ٹھوکر لگائی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس کے بعد وہ ایسی تیز ہوگئی کہ کسی کو اپنے آگے نہ بڑھنے دیتی تھی۔

اس کے متعلق اور بھی بہت معجزات ہیں صرف اسی پر اکتفاء کرتا ہوں، ابو الاحمد غفرلہ،

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ) حضرت ابو حفص عمر بن صالح حداویؒ اپنی کمزور لاغر اونٹنی لئے حاضر دربار ہوئے اور عرض کیا کہ حج بیت اللہ شریف کا ارادہ رکھتا ہوں مگر میری یہ اونٹنی بہت کمزور ہے جس سے سفر طے کرنا مشکل ہے اور اس کے علاوہ نہ تو دوسری اونٹنی ہے اور نہ ہی پیسے ہیں کہ خرید سکوں، حضور کوئی تدبیر فرمادیں آپ نے اس نحیف اونٹنی کی پیشانی پر اپنا دست مبارک رکھ دیا بس پھر کیا تھا اسی وقت وہ اونٹنی تندرست و تیز رفتار ہوگئی اور ساری اونٹنیوں سے آگے چلنے لگی۔(108)

---

(107)حوالہ: (السنن الکبریٰ للبیهقی، کتاب الصداق، باب ما یستحب من القصد فی الصداق، ج۷، ۳۸٤، الرقم ١٤٣٥٤،)

(108)حوالہ:(سیرت غوثِ اعظم،علامہ عبد الرحیم خان،قادری رضوی، کتب خانہ،لاهور،ص٢٠٤ ،☆سیرتِ غوثِ الثقلین،مولانا محمد ضیاء اللّٰہ قادری اشرفی،قادری کتب خانہ، سیالکوٹ،ص ١٥٨،)

مریدوں کو خطرہ نہیں بحرِ غم سے

کہ بیڑے کے ہیں ناخدا غوث اعظم

،،احمد متن است وشرح عبدالقادر،،

☆: تمام کائنات کا مشاہدہ: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ)

1: ،،عَن ثَوبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللہَ زَوَی لِی الأَرضَ فَرَأَیتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّتِی سَیَبلُغُ مُلکُهَا مَا زُوِیَ لِی مِنهَا وَأُعطِیتُ الکَنزَینِ الأَحمَرَ وَالأَبیَضَ وَإِنِّی سَأَلتُ رَبِّی لِأُمَّتِی أَن لَا یُهلِکَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَن لَا یُسَلِّطَ،،(109)

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا پس میں نے اس کے مشرق ومغرب کو دیکھا کیا اور بے شک میری امت کی بادشاہی وہاں تک جائے گی جہاں تک میرے لیے زمین کو سمیٹا گیا اور مجھے دو خزانے دیے گے سرخ اور سفید اور میں نے اپنے رب سے دعا کی ہے کہ میری امت کو قحط سالی سے ہلاک نہ فرمائے اور نہ ہی ان پر کسی کو مسلط کرے۔

---

(109)حوالہ: (مسلم شریف، کتاب الفتن و اشراط الساعة، باب هلاك هذه الامة بعضهم ببعض، ج٤، ص٢٢١٥، الرقم ٢٨٨٩)

2: ,,عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰہَ رَفَعَ لِی الدُّنیَا فَأَنَا أَنظُرُ إِلَیہَا وَإِلَی مَا ہُوَ کَائِنٌ فِیہَا إِلَی یَومِ القِیَامَۃِ کَمَا أَنظُرُ إِلَی کَفِّی ہٰذِہٖ،،(110)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ نے میرے لیے دنیا کو اُٹھا دیا ہے میں اس کو اور جو کچھ اس میں ہونے والا ہے اپنی اس ہتھیلی کی طرح دیکھ رہا ہوں۔

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

☆ حضرت شیخ سید عبد القادر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

نَظَرتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمعًا

کَخَردَلَۃٍ عَلٰی حُکمِ التِّصَالٖ

یعنی اللہ کے تمام شہروں کو میں اس طرح دیکھ رہا ہوں، جیسے رائی کا دانہ اپنی ہتھیلی پر اس سے معلوم ہوا کہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظروں سے کائنات کا کوئی ذرہ پوشیدہ نہیں، حضرت احمد اکبر رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کامل کی تعریف فرماتے ہیں کہ دنیا بھر میں کوئی ایک دانہ زمین سے اُگے یا کوئی پتہ درخت کا سبز ہو بندۂ کامل کی نظروں سے مخفی نہیں ہوتا تو پھر تاجدار ولایت سرکار بغداد کی نگاہوں سے کوئی ذرہ

---

(110) حوالہ: (کتاب الفتن لنعیم بن حماد ۲۲۸ھ، ما کان من رسول اللہ ﷺ ......، ج ۱، ص ۲۷، ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، مسند عبد بن عمر بن خطاب، ج ۱۳، ص ۳۱۸، ☆ حلیۃ الاولیاء، حدیر بن کریب، ج ۶، ص ۱۰۱)

کیونکر پوشیدہ رہ سکتا ہے۔(111)

معلوم ہوا کہ اللہ کے نبیوں اور ولیوں سے کائنات کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں،۔

،،احمد متن است وشرح عبدالقادر،،

☆: دنیا کا ایک صورت میں آنا اور نا کام پلٹنا: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ)

,,عن أبو بكر الصديق رضي الله عنه قال: كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأيته يدفع عن نفسه شيًا ولم أر معه أحدا فقلت: يا رسول الله ما الذي تدفع قال: هذه الدنيا مثلت لي فقلت لها: إليك عني ثم رجعت فقالت: إن أفلت مني فلن ينفلت مني من بعدك،، (112)

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ اپنے آپ سے کسی چیز کو دور کر رہے ہیں میں نے آپ ﷺ کے پاس کسی کو نہ دیکھا۔تو میں نے عرض کی یارسول اللہ

---

(111)حوالہ:(سیرت غوثِ اعظم،علامہ عبد الرحیم خان،قادری رضوی کتب خانہ،لاهور،ص ۲۲۱،)

(112)حوالہ: (سبل الهدیٰ والرشاد فی سیرة خیر العباد،جماع ابواب معجزاته فی رویته المعانی ....،باب الخامس فی رویته الدنیا والسماع كلامها،ج ۱۰، ص ۷، مكتبه نعمانیه محله جنگی پشاور،)

ﷺ آپ کس چیز کو دور فرما رہے ہیں فرمایا: یہ دنیا ہے جو میرے پاس ایک صورت میں آئی ہے میں نے اسے کہا کہ مجھ سے دور ہو جا وہ پھر آئی اور کہتی ہے اگرچہ آپ ﷺ مجھ سے دور ہو گئے ہیں لیکن آپ ﷺ کے بعد آنے والے میری قید میں رہیں گے۔

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

حضرت شیخ السید عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

میں تین دن سے لے کر چالیس سال ایسے حال میں گزار دیتا تھا کہ میں کچھ نہ کھاتا تھا میرے سامنے نیند شکل بن کر آتی تب میں اس پر چلاتا تھا وہ تو چلی جاتی تھی دنیا اور اس کی خوبصورتی اور اس کی خواہشات اچھی اور بری صورتوں میں میرے سامنے آتی تھیں پھر میں ان پر چلاتا تھا تب وہ چلی جاتی تھیں۔(113)

معلوم ہوا کہ اللہ کے نبیوں اور ولیوں کو دنیا کسی قسم کا کوئی دھوکہ نہیں دے سکتی کیونکہ اللہ کے ولی دنیا کے مکروفریب سے خوب آشنا ہوتے ہیں۔

،،احمد متن است و شرح عبدالقادر،،

☆: مردے کو زندہ کرنا: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ) نبی اکرم ﷺ کے مردوں کو زندہ فرمانے پر پہلے

---

(113) حوالہ:(بھجۃ الاسرار و معدن الانوار، ابو الحسن علی بن یوسف الشطنوفی علیہ الرحمۃ، موسسۃ الشرف، لاہور پاکستان، ص ۱۱۸)

بھی ہم بیان کر چکے ہیں پھر بیان کرتے ہیں۔ایک بار نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو اسلام کی دعوت دی تو اس نے کہا۔

,, لا اومن بك حتى تحيى لى ابنتى فقال النبى ﷺ ارنى قبر ها فاراه فقال ﷺ يا فلانة فقالت لبيك و سعديك فقال ﷺ اتحبين ان ترجعى فقالت لا و الله يا رسول الله انى وجدت الله خيراً الىّ من ابوىّ و وجدت الآخرة لى خيراً من الدنيا،،(114)

ترجمہ: کہ میں اتنی دیر تک ایمان نہ لاؤں گا جب تک آپ میری بیٹی کو زندہ نہیں فرما دیتے۔نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے اس کی قبر دکھاؤ اس نے قبر دکھائی آپ ﷺ نے فرمایا اے فلانہ تو اس بچی نے پکارا یا رسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں تو پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تم پسند کرتی ہو کہ تم واپس آجاؤ؟؟ تو اس نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ ﷺ میں نے اللہ تعالیٰ کو اپنے ماں باپ سے بہتر پایا ہے اور آخرت کو دنیا سے بہتر پایا ہے۔

دوسری حدیث بھی سنیے۔

,, كَعب بن مَالك قَالَ أَتَى جَابر بن عبد الله رَسُول الله صلى الله عَلَيهِ وَسلم فَرأى وَجهه متغيرا رَجَعَ إِلَى امرَأته وَقَالَ قد رَأَيت وَجه رَسُول الِله صلى الله عَلَيهِ وَسلم متغيرا وَمَا أَحسبهُ إِلَّا من الجُوع

---

(114) حوالہ: (حجة الله على العالمين فى معجزات سيد المرسلين،الفصل الثانى فى بعض من احيا هم الله لاجله ﷺ، ص٤ ٠ ٣، مكتبه رحمانيه لاهور)

فَهَل عندك من شيء قَالَت وَالله مَا لنا إِلَّا هَذَا الدَّاجن وفضلة من زَاد فذبحت الدَّاجِن وطحنت مَا كَانَ عِندهَا وخبزت وطبخت ثمَّ ثردنا فِي جَفنَة لنا ثمَّ حملتها إِلَى رَسُول الله صلى الله عَلَيهِ وَسلم فَقَالَ يَا جَابر اجمَع لي قَومك فَأَتَيته بهم فَقَالَ ادخلهم عَليّ إرسَالًا فَكَانُوا يَأكُلُون فَإِذا شبع قوم خرجو وَدخل آخَرُونَ حَتَّى أكلُوا جَمِيعًا وَفضل فِي الجَفنَة شبه مَا كَانَ فِيهَا وَكَانَ رَسُول الله صلى الله عَلَيهِ وَسلم يَقُول لَهُم كلوا وَلَا تكسروا عظما ثمَّ أَنه جمع العِظَام فِي وسط الجَفنَة فَوضع يَده عَلَيهَا ثمَّ تكلم بِكَلَام لم أسمعهُ فَإِذا الشَّاة قد قَامَت تنفض أذنيها فَقَالَ لي خُذ شَاتك فَأتيت امرَأَتي فَقَالَت مَا هَذِه قلت هَذِه وَالله شاتنا الَّتِي ذبحناها دَعَا الله فأحياها لنا قَالَت أشهد أَنه رَسُول الله،،(115)

ترجمہ: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر پایا، یہ دیکھ کر اسی وقت اپنے گھر چلے گئے اور اپنی زوجہ سے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کا چہرہ متغیر دیکھا ہے۔اور میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ کا چہرہ بھوک کی وجہ سے متغیر ہے، کیا تیرے پاس کچھ موجود ہے؟؟ زوجہ نے عرض کی واللہ

---

(115)حوالہ: (خصائص کبریٰ،باب معجزاته فی ضروب الحیوانات،ج۲،ص ۱۱۲، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

اس بکری اور بچے ہوئے آٹے کے علاوہ کچھ نہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی وقت بکری کو ذبح کر دیا اور فرمایا کہ جلدی جلدی گوشت اور روٹیاں تیار کرو۔

جب کھانا تیار ہو گیا تو ایک بڑے پیالے میں رکھ کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کھانا پیشِ خدمت کیا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اے جابر اپنی قوم کو میرے پاس جمع کرو، پس میں لوگوں کو اکٹھا کر کے حضور ﷺ کی خدمت میں لے آیا، آپ ﷺ نے فرمایا ان کو جدا جدا ٹولیاں بنا کر میرے پاس بھیجتے رہو اسی طرح وہ کھانے لگے جب ایک ٹولی سیر ہو کر چلی جاتی تو دوسری آجاتی، یہاں تک کہ سب کھا چکے اور پیالے میں اتنا ہی تھا جتنا پہلے تھا نبی اکرم ﷺ فرماتے کہ کھاؤ اور ہڈی نہ توڑو۔ پھر آپ ﷺ نے پیالے میں ہڈیوں کو جمع کیا اور اپنا ہاتھ مبارک رکھا اور کچھ پڑھا، جسے میں نے نہیں سنا، اچانک وہ بکری کان جاڑتے ہوئے اُٹھ کھڑی ہوئی، آپ ﷺ نے مجھے فرمایا اپنی بکری لے جا، میں بکری کو اپنی زوجہ کے پاس لے آیا، وہ بولی یہ کیا ہے؟؟ میں کہا واللہ یہ ہماری وہی بکری ہے جس کو ہم نے ذبح کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے اسے زندہ کر دیا ہے یہ سن کر آپ کی زوجہ نے کہا میں گواہی دیتی ہوں کہ وہ (نبی اکرم ﷺ) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

خبر دی ہم کو ابو الفتوح عبد الملک بن محمد بن عبد المحمود ربعی واسطی نے کہا کہ میں نے شیخ صالح بقیۃ السلف ابو الغرائم مقدام بن صالح بطائحی ثم البغدادی علیہ الرحمۃ سے وہاں پر سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے شیخ ابو العباس احمد بن ابو الحسن رفاعی علیہ

الرحمۃ سے سناوہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے ماموں شیخ منصور علیہ الرحمۃ سے سناوہ کہتے تھے کہ پہلے میں نے شیروں اور سانپوں کو جنگل والوں کے لئے ذلیل کیا وہ شیخ ابو بکر بن ہوارؒ ہیں اس کا سبب یہ ہوا کہ انہوں نے اس بات کا ارادہ کیا کہ جنگلوں سے نکل کر شیروں میں سکونت اختیار کریں پس ان کو سانپوں شیروں پرندوں جنوں نے گھیر لیا اور خدا کی قسم دلا کر یہ التجا کی کہ آپ ہم کو چھوڑ کر نہ جائیں تب آپ نے ان سے عہد و پیمان لیا کہ آپ کے مرید اور دوست کو قیام تک تکلیف نہ دیں اور یہ کہ جہاں کہیں ہوں ان کی اطاعت کریں جب تک دنیا قائم رہے

وہ کہتے ہیں کہ آپ کے پاس جنگلوں میں سے ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ میرا لڑکا نہر میں ڈوب گیا ہے اور اس کے سوا میرا اور کوئی بیٹا نہیں اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ اس نے تم کو طاقت دی ہے کہ میرے بیٹے کو آپ پھر میرے پاس لوٹا دیں اور اگر آپ ایسا نہ کریں گے تو میں قیامت کے دن اللہ اور اس کے رسول کی طرف شکایت کروں گی۔ میں کہوں گی کہ میرے رب میں نے ان کے پاس افسوس سے آئی تھی اور یہ میرے افسوس کو دور کر سکتے تھے لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا۔

تب آپ نے سر نیچا کیا اور فرمایا کہ مجھے دکھلا کہ تیرا بیٹا کہاں غرق ہوا وہ آپ کو لے کر کنارے پر آئی تو دیکھا کہ اس کا بیٹا پانی پر مردہ تیر رہا ہے پھر شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانی میں تیر کر وہاں تک پہنچے اور اس کو اپنے کندھے پر اٹھا لائے اس کی ماں کو دے کر فرمایا کہ لے اس کو میں نے زندہ پایا ہے وہ گئی ایسے حال میں کہ بچہ کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھا گویا کہ کبھی اس کو کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔

☆ ایک دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک عورت آئی اس کا لڑکا دریا میں غرق ہو گیا تھا اس نے عرض کیا حضور میرا لڑکا ڈوب گیا ہے اور مجھے اتنا یقین ہے کہ آپ میرے لڑکے کو زندہ کر کے مجھے ملا سکتے ہیں تو سیدنا غوث اعظمؓ نے فرمایا اے بڑھیا گھر جا لڑکا گھر میں موجود ہوگا وہ آئی مگر لڑکا موجود نہ تھا دوسری دفعہ پھر عورت دربار غوث میں آئی اور رونے لگی آہ وزاری کی تو آپ نے پھر فرمایا گھر لوٹ جا لڑکے کو موجود پائے گی پھر وہ گئی تو لڑکا موجود نہ تھا۔ پھر وہ تیسری دفعہ روتی آہ وزاری کرتی ہوئی آئی تو سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مراقبہ کیا اور اپنے سر مبارک کو ہلایا پھر سر اٹھا کر فرمایا گھر چلی جا تیرا لڑکا گھر میں موجود ہوگا وہ عورت گھر آئی تو اس کا بیٹا گھر میں موجود تھا۔

☆ ایک دن ہوا سخت چل رہی تھی تو ایک چیل آپ کی مجلس کے اوپر سے گزری اور چلائی جس سے حاضرین کی طبیعت پریشان ہوئی آپ نے فرمایا کہ اے ہوا! اسکے سر کو لے تب اسی وقت چیل زمین پر گری اور کا سر ایک طرف گرا پھر آپ نے اس کو ایک ہاتھ سے اٹھا کر دوسرا ہاتھ اس پر پھیرا اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ ہو گئی اور اڑ گئی تمام لوگوں نے یہ کرامت دیکھی۔(116)

---

(116)حوالہ:(قلائد الجواہر فی مناقب الشیخ عبد القادر،ترجمہ علامہ محمد عبد الستّار قادری،اکبر بک سیلرز،لاہور،ص ۲۰۵،☆بہجۃ الاسرار و معدن الانوار،ابو الحسن علی بن یوسف الشطنوفی علیہ الرحمۃ،مؤسسۃ الشرف،لاہور پاکستان،ص۱۲۸)

،،احمد متن است وشرح عبدالقادر،،

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جلال سے اللہ کی پناہ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی پر جلال کی نظر ڈالتے ہیں تو پھر وہ زندہ نہیں رہتا مر جاتا ہے، اور پھر مر کر بھی اسے آرام نہیں آتا، بے چینی اور عذاب میں گرفتار رہتا ہے کیونکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلال خداوندی کے مظہر ہیں۔ عرض کرتے ہیں کہ۔

الامان قہر ہے اے غوث وہ تیکھا تیرا
مر کے بھی چین سے سوتا نہیں مارا تیرا

☆: قدم مبارک کی برکت سے بیماری کا ختم ہونا: ☆

متن: (نبی اکرم ﷺ) حضور ﷺ کے قدموں کی برکت سے یثرب ،،مدینہ،، بنا حضور ﷺ کے قدم لگنے سے پہلے اُس قطعے کی آب وہوا صحیح نہ تھی۔ وہاں کی آب وہوا کسی باہر کے آدمی کو راس نہیں آتی تھی۔ جو آدمی باہر سے جاتا تھا وہ بیمار ہو جاتا تھا مگر ہجرت کے بعد اس زمین پر جب حضور ﷺ کے قدم مبارک لگے تو وہ بیماری والی زمین شفا والی زمین بن گئی اور قیامت تک شفاء والی ہی رہے گے۔ جیسا کہ احادیث میں آتا کہ بنی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

،،غبار المدینة شفاء من الجذام،،(117)

---

(117) حوالہ: (سبل الھدیٰ الرشاد فی سیرة خیر العباد، ج۔۱، ص۔۳۳۰، مکتبہ نعمانیہ محلہ جنگی پشاور)۔

ترجمہ: مدینہ کا غبار کوڑھ سے شفا دیتا ہے۔

اور ایک حدیث میں حضور ﷺ فرماتے ہیں۔

,,والذی نفسی بیدہ إن فی غبارھا شفاء من کل داء،،(118)

ترجمہ: مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بے شک مدینہ کے غبار میں ہر بیماری کی شفا ہے۔

اور دوسری روایت میں یوں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

,,والذی نفسی بیدہ إن تربتھا لمؤمنة وإنھا شفاء من الجذام،،(119)

ترجمہ: مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بے شک مدینے کی مٹی امن والی ہے اور کوڑھ سے شفا دینے والی ہے۔

اور ایک حدیث میں آپ فرماتے ہیں۔

,,غبار المدینة یبرئ من الجذام،،(120

ترجمہ: مدینے کا غبار جذام سے نجات دیتا ہے۔

---

(118)حوالہ: (سبل الھدیٰ الرشاد فی سیرۃ خیر العباد، ج ۱۰، ص ۳۳۰، مکتبہ نعمانیہ محلہ جنگی پشاور،)

(119)حوالہ: (سبل الھدیٰ الرشاد فی سیرۃ خیر العباد، ج ۱۰، ص ۳۳۰، مکتبہ نعمانیہ محلہ جنگی پشاور،)

(120)حوالہ: (سبل الھدیٰ الرشاد فی سیرۃ خیر العباد، ج ۱۱، ص ۱۷۱، مکتبہ نعمانیہ محلہ جنگی پشاور،)

اس لیے اب مدینہ شریف کو ,,یثرب،، کہنا جائز نہیں اس لیے کہ یہ زمانہ جاہلیت کا نام ہے۔اور جو قرآن میں ذکر ہوا وہ مشرکین کا مقولہ ہے، مؤمنوں کا نہیں۔ تفصیل کے لیے فتاویٰ رضویہ جلد نمبر:۲۱،ص ۱۱۶ تا ۱۱۹ کا مطالعہ فرمائیں۔(ابوالاحمد غفرلہ)

شرح: (غوثِ معظم رضی اللہ عنہ)

ایک شخص شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا کہ میں اصفہان کا رہنے والا ہوں میری ایک بیوی ہے جس کو اکثر مرگی کا دورہ رہتا ہے اور تعویز منتر والوں کو اس کے معاملہ نے عاجز کر دیا کر دیا ہے شیخ نے فرمایا کہ یہ ایک جن ہے جو کہ سراندیپ کے جنگل کا رہنے والا ہے اس کا نام خانس ہے اور جب تیری بیوی پر مرگی آئے تو اس کے کان میں یہ کہہ دیجو کے اے خانس تم کو شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ بغداد میں رہتے ہیں کہتے ہیں کہ پھر نہ آئیو اور اگر نہ منع ہو گا تو ہلاک ہو گا تب وہ شخص چلا گیا اور دس سال تک غائب رہا پھر وہ آیا اور ہم نے اس سے پوچھا اس نے کہا کہ میں نے شیخ کے حکم کے مطابق اس سے کہہ دیا تھا سو اب تک اس کو مرگی کا اثر نہیں۔

یہ سب کہتے ہیں کہ منتر کرنے والوں کے سردار نے یہ بات کہی ہے کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی میں چالیس سال تک بغداد میں کسی پر مرگی کا اثر نہیں ہوا جب آپ کا انتقال ہوا تو وہاں مرگی کا اثر ہوا۔(121)

---

(121)(☆بهجة الاسرار و معدن الانوار،ابو الحسن علی بن یوسف الشطنوفی علیه الرحمة،موسسة الشرف،لاهور پاکستان،ص ۱٤٠)

اور اعلیٰ حضرت ملفوظات میں فرماتے ہیں کہ، حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ایک شخص کو مرگی ہو گئی، حضور نے فرمایا کہ اس کے کان میں کہہ دو غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حکم ہے بغداد سے نکل جا، چنانچہ اسی وقت وہ اچھا ہو گیا اور اب تک بغداد مقدس میں مرگی نہیں ہوتی،۔(122)

معلوم ہوا کہ جہاں کہیں اللہ والوں کے قدم لگ جاتے ہیں وہاں بیماریاں ختم ہو جاتی ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوشحالی ہو جاتی ہے تو جہاں اللہ کا نبی یا ولی اپنے مقدس جسم کے ساتھ آرام فرما ہو وہ جگہ کیا بیماریوں سے شفا نہیں دے سکتی؟؟؟ ضرور دے گی جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کے قدموں کی برکت سے اہل مدینہ شفا پاتے ہیں اور حضور سیدنا شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں کی برکت سے اہل بغداد مرگی سے محفوظ ہیں۔

،،احمد متن است وشرح عبد القادر،،

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے اس کام کو میرے لیے میرے والدین، اساتذہ کرام، اور تمام امت مسلمہ کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ اور اس ہدیہ کو بارگاہِ نبوت وولایت میں شرف قبولیت عطا فرمائے ان اشعار کے ساتھ اپنی اس تحریر کو ختم کرتا ہوں کہ۔

تجھ سے در، در سے سگ، سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

---

(122) حوالہ: (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ سوم، ص۴۱۸، مکتبہ دعوتِ اسلامی،)

اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹا تیرا

میری قسمت کی قسم کھائیں سگانِ بغداد
ہند میں بھی ہوں تو دیتا رہوں پہرا تیرا

تیری عزت کے نثار اے میرے غیرت والے
آہ صد آہ کہ یوں خوار ہو بروا تیرا

بد سہی چور سہی مجرم و ناکارہ سہی
ہے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریما تیرا

مجھ کو رسوا بھی اگر کوئی کہے گا تو یوں ہی
کہ وہی نا، وہ رضا بندۂ رسوا تیرا

ہیں رضا تو نہ بلک تو نہیں جید تو نہ ہو
سید جید ہر دہر سے مولیٰ تیرا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

(فاضل و مدرس جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب سوم

شریعت وطریقت وبیعت اور مرشد ومرید کے بارے میں

مرتب

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

(فاضل ومدرس جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب سوم

اس باب میں ہم پہلے شریعت وطریقت اور پھر بیعت پر کچھ تبصرہ کریں گے پھر اس کے بعد مرشدِ صادق اور مرید صادق پر اپنی طاقتِ علمی کے مطابق عرض کریں گے۔ تاکہ لوگوں کو بیعت اور اصلی مرشد و مرید کی شناخت ہو جائے اور اسی کے ساتھ جھوٹے پیروں کی کچھ نشانیاں بھی بیان کریں گے۔ تاکہ لوگ ان کو دیکھتے ہی پہچان جائیں اور ان کے دھوکے میں نہ آئیں۔ اور پھر مزاراتِ اولیاء پر ناچ، گانا، ڈھول ڈھمکا، میلہ و سرکس، اور دیگر غیر شرعی امور پر کچھ تبصرہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ احسن طریقہ سے بیان کی توفیق بخشے، آمین۔

شریعت وطریقت:

شریعت سے مراد حضور ﷺ کے اقوال ہیں اور طریقت سے مراد حضور ﷺ کے افعال ہیں۔ (1)

ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اسلام کے ظاہر کو شریعت اور باطن کو طریقت کہتے ہیں شریعت بدن کا حصہ ہے اور طریقت دل کا حصہ ہے۔ (2)

---

(1) حوالہ: (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۱، ص ۴٦۰، بحوالہ دس عقیدے از امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ، ص ۱٦۵) (2) حوالہ: (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب ...... الخ، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۴۱۹، تحت حدیث: ۱۷۱، بحوالہ دس عقیدے از امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ، ص ۱٦۵)

شریعت اور طریقت دو جدا جدا راستے نہیں بلکہ شریعت کی پیروی کر کے ہی بندہ اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے اور بغیر شریعت کی اتباع کے اللہ تعالیٰ تک پہنچنا ممکن نہیں۔شریعت تمام احکامِ جسم و جان و روح و قلب و جملہ علوم الٰہیہ اور معارف نا متناہیہ کو جامع ہے۔جس میں سے ایک ایک ٹکرے کا نام طریقت و معرفت ہے۔

لہٰذا تمام اولیاء کرام کے جملہ حقائق کو شریعت کے ترازو پر رکھیں گے اگر شریعت کے مطابق ہوں گے تو حق اور مقبول ہوں گے ورنہ مردود ہوں گے۔یعنی شریعت ہی اصل کار اور حق و باطل کے درمیان فرق کرنے کے لیے کسوٹی ہے۔اور یہاں شریعت سے مراد حضور ﷺ کی شریعت ہے جس میں صرف چند احکام ہی نہیں بلکہ تمام انسانی زندگی کے احکام پائے جاتے ہیں۔اور ان پر ہی عمل کر کے بندہ طریقت کے راستے پر چلتا ہے اور اگر طریقت میں شریعت کا نام و نشان تک نہ ہو تو ایسی طریقت اللہ تعالیٰ تک نہیں بلکہ شیطان لعین تک ہی پہنچائے گی۔

اور آپ کو ایسے لوگ کافی ملیں گے جن کا شریعت سے دور دور کا تعلق بھی نہیں پھر بھی وہ اپنے آپ کو طریقت کا شہنشاہ کہلواتے نہیں تھکتے۔

معلوم ہوا کہ طریقت،شریعت کا ہی ایک حصہ ہے کوئی علیحدہ چیز کا نام نہیں جو یہ کہے کہ طریقت اور چیز ہے اور شریعت اور چیز تو وہ شریعت اور طریقت کی ذرا بھر بھی سمجھ نہیں رکھتا۔

اور یہ بات بھی ذہن نشین ہونی چاہیے کہ بندہ جتنی بھی عبادات و ریاضات و مجاہدات بجالائے شریعت کے احکام اس سے ساقط نہیں ہوتے اور اگر یہ تصور کیا

جائے کہ بندہ مجاہدات وریاضات کی وجہ اس مقام تک پہنچ جاتا ہے کہ شرعی احکام اس سے ساقط ہو جاتے ہیں تو یہ تصورِ شیطان ہے اور کچھ نہیں، کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو نبی اکرم ﷺ اور امام الواصلین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عبادات اور ریاضات میں کیا کمی تھی کہ ان حضرات سے نہ شرع کے احکام ساقط ہوئے اور نہ ہی تخفیف ہوئی۔ تو ہماری کیا اوقات؟؟؟ بلکہ معاملہ اس کے بالکل عکس ہیں کہ جوں جوں بندہ شریعت پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا جاتا ہے تو اس سے احکام شریعت کی تخفیف نہیں ہوتی اور نہ ہی احکام شریعت اس سے ساقط ہوتے ہیں بلکہ اور زیادہ سخت ہو جاتے ہیں۔

,,حسنات الابرار سیات المقربین،،

ترجمہ بامفہوم: نیک لوگوں کی نیکیاں بھی برگزیدہ بندوں کے نزدیک عیب شمار ہوتی ہیں۔

جن کے رتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ جب جب بندہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا جاتا ہے اس کے شرعی احکام میں تخفیف ہوتی جاتی ہے کیا ان کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ رات رات بھر عبادات ونوافل میں مشغول اور اپنی امت کے لیے رو رو کر دعائیں کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ کے اتنا قریب ہونے کے باوجود بھی ان پر ایک نماز بھی اُٹھائی نہ گئی بلکہ نمازِ تہجد کا ادا کرنا بھی حضور ﷺ پر فرض کیا گیا جو کہ عام امتی پر فرض نہیں بلکہ سنت ہے۔ معلوم ہوا کہ جوں جوں بندے کے درجات بڑھتے جائیں گے اس پر شریعت کے احکام معاف نہیں بلکہ اور سخت ہوتے جائیں

گے۔

حضرت سیدنا جنید بغدادی علیہ الرحمۃ سے پوچھا گیا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ شرعی احکام تو ,,وصول الیٰ اللہ،، کا ایک ذریعہ تھے۔ اور اب ہم اللہ واصل ہو گے، اب ہمیں شریعت کی کیا حاجت؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ سچ کہتے ہیں وہ پہنچ تو گے ہیں مگر جہنم میں پہنچے ہیں۔

معلوم ہوا کہ صوفی وہ ہوتا ہے جو اپنی خواہشات کو شریعت کے موافق کرے نہ کہ وہ جو شریعت کو اپنی خواہشات کے مطابق کرتا ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب صرف اور صرف حضور ﷺ کی شریعت (یعنی حضور ﷺ کے اتباع) میں ہے اور اس کے علاوہ کوئی بھی راستہ اللہ تعالیٰ تک نہیں پہنچا سکتا، ہرگز نہیں پہنچا سکتا۔ صرف حضور ﷺ کا نقش قدم ہی اللہ تعالیٰ کے قریب کرتا ہے۔ اور بغیر شریعت کی اتباع کے اپنے آپ کو اللہ کا ولی یا صوفی کہلوانے والے سے زیادہ بے وقوف میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ جس کا ولی ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے اسی کے ہی احکام نہیں مانتا۔

نوٹ: یہ تمام بحث جو ہم نے شریعت اور طریقت پر کی ہے یہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خان البریلوی علیہ الرحمۃ کی کتاب ,,اعتقاد الاحباب فی الجمیل و المصطفی و الآل و الاصحاب،، کی عبارت کا مفہوم اور ترجمہ ہے جو کہ ہم نے اپنے علم کے مطابق تسہیل کے ساتھ آپ کے سامنے رکھا (ابوالاحمد غفرلہ)

بیعت:

علماء کرام فرماتے ہیں ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی مرشد کامل کی بیعت

کرنا ہے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

,, یَومَ نَدعُو کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِم،،(3)

جس دن ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔(کنزالایمان)

اس آیت کریمہ کی تفسیر فرماتے ہوئے مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ فرماتیں۔اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں کسی صالح کو اپنا امام بنالینا چاہیے شریعت میں ,,تقلید،، کر کے اور طریقت میں ,,بیعت،، کر کے تاکہ حشر اچھوں کے ساتھ ہو اگر صالح امام نہ ہوگا تو اس کا امام شیطان ہوگا۔اسی آیت میں تقلید، بیعت، دونوں کا ثبوت ہے۔(4)

مرشد امور آخرت کے لیے بنایا جاتا ہے۔تاکہ اس کی رہنمائی اور باطنی توجہ کی برکت سے مرید اللہ اور رسول ﷺ کی ناراضگی والے کاموں سے بچتے ہوئے رضائے الٰہی کے مطابق اپنے شب و روز بسر کرے۔

بیعت کی دو قسمیں ہیں(1)بیعت برکت(2)بیعت ارادت،

بیعت برکت:

یعنی صرف تبرک حاصل کرنے کے لیے کسی کی بیعت کرنا آج کل اکثر یہی بیعت کی جاتی ہے اور اس میں بھی دین و دنیا کی بھلائی کی نیت ہوتی ہے نہ کہ کسی گناہ و بدکاری کی۔اس بیعت کے لیے شیخ اتصال (اس کا ذکر آگے آجائے گا انشاءاللہ) ہی کافی ہوتا ہے اس بیعت کے بھی بہت فوائد ہیں۔مثلاً،ان خاص الخاص غلاموں

---

(3)(سورۃ بنی اسرائیل:۷۱)

(4)حوالہ:(تفسیر نور العرفان،تحت آیہ مذکورہ،بحوالہ آداب مرشدِ کامل،ص۱۳)

اور سالکانِ طریقت سے اس امر میں مشابہت ہو جاتی ہے اور حضور پُر نور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ

,,من تشبه بقوم فهو منهم،، (5)

ترجمہ: جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہیں میں سے ہے۔

اور اس کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ جب بیعت ہو جاتی ہے تو مرید کا اپنے مرشدِ کامل کے ساتھ تعلق پیدا ہو جاتا ہے اور وہ اپنے مرشد کے ساتھ مجلسِ واحد میں کبھی کبھی بیٹھ بھی جاتا ہے، اور اس بیٹھنے کے وجہ سے بھی اللہ تعالیٰ اس کو نیک بخت بنا دیتا ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

,,هم القوم لا يشقى بهم جليسهم،،(6)

ترجمہ: وہ لوگ (کامل مرشدین) ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بدبخت نہیں رہتا۔

بیعتِ ارادت:

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان البریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، بیعت ارادت یہ ہے کہ مرید اپنا ارادہ واختیار ختم کر کے خود کو شیخ ومرشدِ ہادی بر

---

(5) حوالہ: (سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، باب فی لبس الشھرۃ، حدیث: ۴۰۳۱، ج ۴، ص ۶۲، بحوالہ آدابِ مرشدِ کامل، ص ۱۶)

(6) حوالہ: (مسلم شریف، کتاب الذکر والدعا، باب فضل مجالس الذکر، حدیث: ۲۶۸۹، بحوالہ آدابِ مرشدِ کامل، ص ۱۷)

حق کے بالکل سپرد کر دے، اسے مطلقاً اپنا حاکم اور متصرف جانے، اس کے چلانے پر راہ سلوک چلے کوئی قدم بغیر اس کی مرضی کے نہ رکھے، اس کے لیے مرشد کے بعض احکام، یا اپنی ذات میں خود اسکے کے کچھ کام، اگر اس کے نزدیک صحیح نہ بھی ہوں تو انہیں افعالِ خضر علیہ السلام کی مثل سمجھے اور اپنی عقل کا قصور جانے، اس کی کسی بات پر دل میں اعتراض نہ لائے، اپنی ہر مشکل اس پر پیش کرے۔ یہی بیعت سالکین ہے یہی اللہ تعالیٰ تک پہچاتی ہے اور یہی بیعت حضور اقدس ﷺ نے صحابہ کرام سے لی ہے۔(7)

کسی نے کیا خوب کہا کہ

اللہ اللہ کیے جانے سے اللہ نہ ملے

اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

مگر یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرید ہونے میں ایمان کے تحفظ، مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق، اور جہنم سے آزادی، جنت میں داخلے جیسے عظیم منافع موجود ہیں۔ لہذا شیطان آپ کو بیعت سے روکنے کی بھر پور کوشش کرے گا۔ اور آپ کے دل میں طرح طرح کے خیالات آئیں گے کہ میں ابھی نماز کا پابند ہو جاؤں یا گھر والوں سے پوچھ لوں، میرے دوست مجھے برا تو نہ کہیں گے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن یہاں پر سوچنے کی ضرورت نہیں کیونکہ بیعت کرنے میں خیر ہی خیر ہے دین کا بھی نفع ہے اور دنیا کا بھی لہذا موت کے منہ میں جانے سے

---

(7) حوالہ: (فتاویٰ افریقہ، ص۱۴۰، بحوالہ آدابِ مرشدِ کامل، ص۱۷)

پہلے کسی اللہ والے بالخصوص حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن پر تمام سلاسل ملتے، کے سلسلہ میں آجائیں۔

موجودہ زمانہ میں اکثر لوگوں نے بیعت کو ایک عام سی بات سمجھ کر دنیاوی کاروبار بنا رکھا ہے۔ بے شمار لوگ جن کا عقیدہ بھی درست نہیں ظاہری طور پر تصوّف کا لبادہ اُوڑھ کر لوگوں کے دین اور ایمان کو برباد کر دیا ہے اور کر رہے ہیں۔ اور اپنی اس نااہلی کی وجہ سے اصل مرشدوں اور پیروں کو بدنام کر رکھا ہے۔ ان دین و دنیا کے ڈاکوؤں کی نشانیاں میں انشاء اللہ آگے ضرور بیان کروں گا تا کہ لوگ ان سے اپنا دین اور دنیا دونوں کو بچا سکیں۔

مسئلہ: حضرات کرام اہل سنت وارث علوم شریعت کیا فرماتے ہیں کہ زید سنّی ایک بزرگوار کا مرید ہے۔ ابھی تھوڑا ہی زمانہ گزرا کہ ان بزرگوار کا انتقال ہو گیا، اب زید کسی اور عالم سے بیعت ہو سکتا ہے یا نہیں؟۔

الجواب: تبدیلِ بیعت بلا وجہ شرعی ممنوع ہے اور تجدید جائز بلکہ مستحب ہے جو سلسلہ قادریہ عالیہ میں نہ ہو اور شیخ سے بغیر انحراف کے اس سلسلہ عالیہ میں بیعت کرے وہ تبدیلِ بیعت نہیں بلکہ تجدیدِ بیعت ہے کہ جمیع سلاسل اس سلسلہ اعلیٰ کی طرف راجع ہیں۔(8)

---

(8) حوالہ: (احکام شریعت، امام احمد رضا خان البریلوی علیہ الرحمۃ، اکبر بک سیلرز لاہور، ص ۱٦٤)

مرشدِ کامل:

جیسے بیعت کی دو قسمیں ہیں اسی طرح مرشدِ کامل کی بھی دو قسمیں ہیں (1) مرشدِ اتصال (2) مرشدِ ایصال۔

مرشدِ اتصال:

یعنی وہ مرشد جس کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے انسان کا سلسلہ حضور ﷺ تک متصل ہو جائے اس کے لیے چار شرائط ہیں۔

پہلی شرط:

مرشدِ اتصال کے لیے پہلی شرط یہ ہے کہ اس کا سلسلہ صحیح واسطوں کے ساتھ حضور اقدس ﷺ تک پہنچتا ہو، درمیان میں کہیں سے منقطع (جدا) نہ ہو کہ منقطع کے ذریعے اتصال ناممکن ہے۔ بعض لوگ بغیر بیعت محض بزعم وارثت (وارث ہونے کے خیال میں) اپنے باپ دادا کے سجادے پر بیٹھ جاتے ہیں یا بیعت تو کرتے ہیں مگر خلافت نہیں لیتے اور بغیر اجازت کے مرید کرنا شروع کر دیتے ہیں تو ان کی بیعت کرنا ہرگز حضور ﷺ تک اتصال نہیں۔

دوسری شرط:

مرشد سنی صحیح العقیدہ ہو، بد مذہب گمراہ کا سلسلہ شیطان تک پہنچے گا نہ رسول اللہ ﷺ تک۔ آج کل بہت کھلے ہوئے بد دینوں بلکہ بے دینوں نے جو کہ بیعت اور

اولیاء کے سرے سے خلاف ہیں مکاری کے ساتھ پیری مریدی کا جال بچھا رکھا ہے۔ان لوگوں سے خود بھی اجتناب فرمائیں اور لوگوں کی بھی آنکھیں کھولیں۔

تیسری شرط:

مرشد عالم ہو یعنی کم از کم اتنا عالم ضروری ہے بغیر کسی کی مدد کے اپنی ضروریات کے مسائل کتاب سے نکال سکے صرف فارغ التحصیل ہونے کی سند کافی نہیں بلکہ علم ہونا ضروری ہے چاہے سند نہ بھی ہو۔اگر عالم نہ ہوگا تو وہ لوگوں کیا راہ راست پر لائے گا؟؟؟

اسی لیے امام احمد رضا علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جاہل کا مرید ہونا شیطان کا مرید ہونا ہے دیکھیے،(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ دوم، ص ۲۹۷، مکتبہ دعوتِ اسلامی،)

اور صوفیائے کرام کا فرماتے ہیں۔

,,صوفی بے علم مسخرہ شیطان است،،

ترجمہ: بے علم صوفی شیطان کا مسخرہ ہے (مسخرہ: جس کے ساتھ دل بہلایا جاتا ہے)

چوتھی شرط:

مرشد فاسق مُعلِن (یعنی اعلانیہ گناہ کرنے والا) نہ ہو۔اس لیے کہ پیر کی تعظیم لازم ہے اور فاسق کی توہین لازم ہے اور دونوں اکٹھی نہیں ہوسکتیں۔

مرشدِ ایصال:

مرشدِ ایصال اس کو کہتے ہیں جو مذکورہ شرائط کے ساتھ ساتھ نفس کے

فتنوں، شیطان کی چالوں، اور نفس کے جالوں سے خوب آگاہ ہو، دوسرے کی تربیت جانتا ہو، اور اپنے متوسل پر شفقت تامہ رکھتا ہو کہ اس کے عیوب پر اسے مطلع کرے ان کا علاج بتائے، اور جو مشکلات اس راہ میں پیش آئیں انہیں حل فرمائے۔

مرشد کے چند اوصاف:

حجۃ السلام امام محمد بن محمد غزالی علیہ الرحمۃ نے کامل مرشد کے مذکورہ بالا اوصاف کے علاوہ یہ اوصاف بھی بیان فرمائے ہیں۔

﴾ جو دنیا کی محبت اور دنیوی عزت و مرتبے سے منہ موڑ چکا ہو

﴾ ایسے کامل مرشد سے بیعت کر چکا ہو جس کا سلسلہ حضور ﷺ تک پہنچتا ہے۔

﴾ اس شخص نے ریاضت کی ہو۔

﴾ حضور ﷺ کے احکامات کی تعمیل کا مظہر ہو (یعنی اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے احکام پر عمل کرنے والا ہو (امر بالمعروف اور نہی عن منکر میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یادوں کو تازہ کرے۔)

﴾ تھوڑا کھانا کھاتا ہو۔

﴾ تھوڑی نیند کرتا ہو۔

﴾ زیادہ نمازیں پڑھتا ہو، (یعنی تہجد و دیگر نوافل)

﴾ زیادہ روزے رکھتا ہو۔ (یعنی نفلی روزے)

﴾ خوب صدقہ و خیرات کرتا ہو۔ (اور اپنے مریدین کی حتی الامکان تکالیف دور کرے، چاہے دعا سے کرے یا عطا سے)

﴾اس کی طبیعت میں تمام اچھے اخلاق ہوں۔

﴾صبر، شکر، توکل، یقین، سخاوت، قناعت، امانت، حلم، انکساری، فرمانبرداری، سچائی، حیاء، وقار، سکون، اور اسی قسم کے دیگر فضائل سے مزین ہو۔

﴾اس شخص نے نبی اکرم ﷺ کے انوار سے ایسا نور حاصل کیا ہو جس کی روشنی میں تمام بُری خصلتیں مثلاً کنجوسی، حسد، کینہ، جلن، لالچ، دنیا سے بڑی امیدیں باندھنا، غصہ، سرکسی، وغیرہ ختم ہوگئی ہوں۔

امام غزالی علیہ فرماتے ہیں ایسے مرشد بہت مشکل سے ملتے ہیں اگر کسی کو یہ دولت نصیب ہو جائے اور وہ مرشد اس کو اپنے مریدوں میں شامل کرلے تو اس مرید کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنے مرشد کا ظاہری و باطنی ادب بجالائے۔(9)

سچے مجذوب کی پہچان:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان البریلوی علیہ الرحمۃ سے کسی نے پوچھا، حضور! مجذوب کی پہچان کیا ہے؟

تو آپ نے فرمایا کہ سچے مجذوب کی پہچان یہ ہے کہ شریعت مطہرہ کا کبھی مقابلہ نہیں کرے گا۔(10)

اور آپ فرماتے ہیں کہ حالتِ جذب میں مثل جنون عقل سلامت نہیں رہتی،

---

(9)حوالہ:(مجموعہ رسائل امام غزالی، ایھا الولد، خطبۃ الرسالۃ، رقم۲۶۳، بحوالہ آدابِ مرشدِ کامل، ص ۲۰، دعوتِ اسلامی،)

(10)حوالہ:(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ دوم، ص۲۷۸، مکتبہ دعوتِ اسلامی،)

اس وقت وہ مکلّف نہیں، جو بقائے عقل واستطاعت قصداً (یعنی جو عقل کے ہوتے ہوئے جان بوجھ کر) نماز یا روزہ ترک کرے ہرگز ,,ولی اللہ،، نہیں ,,ولی الشیطان،، ہے۔(11)

اور بہارِ شریعت میں مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ اگر مجذوبیت سے عقلِ تکلیفی زائل ہوگئی ہو، جیسے غشی والا تو اس سے قلمِ شریعت اُٹھ جائے گا مگر یہ بھی سمجھ لو کہ جو اس قسم کا ہوگا اُس سے ایسی باتیں کبھی نہ ہوں گی، (کہ) شریعت کا مقابلہ کرے۔(12)

حاصل کلام یہ کہ جو مجذوب ہوگا تو اس کی نشانی یہ ہے کہ کبھی شریعت کا مقابلہ نہیں کرے گا۔ اور اس پر شریعت کے احکام لازم نہ ہوں گے اس وقت تک کہ صحیح نہ ہو جائے۔

مجذوب کا مرید و جانشین ہونا:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم فلاں مجذوب کے مرید ہیں یا سجادہ نشین ہیں ان کا یہ کہنا بالکل درست نہیں کیونکہ نہ تو مجذوب کا کوئی مرید ہوتا ہے اور نہ ان کا سلسلہ آگے چلتا ہے کہ ان کا کوئی جانشین بنے۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے پوچھا گیا کہ مجاذیب (مجذوب کی جمع) بھی کسی سلسلے میں ہوتے ہیں؟؟۔ تو آپ نے فرمایا ہاں وہ خود سلسلے میں ہوتے ہیں۔ اور ان کا کوئی

---

(11) حوالہ: (فتاوىٰ رضویہ، جلد ۱۴، ص ۴۰۹، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

(12) حوالہ: (بہارِ شریعت، جلد اوّل، ص ۲۶۶، مکتبہ دعوتِ اسلامی)

سلسلہ نہیں۔ان سے آگے پھر نہیں چلتا۔(13)

معلوم ہوا کہ مجذوب کا نہ تو بندہ مرید ہو سکتا ہے اور نہ ہی ان کا جانشین، اور جو لوگ مجذوبوں کے مزاروں پر بطور سجادہ نشین بیٹھے ہیں انہوں نے لوگوں کی آنکھوں میں نمک چھڑک رکھا ہے، لیکن یہ بات ذہن نشین رہے کہ حقیقی مجذوب اللہ تعالیٰ کے ولی ضرور ہوتے ہیں۔

مجذوب سے دعا کرانا:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، بریلی میں ایک مجذوب بشیر الدین صاحب اُخوندزادہ کی مسجد میں رہا کرتے تھے۔جو کوئی ان کے پاس جاتا کم سے کم پچاس گالیاں سناتے، مجھے ان کی خدمت میں حاضر ہونے کا شوق ہوا، میرے والد ماجد قدس سرہ العزیز کی ممانعت تھی کہ کہیں باہر بغیر آدمی کے ساتھ لیے نہ جانا۔ایک روز رات کے گیارہ بجے اکیلا ان کے پاس پہنچا، اور فرش پر جا کر بیٹھ گیا۔وہ حجرہ میں بیٹھے تھے مجھ کو بغور پندرہ بیس منٹ تک دیکھتے رہے آخر مجھ سے پوچھا صاحبزادہ تم، مولوی رضا علی خان صاحب (علیہ الرحمۃ) کے کون ہو؟ (یعنی رشتہ میں کیا لگتے ہو) میں نے کہا میں ان کا پوتا ہوں، فوراً وہاں سے جھپٹے اور مجھ کو اُٹھ کر لے گے اور چارپائی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا آپ یہاں تشریف رکھیے، پوچھا کیا مقدمہ لے کر آئے ہو؟؟

میں نے کہا کہ مقدمہ تو ہے لیکن اس لیے نہیں آیا میں صرف دعائے مغفرت

---

(13) حوالہ: (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ چہارم، ص٤٤٤، مکتبہ دعوتِ اسلامی)

کے واسطے حاضر ہوا ہوں، قریب آدھے گھنٹے تک برابر کہتے رہے اللہ کرم کرے، اللہ رحم کرے، اللہ کرم کرے، اللہ رحم کرے۔

اس کے بعد میرے منجھلے بھائی (مولوی حسن رضا خان علیہ الرحمۃ) ان کے پاس مقدمہ کی غرض سے حاضر ہوئے ان سے خود ہی پوچھا کیا مقدمہ کے لیے آئے ہو؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا مولوی صاحب سے کہنا کہ قرآن شریف میں یہ بھی تو ہے۔ کہ اللہ کی مدد جلد آنے والی ہے،، بس دوسرے دن ہی مقدمہ فتح ہو گیا۔(14)

اللہ تعالیٰ کے ولی کی پہچان:

حدیث شریف میں اللہ تعالیٰ کے اولیاء کی پہچان کے متعلق فرمایا گیا،

,,اولیاء اللہ الذین اذا رؤوا ذکر اللہ،،(15)

ترجمہ: اولیاء اللہ وہ لوگ ہیں جن کے دیکھنے سے خدا یاد آئے۔

مرشدِ کامل کی تلاش:

حکایت:

ایک آدمی پیرِ کامل کی تلاش میں تھے بہت کوشش کی مگر پیر کامل نہ ملا، (لیکن) ان کی طلب صادق تھی، تو مجبور ہو کر ایک رات عرض کیا: اے رب تیری

---

(14) حوالہ: (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ چہارم، ص ۴۹۰، ۴۹۱، مکتبہ دعوتِ اسلامی)

(15) (کنز العمال، کتاب الاذکار، حدیث: ۱۷۷۹، ج۱، ص۲۱۴)

عزت کی قسم آج صبح کی نماز سے پہلے جو ملے گا اس سے بیعت کرلوں گا، صبح کی نماز پڑھنے جارہے تھے، تو سب سے پہلے راہ میں ایک چور ملا جو چوری کیے آرہا تھا انہوں نے ہاتھ پکڑ لیا کہ حضرت بیعت لیجئے، وہ حیران ہوا، بہت انکار کیا نہ مانے آخر اس نے مجبور ہو کر کہہ دیا حضرت میں چور ہوں یہ دیکھیے چوری کا مال میرے پاس موجود ہیں آپ نے فرمایا کہ میرے تو میرے رب سے عہد ہے کہ آج صبح کی نماز سے پہلے جو ملے گا اس سے بیعت کرلوں گا، اتنے میں حضرت سیدنا خضر علیہ السلام تشریف لائے، اور اس چور کو مراتب دیئے، تمام مقامات فوراً طے کرائے، ولی کیا (ولی بنایا) اور اس سے بیعت لی اور انہوں نے اس سے بیعت لی۔ (16)

حاصل کلام یہ کہ طلب سچی ہو تو مرشدِ کامل مل ہی جاتا ہے اور اگر طلب ہی سچی نہیں تو دین و دنیا کے ڈاکو بہت ملیں گے سچا مرشد نہیں ملے گا۔ (ابوالاحمد غفرلہ)

جھوٹے پیر کی نشانیاں:

قارئین کرام مرشدِ صادق کی نشانیاں اور اوصاف آپ نے پڑھ لیے جن کے ساتھ جھوٹے پیر کا بھی تعارف ہو جاتا ہے، کیونکہ اُن اوصاف کا عکس جھوٹے پیر میں پایا جاتا ہے، لیکن پھر بھی ہم چند مزید اور بڑی نشانیاں ذکر کر دیتے ہیں، تا کہ لوگ ان کے دجل و فریب سے اپنے دین و ایمان اور دنیا کو بچا سکیں۔

﴿ جس کا سلسلہ حضور ﷺ تک نہ پہنچا ہو بلکہ بزعم خود ہی ولایت کا دعویٰ کر کے

---

(16) حوالہ: (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ چہارم، ص ٤٧٠ مکتبہ دعوتِ اسلامی)

لوگوں سے بیعت لے، یا باپ دادا کے سجادے پر بغیر اجازتِ آباء یا بغیر اجازت خلافت بیٹھ کر بیعت کرے۔

﴿ جس کے عقیدے اہل سنت کے عقائد کے خلاف ہوں۔

﴿ جو علم دین کے پاس سے بھی نہ گزرا ہو (یعنی جس کے پاس اتنا علم بھی نہیں کہ اپنی ضروریات کے مسائل بغیر مدد کے حل کر سکے۔)

﴿ جو اعلانیہ گناہ کرتا ہو جیسے (1) زنا، (2) شراب، (3) چرس، (4) افیون و دیگر منشایات کا استعمال کرنا، (5) جوا کھیلنا، (6) جانوروں کو لڑانا، (7) غیر محرم عورتوں کو دیکھنا، (8) یا ان سے خلوت کرنا، (9) یا ان سے اپنی خدمت کروانا، (10) اور بالخصوص تارک نماز، روزہ۔ وغیرہ

﴿ غرور، تکبر، کینہ کنجوسی، بے صبری، جھوٹ، لالچ، اور بے وجہ غصہ، سرکشی وغیرہ یا ان میں سے چند اس کی خصلتیں ہوں۔

﴿ اپنے آباء کے مزاروں پر میلہ، سرکس، مجرہ یا دیگر غیر شرعی کام کروانے والا یا اس کی اجازت دینے والا۔

﴿ اپنے آباء کے مزاروں پر بت چڑھانے والا یا ڈھول باجے کے ساتھ گھڑولی چڑھانے والا یا ان کو منع نہ کرنے والا جو اس کے آباء کے مزاروں پر یہ کام کرتے ہیں۔

﴿ علم اور علماء سے نفرت کرنے والا۔

﴿ کالا علم کرنے والا (عامل) یا کروانے والا جس سے لوگوں کو نقصان پہنچے

﴿ کالے علم کے تعویذات پر پیسے معین کرنے والا یا پیسے لے کر کام کرنے والا جو

لوگوں سے پیسے مانگ رہے ہیں وہ تمہاری حاجت کیا پوری کریں گے؟؟؟ پنجابی میں کہتے ہیں ,,جنہے کھاتا منہ کچے، اونے منگتے مارے نتھے چے،،
(جو لوگ پیسے نہیں مانگتے ہیں اور اگر کوئی دے دے تو لے لیتے ہیں یہ جھوٹے پیر نہیں کیونکہ حکیم لقمان علیہ الرحمۃ جن کا ذکر قرآن میں آیا ہے ان کی ایک نصیحت ہے کہ ,,کسی کے مال پر طمع نہ کرو، جب کوئی دے تو منع نہ کرو، اور جب زیادہ ہو جائے تو جمع نہ کرو، ابوالاحمد غفرلہ)

﴿ داڑھی منڈوانے والا یا کتروانے والا۔

﴿ ڈھول ڈھمکا کرنے والا یا ڈھول ڈھمکے سے اپنا استقبال کروا کر خوش ہونے والا۔ اس کے علاوہ لوگوں کو خود ہی دیکھ لینا چاہیے کہ یہ پیر کس قسم کا ہے۔

مرید صادق و کاذب:

ہم یہاں پر مریدوں کے کچھ اوصاف بیان کر رہے ہیں جو امام عبدالوہاب الشعرانی علیہ الرحمۃ کی کتاب ,,الکوکب الشائق فی الفرق بین المرید الصادق و غیر الصادق،، سے اخذ کیے گے ہیں۔

﴿ مرشد کے حکم یا ممانعت پر فوری عمل کرنا۔

﴿ مرشد کے تمام نظام ذکر و مجلسِ علم و بحث میں اس کا معاون ہونا۔

﴿ اپنے مرشد کے مقام کا خیال رکھنا کہ میرے کسی بھی کام کی وجہ سے میرے شیخ کی عزت پر حرف نہ آئے۔

﴿ مرشد کی سختی پر خوشی کا اظہار کرنا، کہ میرے مرشد نے میری اصلاح کی ہے۔

﴾ مرشد کے دیے ہوئے وظائف کی پابندی کرنا۔

﴾ جس آدمی، یا چیز کو مرشد ناپسند کرے اس سے نفرت کرنا۔

﴾ کتاب اور سنت کے ظاہری احکام (نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، قربانی، وغیرہ) کا پابند ہونا۔

﴾ کسی عورت بالخصوص اپنی بیوی کی کمائی نہ کھانا۔

﴾ دنیا اور دنیا داروں سے دور رہنا۔

﴾ علم اور علماء سے محبت کرنا۔

﴾ ہنسی، کھیل، مذاق وغیرہ لغو باتوں سے اجتناب کرنا۔

﴾ تھوڑے مال پر قناعت کرنا۔

﴾ اللہ تعالیٰ کی کسی مخلوق کو کسی قسم کی بھی تکلیف نہ دینا۔

﴾ نعمت پر شکر اور تکلیف پر صبر کرنا۔

﴾ اپنے مرشد کو بنظرِ حقارت نہ دیکھنا۔

ہم نے یہ چند اوصاف ذکر کیے ہیں مزید اوصاف کا مطالعہ مذکورہ کتاب سے کیا جا سکتا ہے۔ یہ اوصاف مرید صادق میں پائے جاتے ہیں اور مرید کاذب میں نہیں پائے جاتے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان اوصاف سے زینت بخشے، آمین۔

مزارات کی حاضری:

اولیاء اللہ کے مزارات پر جانا اور وہاں سے فیض حاصل کرنا یا دینی و دنیوی مشکلات کے لیے وہاں جا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا اور صاحبانِ مزار کو وسیلہ بنانا، صحابہ

کرام، تابعین، تبع تابعین، اولیاء کرام، اور سلف صالحین کا ہمیشہ سے معمول رہا ہے۔

فاتحہ کا طریقہ:

مزار پر باوضو ہو کر جائے اور پائنتی کے جانب سے جا کر قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے اور قبر کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو جائے پھر۔ سورۃ فاتحہ، آیۃ الکرسی، اور تین بار یا سات بار یا گیارہ بار سورۃ اخلاص اوّل آخر تین، تین بار یا زائد بار درود شریف پڑھیں۔ اس کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر عرض کرے کہ الٰہی! میرے اس پڑھنے (اور اگر کھانا، کپڑا بھی ہو تو ان کا نام بھی شامل کرے) اور ان چیزوں کے دینے پر جو ثواب مجھے عطاء کرنا ہے اسے میرے عمل کے لائق نہ دے اپنے کرم کے لائق عطاء فرما، اور اسے میری طرف سے فلاں ولی اللہ مثلاً حضور ﷺ، سید غوث اعظم رضی اللہ عنہ، کی بارگاہ میں نذر پہنچا۔ ان کے آباء کرام اور مشائخ عظام اور اولاد، امجاد، مریدین، و محبین، اور میرے ماں باپ، اور فلاں فلاں اور حضرت آدم علیہ السلام سے روز قیامت تک جتنے مسلمان ہو گزرے یا موجود ہیں یا قیامت تک ہوں گے سب کو عطاء فرما۔ (17)

مزارات پر عورتوں کا جانا کیسا؟:

عرض: حضور اجمیر شریف میں خواجہ صاحب علیہ الرحمۃ کے مزار پر عورتوں کا جانا جائز ہے یا نہیں؟؟؟

---

(17) حوالہ: (احکام شریعت، امام احمد رضا خان البریلوی علیہ الرحمۃ، اکبر بک سیلرز لاہور، ص ۱۳۶،

ارشاد: غنیۃ میں ہے، یہ نہ پوچھو کہ عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے کہ نہیں یہ پوچھو کہ اس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی ہے اللہ کی طرف سے اور کس قدر صاحبِ قبر کی جانب سے۔ جس وقت وہ گھر سے ارادہ کرتی ہے لعنت شروع ہو جاتی ہے، اور جب تک واپس نہیں آتی ملائکہ لعنت کرتے رہتے ہیں،(18)

سوائے روضہ انور کے کسی مزار پر جانے کی اجازت نہیں وہاں کی حاضری البتہ سنت جلیلہ عظیمہ قریب بواجبات ہے اور قرآن عظیم نے اسے مغفرت ذنوب کا تریاق بتایا۔

،،وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا،،(19)

ترجمہ: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تمہارے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کے لیے معافی مانگے تو ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

خود حدیث میں ارشاد ہوا:

،،مَنْ زَارَ قَبْرِيْ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ،،(20)

ترجمہ: جو میرے مزار کریم کی زیارت کو حاضر ہو اس کے لیے میری شفاعت

---

(18) حوالہ: (غنیۃ المصلی، فصل فی الجنائز، ص ٥٩٤) (19) (سورۃ النساء: ٦۴)

(20) حوالہ: (شعب الایمان، فصل الحج و العمرۃ، باب فی المناسك، حدیث: ٤١٥٩، ج٣، ص ٤٩٠)

واجب ہوگئی۔

دوسری حدیث میں ہے۔

,,مَنْ حَجَّ وَ لَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ،،(21)

ترجمہ: جس نے حج کیا اور میری زیارت کو نہ آیا بیشک اس نے مجھ پر جفا کی۔

ایک تو یہ ادائے واجب، دوسرا قبولِ توبہ، تیسرا دولتِ شفاعت حاصل ہونا چوتھا سرکار ﷺ کے ساتھ جفا سے بچنا،

یہ عظیم اہم امور ایسے ہیں جنھوں نے سب سرکاری غلاموں، کنیزوں پر خاک بوسی آستانہ عرش نشان لازم کردی ہے۔ بخلاف دیگر قبور ومزارات کے، کہ وہاں ایسی تاکیدیں مفقود اور احتمال مفسدہ موجود، اگر عزیزوں کی قبریں ہیں تو بے صبری کرے گی اور اگر اولیاء کے مزار ہیں تو محتمل (احتمال) ہے کہ بے تمیزی سے بے ادبی کرے یا جہالت سے تعظیم میں افراط (زیادتی) جیسا معلوم اور مشاہد ہے لہذا ان کے لیے طریقہ اسلم اِحتراز ہی ہے۔

بدریا درمنافع بے شمار است

اگر خواہی سلامت برکنار است

(دریا میں منافع بہت ہیں لیکن اگر سلامتی چاہتا ہے تو کنارے پر ہی رہ)(22)

مسئلہ: اگر ولی حق کے مزار کا سجادہ نشین بدمذہب ہو تو اس کے پاس نہ جائے صرف

---

(21)حوالہ:(المقاصد الحسنة،حرف المیم،حدیث ۱۱۱۰،ص۴۱۶)

(22)حوالہ:(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت،حصہ دوم،ص۳۱۶،مکتبہ دعوتِ اسلامی)

مزار پر حاضری دے کر چلا آئے۔(23)

عرس مبارک:

عرس مبارک جس میں قرآن خوانی، درود شریف، وعظ، اور ذکر وغیرہ شرعی کام ہوں جائز بلکہ مستحب ہے۔ اس سے صاحب قبر اور کرنے والے دونوں کو ثواب ملتا ہے، اور اس کے کرنے سے لوگوں میں دین کی خدمت کا جذبہ بڑھتا ہے کہ جس طرح فلاں ولی اللہ نے دین اور مخلوقِ خدا کی خدمت کی اس طرح ہم بھی کریں۔

عرس میں ناجائز کام:

ناجائز کام ناجائز ہی ہوتا ہے چاہے عرس میں ہو یا کسی اور موقع پر ہاں یہ بات ضرور ہے کہ ناجائز کام کو کسی مقدس محفل یا جگہ میں کرنا زیادہ گناہ کا کام ہے اس لیے کہ ایک تو اس محفل یا جگہ کی بے ادبی ہے اور دوسرے ناجائز کام کا گناہ۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے پوچھا گیا کہ عرس میں جو ناجائز افعال ہوتے ہیں ان سے صاحب مزار کو تکلیف ہوتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ ہاں یہی وجہ ہے کہ ان حضرات نے بھی توجہ کم فرمادی ہے ورنہ پہلے جس قدر فیوض ہوتے تھے اب وہ کہاں!(24)

اور ایک جگہ پر فرمایا کہ جس عرس میں ناجائز کام ہوتے ہوں اس میں شرکت نہ

---

(23) حوالہ:(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ سوم، ص ۳۳۰، مکتبہ دعوتِ اسلامی، بتصرف،)

(24) حوالہ:(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ سوم، ص ۳۸۳، مکتبہ دعوتِ اسلامی،)

کرے۔

میلہ، ناچ گانا، ڈھول ڈھمکا، سرکس، وغیرہ:

میلہ، ناچ گانا، ڈھول باجے وغیرہ بجانا یہ سب کام حرام ہیں۔

(1) میلہ اس لیے حرام ہے کہ اس میں مردوں عورتوں کا اختلاط ہوتا ہے اور غیر شرعی امور کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔

(2) ناچ گانا چاہے مزارات پر ہو یا کسی اور جگہ بہر حال حرام ہے کہ اس میں شیطان کی پیروی ہے اور اللہ و رسول ﷺ کی نافرمانی۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

،، وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِى لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ،، (25*)

ترجمہ: اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے اور اسے ہنسی بنا لیں ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔

اس آیت میں ،،لهو الحديث،، کی تفسیر میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد گانا بجانا ہے۔(25)

(3) ڈھول باجا بھی حرام ہے اور اس کی حرمت قرآن و حدیث سے ثابت ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

،،وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُم بِصَوْتِكَ،، (26)

(25*)(سورة لقمان:٦)

(25)تفسير ابن عباس تحت آيتِ مذكوره)(26)(سورة بنی اسرائيل:٦٤)

ترجمہ: اور (اے ابلیس) ڈھگا دے ان میں سے جس پر قدرت پائے اپنی آواز سے۔

اسی آیت کریمہ کے تحت امام جلال الدین سیوطی اور امام جلال الدین محلی علیہما الرحمۃ فرماتے ہیں۔

,,بدعائك بالغناء والمزامير وكل داع الى المعصية،، (27)

ترجمہ: یعنی شیطان کی آواز سے مراد گانے مزامیر (ڈھول باجے) اور گناہ کی طرف بلانے والی ہر چیز ہے۔

اسی طرح خود نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

,, قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: بَعَثَنِی اللّٰہُ ھُدًی وَرَحْمَۃً لِلعَالَمِینَ وَأَمَرَنِی رَبِّی أَن أَدُقَّ المَزَامِیرَ وَالمَعَازِفَ،،(28)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے ہدایت اور رحمت بنا کر بھیجا اور میرے رب نے مجھے مزامیر (باجوں، بانسریوں، ڈھولوں، وغیرہ) کو توڑنے کا حکم دیا ہے۔

(4) سرکس بھی جائز نہیں کیونکہ اس میں بھی مردوں اور عورتوں کا اختلاط ہوتا ہے۔ اور اگر ایسا نہ بھی ہو تو بھی جائز نہیں اس لیے کہ اس میں بھی ڈھول ڈھمکا، ناچ گانا، جانوروں کی لڑائی، اور دیگر ایسے امور ہیں جو شیطان کی ایجادیں ہیں اور اللہ اور

---

(27)حوالہ: تفسیر جلالین، تحت آیت مذکورہ، تفسیر ابن کثیر تحت آیت مذکورہ)

(28)حوالہ:(المعجم الکبیر، عبید بن زحر، عن علی بن یزید، ج۸، ص۱۹۷)

رسول ﷺ کے احکام کے خلاف ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ بلند و بالا میں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وسیلہ بنا کر دعا کرتا ہوں کہ مجھے، میرے والدین، میرے اساتذہ کو نیکوں میں رکھ کر اُن کے ساتھ حشر فرمائے۔اور بارگاہِ غوثیت میں ان اشعار کے ساتھ استغاثہ کرتا ہوں کہ۔

دل پہ کندہ ہو ترا نام کہ وہ دزدِ رجیم
اُلٹے ہی پاؤں پھرے دیکھ کے طغریٰ تیرا

نزع میں گور میں میزان پہ سرِ پُل پہ کہیں
نہ چھٹے ہاتھ سے دامانِ معلّٰی تیرا

دھوپ محشر کی وہ جاں سوز قیامت ہے مگر
مطمئن ہوں کہ میرے سر پر ہے پلّا تیرا

بہجت اس سر کی ہے جو بہجۃ الاسرار میں ہے
کہ فلک وار مریدوں پہ ہے سایا تیرا

اے رضا چیست غم، اَر جملہ جہاں دشمن تست
کردہ ام مامنِ خود، قبلۂ حاجاتے را

اللہ تعالیٰ میری اس ادنیٰ خدمت کو شرفِ قبولیت عطا فرما کر بارگاہِ نبوت و ولایت میں بھی قبولیت کے درجہ سے نوازے۔اور مجھے نبی اکرم ﷺ، آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سلف صالحین، اور حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت مزید بخشے اور ان حضرات کے دستورِ عمل پر رہ کر زندگی بسر کرنے کی توفیق سے

سرفراز فرمائے۔اور اس ادنیٰ کاوش کو میری، میرے والدین، رشتہ دار، تمام اساتذہ و جمیع مسلمین و قارئین کی بخشش کا ذریعہ بنا کر جنت الفردوس میں نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے محبوبوں کی سنگت نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم الامین

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

(فاضل و مدرس جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات)

مصادر و مراجع

(دورانِ تحریر جن کتب سے مدد لی گئی)

﴾قرآن مجید
﴾آدابِ مرشد کامل
﴾ابن ماجہ شریف
﴾احکامِ شریعت
﴾اسد الغابہ
﴾اعتقاد الاحباب فی الجمیل و المصطفی والآل والاصحاب
﴾السنن الکبریٰ للبیہقی
﴾السیرۃ الحلبیہ
﴾السیرۃ النبویہ
﴾الکوکب الشائق فی الفرق بین المرید الصادق وغیر الصادق
﴾المعجم الکبیر للطبرانی
﴾المقاصد الحسنہ
﴾المنجد عربی
﴾المواقف (علم الکلام)
﴾المواہب الدنیہ
﴾امتاع الاسماع
﴾بخاری شریف
﴾بہارِ شریعت
﴾بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار
﴾تاریخ الخمیس
﴾تحفۃ القادریہ
﴾تھانوی کے پسندیدہ واقعات
﴾تفریح الخاطر
﴾تفسیر جلالین شریف
﴾تفسیر عزیزی
﴾تفسیر مظہری
﴾تفسیر نور العرفان
﴾جامع المعجزات (حجۃ اللہ علی...)
﴾جامع کراماتِ اولیاء
﴾جواہر البحار فی فضائل النبی المختار

- حلیۃ الاولیاء
- خصائص الکبریٰ
- دارمی شریف
- دلائل النبوۃ
- ذکرِ جمیل
- سبل الہدیٰ والرشاد
- سفینۃ الاولیاء
- سنن ابی داؤد شریف
- سیرت غوث اعظم
- سیرت غوث الثقلین
- سیرت مصطفیٰ ﷺ
- شرح المقاصد فی علم الکلام
- شرح عقائد نسفی
- شرح عقیدہ طحاویہ
- شرح فقہ اکبر لملا علی قاری
- شرف مصطفیٰ ﷺ
- شعب الایمان
- طبقات الکبریٰ
- عمدۃ القاری فی شرح صحیح بخاری
- غنیۃ المصلی
- فتاویٰ افریقہ
- فتاویٰ حدیثیہ
- فتاویٰ رضویہ
- قصیدہ اطیب النعم
- قلائد الجواہر
- کتاب التعریفات
- کتاب الفتن لنعیم بن حماد
- کنز العمال
- لقط المرجان فی احکام الجان
- لوامع الانوار البھیۃ وسواطع الاسرار الاثریۃ
- مجموعہ رسائل امام غزالی یا ایہا الولد
- مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح
- مرقاۃ شرح مشکوۃ
- مستدرک حاکم
- مسلم شریف
- مسند اسحاق بن راھویہ
- مشکوۃ المصابیح

مصنف ابن ابی شیبہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت

نزہتہ الخاطر الفاتر

وسیلہ الاسلام بالنبی علیہ الصلوٰۃ والسلام

الاقتصاد فی الاعتقاد